دورِ حاضر کی
تقریریں
تصنیف
مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب قبلہ
(مؤلف "فیضان شریعت")
www.jannatikaun.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینی واصلاحی موضوعات پر حکمت وبصیرت سے

بھرپور تقاریر کا مجموعہ

دور حاضر کی تقریریں

حضرت مولانا محمد ابرہیم آسی

فہرست کتاب

نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃ

وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ اَمَّا بَعْدَ

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِوَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ

اَقِیْمُواالصَّلٰوۃَ وَ اٰتُواالزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلَہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

چمنستانِ رضوی کے مہکتے پھولو! شمعِ رسالت کے پروانو، غوثِ اعظم کے عقیدت مندو، غریب نواز کے فدائیو! مرکز اہلسنت فاضل بریلوی کے متوالو! آیئے سب سے پہلے سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا، سید ابرار واخیار، شہنشاہِ ذی وقار، کائنات کے اوّلین فصلِ بہار، رہبرِ اعظم، قائدِ اعظم، نیرِ اعظم جناب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمائیں۔ ﴿اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد بارک و سلم﴾۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

ہر واعظ ہر مقرر خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیتِ مقدسہ یا حدیث پاک کو اپنا عنوانِ سخن بنایا کرتا ہے۔ اسی ضابطے اور قانون کے تحت میں نے بھی ایک آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اور اسی کو اپنا عنوانِ سخن بنایا۔ اللہ تبارک و

تعالیٰ قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾ نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور رکوع کرنے والے کے ساتھ رکوع کرو یعنی جماعت سے نماز ادا کرو۔ برادرانِ ملت! نماز افضل ترین عبادت ہے۔ نماز سے مسلمان قربِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔ نماز مومن کی علامت ہے، نماز دل کا سرور ہے، نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے، وقت پر نماز نہ پڑھنے والا گنہگار ہے۔ آج مسلمان نماز سے لاپرواہ ہو گئے ہیں، آج مسلمانوں کو نماز کے لئے فرصت نہیں، آج مسلمان دنیاوی کاروبار میں منہمک ہیں، لوگ نماز نہ پڑھنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بناتے ہیں۔ لیکن مسلمانو! خدا کے یہاں تمہارا کوئی بہانہ کارگر نہ ہوگا اور کل قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اس دن تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو کیا جواب دو گے؟ مسلمانو! اللہ کے یہاں دنیا کی دولت کام نہیں آئے گی، دوست و احباب کام نہیں آئیں گے، اگر کوئی چیز کام آنے والی ہے تو رسول کی محبت اگر کوئی چیز کام آنے والی ہے تو رسول کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے،

نماز کے فضائل

حدیث شریف میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔ جس نے وقت پر اچھی طرح وضو کیا۔ خضوع وخشوع کے ساتھ نماز پڑھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم سے عہد کرلیا ہے کہ اسے بخش دے۔ دوسری جگہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں ''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے''۔

محترم حضرات! مذکورہ حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اگر آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچانا چاہتے ہیں تو نماز شروع کر دیجئے، کون مسلمان ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ٹھنڈک نہیں پہونچانا چاہتا ہوگا۔ چاہتا ہوگا اور یقیناً چاہتا ہوگا۔ اگر آپ حقیقی معنی میں عاشق رسول ہیں اور اپنے محبوب کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آج سے نماز شروع کر دیجئے اور پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہونچا کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیجئے۔

اللہ کے پیارے حبیب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو نماز عشقِ رسول میں پڑھی جائے وہ جنت کی کنجی ہے۔ جو نماز تلواروں کے سائے میں پڑھی جائے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز حُبِّ نبی میں پڑھی جائے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھی جائے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز رسول کی یاد میں پڑھی جائے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز ادائے مصطفیٰ پر پڑھی جائے وہ جنت کی کنجی ہے۔ مگر جو نماز عشقِ رسول کے بغیر پڑھی جائے وہ نماز بارگاہِ الٰہی میں قبول نہ ہوگی، جو نماز ذکرِ مصطفیٰ سے خالی ہوگی وہ نماز جہنم کی کنجی ہوگی۔

اسی لئے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

ذکرِ خدا جوان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

برادرانِ ملّت اسلامیہ معلوم ہوا کہ نمازِ عشقِ رسول میں پڑھنی چاہیئے۔ ادائے مصطفیٰ پر پڑھنی چاہیئے، طریقہ مصطفیٰ پر پڑھنی چاہیئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اشاد فرماتے ہیں جس نے چالیس دن نمازِ فجر اور عشاء با جماعت پڑھی اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ دو برأتیں عطا فرمائے گا ایک نار سے دوسری نفاق سے۔

ایک دوسری جگہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو مسجد میں با جماعت چالیس راتیں نمازِ عشاء پڑھے کہ رکعتِ اولی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو گیا کہ جو نماز کی پابندی کرتا ہے خصوصاً عشاء اور فجر کی نماز کی پابندی کرتا ہے عشقِ نبی میں ڈوب کر ادا کرتا ہے اس کے لئے یقیناً دوزخ سے رہائی کا پروانہ ہے۔

پانچ کے بجائے پچاس

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت پر پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں جب میں لوٹ کر

موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت پر رب تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز فرض کی ہے موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے واپس جائیے اور اپنے رب سے کم کرا لیجئے کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم واپس جاتے ہیں اور اپنی گنہگار کمزور امت کا خیال کرتے ہوئے نمازیں کم کراتے ہیں ۔ اس طرح پینتالیس (۴۵) وقت کی نمازیں معاف کرا لیتے ہیں صرف پانچ وقت کی نماز رہ جاتی ہے ۔ لیکن اللہ کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں جو بندہ خضوع و خشوع کے ساتھ عشقِ مصطفیٰ سینے میں بسا کر پانچ وقت کی نماز پڑھے گا اسے پچاس وقت کی نماز کا ثواب دیا جائے گا۔

نماز گناہ کو مٹا دیتی ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو میری طرح وضو کرے پھر ظہر کی نماز پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان ہوئے ۔ پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر اور عصر کے درمیان ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے عصر اور مغرب کے بیچ جو گناہ ہوتے ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں اس کے بعد جب عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ مغرب اور عشاء کے درمیان ہونے والے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاء اور فجر کے

درمیان ہونے والے گناہ کو معاف فرمادیتا ہے۔ یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

میلا کچیلا جانور

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جارہے تھے آپ کی نظر ایک سفید نورانی جانور پر پڑی دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جانور دریا کے کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہورہا ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن میلا ہوگیا۔ پھر وہ جانور وہاں سے نکل کر دریا میں نہاتا ہے جس سے وہ پھر سفید ہوجاتا ہے وہ جانور اس طرح سے پانچ مرتبہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور کی اس حرکت کو دیکھ کر متعجب ہوئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو متعجب دیکھ کر فرمایا کہ یہ جانور جو آپ نے دیکھا یہ اُمت محمدیہ کے نمازیوں کی مثال ہے اور یہ کیچڑ ان کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا ان نمازوں کی مثال ہے۔ اس کیچڑ میں لوٹنا گناہوں کی مثال ہے۔ جس طرح یہ جانور کیچڑ میں لوٹا نہا دھو کر پاک صاف ہوگیا اسی طرح امت محمدیہ کے گناہگار لوگ ان پانچ نمازوں کے سبب اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہوجائیں گے۔

برادران ملّت اسلامیہ کس قدر خوش نصیب ہیں ہم لوگ کہ امت محمدیہ میں پیدا ہوئے ہیں کہ تمام امتوں سے افضل ہیں۔ ہماری عبادت تمام امتوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اگر ہم سے بشریت کی بناء گناہ سرزرد ہوجاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نمازوں کے طفیل ہمارے گناہ کو معاف فرمادیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا

احسان ہے کہ اس نے ہم پر پانچ وقت کی نماز فرض کی جس سے ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن آج ہم نماز سے بالکل غافل ہو گئے ہیں۔ روزانہ بیشمار گناہ ہم سے سرزد ہو جاتے ہیں، رات دن ہم گناہوں میں ملوث ہیں، ایک ایک لمحہ ہمارا گناہوں میں گزرتا ہے لیکن ہم کو اتنی مہلت نہیں کہ اللہ کے سامنے سر جھکا کر نمازیں ادا کریں اور اپنے گناہوں کو معاف کرائیں۔ برادران ملت یہ دنیا چند دن کی ہے کسی کو معلوم نہیں کہ موت کب آجائے اگر ہم اسی طرح نماز سے غافل رہے تو سوائے افسوس کے کچھ نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر آپ دونوں جہاں میں سرخروئی چاہتے ہیں اگر آپ اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں اگر آپ اللہ و رسول کو خوش کرانا چاہتے ہیں تو آج ہی سے نماز شروع کردیجئے۔

نمازی کا چہرہ سورج کی طرح

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو نمازیوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا۔ پہلا گروہ جب جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے آفتاب کے مانند روشن ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم ہمیشہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر فرشتے پوچھیں گے کہ تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ نمازی کہیں گے کہ اذان کی آواز سننے سے پہلے ہی ہم مسجد میں موجود رہتے تھے۔ پھر دوسرا گروہ جنت میں داخل ہوگا جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا وہ کہیں گے ہم دنیا میں نماز پڑھنے والے تھے فرشتے

ان سوال کریں گے تمہاری نماز کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے ہم اذان سے پہلے وضو کر لیتے اور جب اذان سنتے فوراً مسجد میں حاضر ہو جاتے، تیسرا گروہ جنت میں داخل ہوگا جن کے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے جب ان سے پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے ہم دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے تو فرشتے پوچھیں گے کہ تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے ہم اذان سننے کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

برادران اسلام جہاں تک ممکن ہو سکے وقت ہوتے ہی نماز کے لئے وضو کر کے تیار ہو جانا چاہیئے۔

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

طبرانی میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس نمازی اور پروردگار عالم کے درمیان جو حجابات ہوتے ہیں ہٹا لئے جاتے ہیں اور حوران جنت اس کا استقبال کرتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ واقعی نماز قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ نمازی جنت کے مہمان ہے۔ حوران جنت اس نمازی کا استقبال کرتی ہیں احیاء العلوم میں امام غزالی لکھتے ہیں مومن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے دس صفیں فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں اور ہر صف دس ہزار کی ہوتی ہیں۔ ان فرشتوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان ایک لاکھ فرشتوں کے سامنے اس نمازی بندے پر فخر کرتا ہے۔

نمازی اور شیطان

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب انسان سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے اور کہتا ہے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کر لیا اور اس کو جنت ملی مجھے سجدے کا حکم ہوا میں نے انکار کیا اور مجھے جہنم ملی۔ محترم حضرات اگر آپ شیطان کو رُلانا چاہتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیطان آپ سے دور ہو جائے اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیطان کے شر سے محفوظ رہیں تو آج ہی نماز شروع کر دیجئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ ملائکہ کی محبت کا باعث ہے، ایمان کی اصل ہے، دعا کی قبولیت کا سامان ہے، دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، شیطان کی ناراضگی کا سامان ہے، اعمال کے مقبول ہونے کا ذریعہ ہے، رزق میں برکت کا ذریعہ ہے، جسم کی راحت کا سبب ہے، قبر کا چراغ ہے، قبر کے اندر بچھونا ہے، منکر نکیر کے لئے جواب ہے، قیامت تک کے لئے قبر میں نماز مونس و غمخوار ہے اور جب قیامت ہوگی تو یہی نماز اس کے اوپر سائبان کی طرح ہوگی اس کے سر کا تاج اور بدن کا لباس بنے گی، اس کے اور دوزخ کے درمیان حائل ہوگی، اللہ کے حضور مومنین کے لئے حجت اور دلیل بنے گی، میزان عمل میں انتہائی وزنی ہوگی۔

نماز کی توفیق اللہ کا احسان ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے دو رکعات نماز ادا کرنے کی توفیق دی گئی بزرگان دین نماز کی بڑی

قدر کرتے تھے ،انہیں نماز سے بڑی محبت ہوا کرتی تھی جیسے ہے موقع ملتا وہ حضرات نماز شروع کردیا کرتے تھےاور ہر حال میں اپنی پسند کواللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے قربان کرتے ہیں۔

محمد بن سیرین ارشادفرماتے ہیں اگر مجھے جنت او دورکعت نماز ان دونوں میں اختیار ملےتو میں دورکعت نماز اختیار کروں گا اس لئے کہ دورکعت نماز میں اللہ کی رضا ہے اور جنت میں میری رضا ہے برادران اسلام کتنا فرق آگیا ہے ہمارے اسلاف کرام اور ہمارے درمیان کہ وہ نماز کو جنت پر ترجیح دیتے تھےاور ہم دنیاوی معاملات کو جنت پر ترجیح دیتے ہیں۔

نمازی کی معراج

اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز ارشادفرمائے گا کہ اے فرشتو! میرے ہمسایہ کو بلاؤتو فرشتے تعجب کریں گےاور حیران وپریشان ہوکرعرض کریں گے۔اے پروردگارتو مکان وزمان سے پاک ہے تیرے ہمسایہ کون ہوسکتے ہیں؟ توحکم الٰہی ہوگا میرے ہمسایہ میرے وہ بندے ہیں جو مسجدوں کو میرے ذکر سے آباد رکھتے تھے، قرآن شریف کوشوق سے پڑھتے تھےاوراس کی ہدایتوں پرعمل کرتے تھے۔یہی لوگ میرے ہمسایہ ہیں۔

برادران اسلام ذراغور کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ مسجد میں نماز پڑھنے والوں کو اپناہمسایہ کہہ رہاہے،انسان کے لئے اس سے بڑی معراج کی بات کیا ہوگی اسی لئے تو

سرکاردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ﴿الصلوۃ معراج المومنین﴾ یعنی نماز مومنین کے لئے معراج ہے۔

نمازی بُڑھیا

جب قوم نوح علیہ السلام پر طوفان آیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں ان کو اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو جاؤ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک بُڑھیا سے وعدہ کرلیا کہ جب طوفان آئے گا تو تم کو بھی ساتھ لے لوں گا۔ جب طوفان آیا سبھوں کو کشتی پر سوار کر لئے بُڑھیا کا بالکل دھیان نہ رہا۔ طوفان آیا اور تباہی مچا تا رہا اور بُڑھیا اپنی جھونپڑی کے اندر نماز میں مشغول رہی۔ آپ بیحد افسوس کرنے لگے۔ جب بُڑھیا کی جھونپڑی کے پاس سے گذرنے لگے تو دیکھا بُڑھیا عبادت الٰہی میں مشغول ہے۔ آپ اس کو سلام کیا۔ بُڑھیا بولی کیا طوفان آگیا؟ تو آپ نے فرمایا طوفان آکر گذر گیا کیا آپ کو خبر نہیں بُڑھیا بولی مجھے کوئی خبر نہیں میں تو یہاں نماز میں مصروف تھی۔

دیکھا آپ نے بُڑھیا نماز کے صدقے اور طفیل طوفانِ نوح سے نجات پا گئی اگر عشقِ رسول میں نماز پڑھیں تو ہم بھی طوفانِ عذاب سے نجات پا سکتے ہیں۔

زمین کی تمنّا

سرکاردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی صبح وشام ایسی نہیں کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو نہ پکارتا ہو کہ کوئی آج نیک بندہ تم پر گذرا جس نے مجھ پر

نماز پڑھی ہو یا ذکر الٰہی کیا ہو اگر ہاں کہے تو اس کے سبب اپنے اوپر بزرگی کا تصور کرتا ہے۔ ایک دوسری جگہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہی کہ جس وقت بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے سارے گناہ باندھ کر اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں ۔ جب یہ رکوع میں جاتا ہے تو سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو سارے گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ برادرانِ ملتِ اسلامیہ آج ہم اپنے معاشرہ کا جائزہ لیں ، اپنے گھر کا جائزہ لیں ، بے شمار لوگ نماز سے غفلت کر رہے ہیں ۔ آج مسلمان اس بات کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دیتے کہ ہم کو نماز پڑھنا ہے جبکہ قرآن وحدیث میں نمازی کے لئے خوشخبری ہے اور بے نمازی کے لئے وعیدیں آئی ہیں۔

نماز مومن کی پہچان ہے، نماز مومن کی معراج ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ﴿مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَمَدًا فَقَدْ كَفَرَ﴾ ”جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا“۔

برادران ملت اسلامیہ اس کے باوجود مسلمان نماز کی طرف توجہ نہیں دیتے ۔ آیئے ہم عہد کریں کہ آج سے نماز کے پابند ہو جائیں، اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کریں اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کریں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے ہماری عبادتوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغ

محبت رسول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا

صَلیّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ

جَمِیْعًا اَقَامَہ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمتلوّثِیْنَ

الخطّائین الْہَالکین شفیعاً امَّابَعد. فَقَدْ قَالَ

اللّٰہُ تَعَالیٰ فِیْ الْقُرآن الْمَجِید. اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ

الشِّطٰانِ الرَّجِیْمُ قُلْ اِنْ کُنْتُم تُحِبُّوْنَ اللّٰہ

فاتبعونی یُحببکُم اللّٰہ صَدَقَ اللّٰہ الْعَظِیْم

بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِی الْکَرِیْم

محترم سامعین کرام! آیئے سب سے پہلے آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ کل، فخر رسل سیاح لامکاں مالِکِ انس و جاں سید ابرار و اخیار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں نہایت احترام کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے پیش کریں۔

﴿اللهم صلی علی محمد وعلی آل محمد بارك و سلم

صلاۃ وسلاماً علیك یا سیدی یا رسول الله﴾

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے

اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محترم سامعین کرام! ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا

شرف حاصل کیا ہے اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ’’اے میرے محبوب لوگوں سے کہہ دو تم اللہ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو مجھ سے محبت کرو تو اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

ادائے محبوب

برادران اسلام! آپ غور کیجئے انسانوں کے اذہان وافکار کا جائزہ لیجئے تو پتہ چلے گا معاشرہ وسماج کا بغور جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کی ہر بات اچھی معلوم ہوتی ہے۔ انسان جس کو چاہتا ہے اس کی ہر گفتار وکردار کو پسند کرتا ہے انسان اپنے محبوب کے ہر قول وفعل کو دل سے اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انسانوں سے فرماتا ہے اگر تم مجھ کو اپنانا چاہتے ہو، مجھ کو دوست بنانا چاہتے ہو تو محمد عربی صلی اللہ وسلم سے محبت کرو، تو معلوم ہوا کہ اگر اللہ کو راضی کرنا ہے تو پہلے رسول کو راضی کرنا ہوگا۔ اگر آپ رسول کو دوست بنانا چاہتے ہیں تو رسول کے قول وفعل کو اپنانا ہوگا، اگر رسول کو محبوب بنانا چاہتے ہیں تو لباس رسول کو اپنانا ہوگا، اگر رسول کو محبوب بنانا چاہتے ہیں تو شعار رسول کو اپنانا ہوگا، اگر رسول کو محبوب بنانا چاہتے ہیں تو رسول کے وضع قطع کو اپنانا ہوگا۔ اگر رسول کو محبوب بنانا چاہتے ہیں تو ادائے محبوب کو اپنانا ہوگا۔

حدیث

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ﴿لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾ یعنی سرکار دو عالم کا فرمان ہے کہ کوئی بھی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک مجھے اپنے والدین

اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔ برادران اسلام اگر آپ کامل مومن بننا چاہتے ہیں تو رشتہ داروں سے زیادہ رسول سے محبت کرنا ہوگا۔ اگر آپ مسلمان بننا چاہتے ہیں تو اپنے والدین سے زیادہ رسول سے محبت کرنا ہوگا۔ اگر آپ ایمان والا بننا چاہتے ہیں تو دوست واحباب سے زیادہ رسول سے محبت کرنا ہوگا۔ اگر آپ مومن بننا چاہتے ہیں تو اپنی اولاد سے زیادہ رسول سے محبت کرنا ہوگا۔ حد تو یہ ہے کہ اگر آپ مومن کامل بننا چاہتے ہیں تو اپنی جان سے زیادہ رسول سے محبت کرنا ہوگا۔

آپ مومن کامل اس وقت بن سکتے ہیں جبکہ محبت رسول اپنی اولاد کی محبت پر غالب آجائے۔ محبت رسول دوست احباب کی محبت پر غالب آجائے، محبت رسول دھن دولت کی محبت پر غالب آجائے، محبت رسول ہر چھوٹے بڑے کی محبت پر غالب آجائے، محبت رسول اپنی جان و مال کی محبت پر غالب آجائے اور یہی محبت رسول حقیقت میں محبت خدا ہے، ہم نہیں کہتے بلکہ قرآن کہتا ہے ﴿فاتبعونی یحببکم الله﴾

محبت رسول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حبیبی یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی سرکار دو عالم صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نے قیامت کی تیاری کر لی ہے تو اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس روزوں کا انبار نہیں ہے، یا رسول اللہ میرے پاس نمازوں کا ذخیرہ نہیں ہے یا رسول اللہ میرے پاس نیکیوں کا ڈھیر نہیں ہے۔ یا رسول اللہ میں نے زیادہ خیرات نہیں

کی ہے یارسول اللہ آخرت کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میرے دل میں اللہ اوراس کے رسول کی محبت کا چراغ روشن ہے، میرے دل میں اللہ اوراس کے رسول کی محبت ہر چیز سے زیادہ ہے۔ یہ سن کرسرکاردوعالم صلی اللہ وسلم کے لب کو جنبش ہوئی اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو تم میرے ساتھ جنت میں رہو گے۔

برادران ملت اسلامیہ آپ غور کیجئے تو پتہ چلے کہ اعمال کا دارمدار ایمان پر ہے اور محبت رسول ایمان کی جان ہے اس لئے اس صحابی نے کہہ دیا یارسول اللہ میرے پاس نیک اعمال زیادہ نہیں ہیں لیکن آپ کی محبت ضرور ہے اسی لئے سرکاردوعالم صلی اللہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا تو تم میرے ساتھ جنت میں رہو گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ محبت رسول تمام نیک اعمال سے بڑھ کر ہے اور محبت رسول کا بدلہ جنت ہے اسی لئے ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

صدیق اکبراور عشق رسول

اس واقعہ سے آپ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق رسول کا پتہ لگائیے۔ ایک مرتبہ کفار قریش اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ رسول کائنات کی طرف سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے اور ابوجہل کی طرف سے صدیق اکبر کے لڑکے تھے۔ اللہ اکبر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کی محبت میں اپنے لڑکے سے لڑائی پر

آمادہ ہیں ۔لڑائی کے کچھ دن بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے اسلام لائے ۔ایک دن دوران گفتگو اپنے والد سے کہتے ہیں کہ ابا حضور لڑائی کے دن میری تلوار آپ کی گردن تک پہونچ چکی تھی لیکن میں نے آپ کو باپ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ اتنا سننے کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اے میرے لڑکے سن اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ۔اگر میری تلوار تمہاری گردن تک پہونچ جاتی تو میں عشق رسول میں تم کو بیٹا سمجھ کر چھوڑ نہیں دیتا بلکہ دشمن رسول سمجھ کر تمھاری گردن اڑا دیتا۔ برادران ملت اسلامیہ دیکھا آپ نے کہ صدیق اکبر کی محبت رسول محبت اولاد پر غالب آ گئی ۔واقعی جو مومن کامل ہوتا ہے وہ جان ومال ،عزت وآبرو، دوست واحباب گویا کہ دنیا وآخرت ہر چیز سے زیادہ رسول سے محبت کرتا ہے اور یہی مومن کامل کی پہچان ہے۔

عشق رسول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا ہر وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔اس یہودی کا ایک لڑکا تھا۔ ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھا وہ اپنے والدین سے سرکار کی توہین سن کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کے لئے راستے میں کھڑا رہتا۔ایک دن مدینہ منورہ کے راستے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے۔وہ یہودی نوجوان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھا۔

آنکھ سے آنکھ مل گئی حضور مسکرانے لگے اس یہودی نوجوان کے دل کی دنیا بدل گئی۔عداوت کا چراغ بجھ گیا عشق ومحبت کا چراغ روشن ہو گیا اس نوجوان کو بغیر دیدار مصطفیٰ کے ذرا بھی چین نہیں آتا۔اس کے دل میں والدین کی محبت اور رسول کی محبت کے درمیان جنگ شروع ہو گئی آخر محبت رسول غالب آگئی۔جب گھر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آتی تو مسجد نبوی کے پاس کچھ بہانہ بنا کر ٹہلنے لگتا۔ایک بار دیکھ لینے کے بعد کسی بیمار کی طرح گھر واپس ہوتا۔اسی طرح عشق رسول میں بیمار پڑ گیا اس کے والدین بہت علاج کرائے لیکن کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔وہ خوبصورت نوجوان کمزور ہو گیا۔آواز باریک ہو گئی۔پیر ٹھنڈے ہو گئے۔اس یہودی نوجوان کے باپ نے شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا! میرے لال اگر کوئی آخری تمنا ہو تو بولو۔اس نوجوان نے کہا ابا جان آپ میری آخری تمنا ہنسی خوشی پورا کرنے کا وعدہ کریں تو میں اظہار کروں؟ تو اس نوجوان نے کہا ابا جان آپ برا نہ مانیں میں چند دنوں سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت میں گرفتار ہوں لیکن آپ کے خوف سے یہ راز کسی پر ظاہر نہ کر سکا۔اب میری آخری تمنا ہے کہ صرف ایک بار نورانی چہرہ دیکھ لوں اور میری روح نکل جائے۔ابا حضور اگر آپ کا وعدہ سچا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کیجئے کہ آپ کا ایک غلام دنیا سے جا رہا ہے آپ اس کے سرہانے نجات کا آخری مژدہ سنا دیں۔

بیٹے کی زبان سے یہ الفاظ سننے کے بعد باپ کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا مگر اکلوتے بیٹے کی آخری خواہش کو پورا کرنے کا وعدہ تھا سب غم وغصہ برداشت کرتے

ہوئے کہا کہ میں تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا۔ اگرچہ یہ میرے لئے خطرے کی بات ہے یہودی قوم مل کر مجھے ذات سے باہر کردیں گے لیکن تمہاری روح کی خوشی کے لئے سب کچھ برداشت کرلوں گا۔ وہ یہودی مسجد نبوی کے دروازہ پر کھڑے ہوکر آواز لگایا۔ میں محمد عربی سے ملنا چاہتا ہوں۔ یہ خبر سن کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر تشریف لے آئے اور فرمایا "تمہیں کیا کہنا ہے"؟ سرکار کی محبت بھری باتیں سن کر اس یہودی کا دل نرم ہوگیا اور غمگین آواز میں کہا میرا اکلوتا بیٹا عین جوانی میں دنیا سے جارہا ہے، تمہاری محبت وعقیدت کا جادو اب اسے آخری نیند سلا رہا ہے۔ تمہارے عشق کی آگ میرے بیٹے کو جلا رکھی ہے اب وہ اپنی موت کی آخری گھڑی میں ہے اور اس کی آخری تمنا یہ ہے کہ تم اس کے سرہانے کھڑے ہوکر آخرت کی نجات کا مژدہ سنادو۔

یہ سن کر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے میرے جاں نثار صحابیو! میرے ساتھ چلو اس فیروز بخت نوجوان کو دیکھ آئیں جس کے خیر مقدم کے لئے آسمانوں میں دھوم مچی ہے"۔ جب یہ نورانی قافلہ یہودی کے گھر پہنچا تو دیکھا وہ عاشق رسول کی آنکھیں انتظار کرتے کرتے بند ہوگئیں ہیں باپ بلبلا کر کہا میرے لال آنکھیں کھولو دیکھو تمہارے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سرہانے کھڑے ہیں۔ آواز کو سن کر جاتی ہوئی روح لوٹ آئی اور بیمار نے آنکھیں کھول دی۔ نظر کے سامنے نورانی چہرہ دیکھ کر دھیمی آواز میں اپنی تمنا ظاہر کی۔ میرے سرکار! میں اپنے دل میں آپ کے عشق ومحبت کی مقدس امانت لئے ہوئے اب عالم جاودانی کی طرف جارہا ہوں آپ کے غلاموں میں میرا نام درج کرلیا جائے۔ مگر میرے نامہ اعمال میں خدائے

لاشریک کے لئے ایک سجدہ نہیں ہے اس کے باوجود میری نجات کیسے ہوگی؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ''اب کلمہ توحید کا اقرار کر کے اسلام میں داخل ہو جاؤ میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں'' اس نوجوان نے آخری سانس لیتے ہوئے کہا اے میرے مالک! قبر کی پہلی منزل سے لے کر جنت میں داخل ہونے تک آپ کی ضمانت پر اسلام قبول کرتا ہوں ﴿اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾ اس کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی اس نوجوان کی روح نکل گئی۔ درود شریف پڑھیے ﴿اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمدٍ بارك وسلم صلاۃ و سلاماًعیك یا رسول الله﴾

برادران ملت اسلامیہ! یہودی کا سارا گھر ماتم کدہ بن گیا اس نوجوان یہودی کے باپ نے کہا کہ حضور اب یہ مسلمان کا جنازہ میرا نہیں ہے یہ اسلام کی امانت ہے اب یہ میرے گھر کے بجائے آپ کی در رحمت سے اُٹھے گا کفن دفن کی ساری ذمہ داری آپ کی سپرد ہے۔ حضور نے صحابہ کرام سے کہا عشق وایمان کا یہ بڑا خزانہ اپنے کاندھوں پر اٹھا کے لے چلو اور یہ جنت کے دولہا کا جنازہ مدینہ کی گلیوں سے دھوم دھام کے ساتھ نکالا جائیگا قرب و جوار کے سبھی لوگ جنازہ میں شرکت کے لئے جمع ہوگئے۔ آخری دیدار کے لئے چہرے پر سے کفن ہٹایا گیا تو چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی ۔ یہ دنیا سے جانے والا خالی ہاتھ نہیں تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت کا اقرار نامہ اس کے ساتھ تھا۔ عاشق رسول کے جنازے میں اتنے لوگ جمع ہوگئے کہ مدینے کی گلیوں میں تل رکھنے کی جگہ

نہیں رہ گئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف پنجوں کے بل چل رہے تھے۔ ایڑی زمین پہ نہیں لگ رہی تھی ایک صحابی نے یہ دیکھ کر بڑی حیرانی سے پوچھ لیا تو سرکار نے فرمایا کہ آج آسمان سے رحمت کے فرشتے اتنی کثرت سے آئے ہیں اور جنازے میں شریک ہیں کہ ان کے ہجوم میں پورا قدم زمین پر رکھنے کے لئے جگہ نہیں مل رہی ہے۔ اس عاشق رسول کا جنازہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اتارنے لگے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبر نور سے جگمگا رہی ہے۔ اس وقت حضور کو اتنا پسینہ آرہا تھا کہ کرتا مبارک پسینہ کے قطروں سے بھیگ گیا۔ حضور جب قبر سے باہر آئے تو حضور کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ صحابہ نے کہا کیا بات ہے کہ آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ نوجوان مجھ سے جنت کی ضمانت لے رہا تھا تو حوران جنت نے سن لیا اس لئے وہ جنتی لباس اور جنتی خوشبو لے کر پہلے ہی سے قبر میں حاضر تھیں وہ جنت کے دولھا کو لینے آئی تھیں اور حوران جنت کے ہجوم کی وجہ سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا۔ یہ سن کر صحابہ کرام خوشی سے جھوم اٹھے کہ عشق مصطفیٰ نے ایسے نوجوان کو جو زندگی میں ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا ایسے اعلیٰ منصب پر پہنچا دیا۔

برادران ملت اسلامیہ آپ غور کیجئے تو آپ کو یقیناً معلوم ہوگا کہ محبت رسول تمام عبادتوں سے افضل ہے، محبت رسول تمام سجدوں سے افضل ہے، محبت رسول تمام روزوں سے افضل ہے، محبت رسول تمام نمازوں سے افضل ہے، محبت رسول دنیا کی تمام چیزوں سے افضل ہے، محبت رسول ہر مالی اور بدنی عبادت سے افضل ہے، محبت رسول اپنی جان سے بھی افضل ہے، محبت رسول جنت سے بڑھ کر نعمت ہے۔

ایک عورت کا عشق رسول

روایت میں آیا ہے کہ ایک انصاری عورت کا بھائی باپ اور شوہر ایک جنگ میں شہید ہو گئے یہ سن کر وہ عورت روتے ہوئے گھر سے نکلی اور لوگوں سے پوچھنے لگی سرکار مدینہ کہاں ہیں، محمد عربی کیسے ہیں، میرے آقا خیریت سے تو ہیں، سرکار دو عالم زخمی تو نہیں ہوئے، میرے آقا کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ صحابہ کرام نے اس عورت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر وہ عورت خوش ہو گئی، میرے آقا سلامت ہیں اب مجھے کوئی غم نہیں میرا تمام کنبہ آپ پر قربان ہو گیا اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔

برادران اسلام آپ یاد رکھیں نماز روزہ بلکہ ہر نیک اعمال سے بڑھ کر محبت رسول ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جو بہت متقی ہے، نماز کا پابند ہے، روزہ دار ہے، تلاوت کلام پاک کرنے والا ہے لیکن رسول کی محبت نہیں ہے، اس کے سینے میں عداوت رسول ہے، گستاخ رسول ہے تو ہر گز ہر گز مسلمان نہیں بلکہ اسلام سے خارج ہے، اس کی نماز، نماز نہیں، اس کی عبادت عبادت نہیں اس کا انجام دنیا و آخرت میں برا ہی برا ہے۔

برادران اسلام آپ تاریخ کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہو گا صحابہ کرام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان چھڑ کتے تھے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھ کو اور کوئی محبوب نہیں۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہے خدا کی قسم رسول خدا ہمیں اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ تیز دھوپ ہو، شدت کی گرمی پڑ رہی ہو، پیاس سے حلق خشک ہوگیا ہو ایسی حالت میں بھی مجھے ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ برادران اسلام مومن کامل اسی وقت ہوسکتے ہیں جب ہر چیز سے زیادہ محبت رسول سے ہو اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سبھوں کو محبت رسول عطا فرمائے۔ آمین

وَ مَاعَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلٰغ

توبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْد

فَقَدْقَالَ اللّٰہُ فِیْ الْقُرانِ الْمَجِیْد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنَ الشیطانِ الرَّجِیْمِ یَااَیُّھاالَّذِیْنَ آمنُوا

توبوا اِلٰی اللّٰہِ توبَۃً نَّصُوحاً وَ صَدَق

اللّٰہُ العَظِیْم بَلغَنَا رَسُولُہ النبِی الکَرِیْم

برادران اسلام! آیئے سب سے پہلے سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا بے سہاروں کا سہارا غریبوں کا ماویٰ، یتیموں کا ملجا، بے کسوں کا کس، بے بسوں کا بس، سیاح لامکاں، مالک انس وجاں، سیدالمرسلین طٰہٰ ویٰسٓ، شہنشاہ ذی وقار، کائنات کے اولین فصل بہار عرب کا ناقہ سوار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں نہایت ہی عقیدت ومحبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں

﴿اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَامولنا محمدٍ بارك

وسلم صلاۃ و سلاماَعیك یا رسول اللہ﴾

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا !

شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

برادران ملت اسلامیہ! ابھی ابھی میں لے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا سیدھا سا ترجمہ یہ ہے ’’اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔‘‘

اس آیت کریمہ میں ﴿توبۃ نصوحاً﴾ قابل غور جملہ ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ﴿توبۃ نصوحاً﴾ کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان ایک مرتبہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو دوبارہ اس گناہ کو نہ کرے۔ جب ایک مرتبہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو دوبارہ اس گناہ کی طرف قدم نہ اٹھائے، جب ایک مرتبہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو دوبارہ اس گناہ کا خیال اپنے دل میں نہ لائے، جب ایک مرتبہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو دوبارہ اس گناہ کی طرف رجوع نہ کرے۔ جب ایک مرتبہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے تو دوبارہ اس گناہ کی طرف نہ جائے جس طرح دودھ تھن سے نکلنے کے بعد تھن میں نہیں جاتا۔

دنیا دارُ الفنا ہے

یاد رکھیے دنیا فنا ہونے والی ہے، دنیا کی ہر شئے فانی ہے، دنیا میں کوئی چیز باقی رہنے والی نہیں ہے، یہ اونچے اونچے مکانات فنا ہو جائیں گے، یہ فلک بوس پہاڑیں ختم ہو جائیں گے، یہ اونچے اونچے تناور درخت کا وجود مٹ جائے گا، دنیا کے

بڑے بڑے نامور بادشاہ کا کوئی نام ونشان باقی نہیں رہے گا، بڑے بڑے طاقت ور جنگجو انسان کا وجود مٹ جائے گا۔ دھن اور دولت فنا ہو جائے گی، یہ دنیا کی شان و شوکت فنا ہو جائے گی، گویا کہ دنیا کی کوئی چیز باقی رہنے والی نہیں۔ اگر کوئی چیز باقی رہنے والی ہے تو وہ ہے اللہ اور اس کے رسول کی محبت، اگر کوئی چیز باقی رہنے والی ہے تو وہ ہے نیک اعمال۔ اگر کوئی شئے باقی رہنے والی ہے تو وہ ہے خوف خدا، اگر کوئی چیز باقی رہنے والی ہے تو وہ ہے گناہوں سے توبہ کر کے اس پر قائم رہنا۔

اعضاء کی گواہی

برادران اسلام! آپ یاد رکھیئے ایک دن خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہوگا۔ ایک دن موت ضروری ہے، قیامت کے دن ایک ایک چیز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے سے پوچھے گا کہ میں نے تم کو عمر دی، آنکھ عطاء کئے، ہاتھ پیر دیئے، تمہیں بے انتہا نعمتیں دیں تم میرے لئے دنیا سے کیا لائے ہو، تم نے زندگی میں کون سی عبادت کی ہے؟ اپنی عمر کو میری عبادت میں صرف کئے ہو یا دنیاوی کاموں میں صرف کئے ہو، اپنی آنکھوں سے تلاوت قرآن کئے ہو یا نہیں، اپنے ہاتھ سے خیرات کئے ہو یا نہیں، اپنے ہاتھ سے مظلوموں کی مدد کئے ہو یا نہیں، اپنے پیر سے چل کر مسجدوں کی طرف گئے یا نہیں، اسی طرح سے ہر ایک بات کا جواب لیا جائے گا۔ اگر آپ نے اپنے ہاتھوں سے چوری کی ہے تو خود آپ کے ہاتھ گواہی دیں گے کہ یا اللہ اس بندے نے مجھ سے چوری کرائی ہے۔ اگر آپ نے اپنی آنکھوں سے بُری چیز

دیکھیں گے تو آپ کی آنکھیں گواہی دیں گی کہ یا اللہ اس بندے نے مجھ سے بُری چیز دیکھی ہے۔ اس طرح سے آپ کے اعضاء آپ کے ہی خلاف گواہی دیں گے اور آپ لاجواب ہو جائیں گے۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم گناہوں سے توبہ کریں اپنے اعضاء سے نیک کام لیں توبہ کر کے اس پر قائم رہیں تاکہ ہمارے خلاف گواہی نہ دیں۔

اللہ تعالیٰ کا احسان

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے کسی گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے پھر اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں صدق دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص توبہ کر کے توبہ پر قائم رہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی اس سے بہت خوش ہوتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں۔ حدیث قدسی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اگر میرا بندہ گناہ نہ کرے اور مجھ سے معافی نہ مانگے تو اس قوم کو مٹا دوں اس کے بدلے دوسری قوم پیدا کروں جو گناہ کرئے اور مجھ سے معافی مانگے۔

توبہ کا دروازہ

برادران اسلام توبہ کا دروازہ ابھی تک کھلا ہے، انسان کو ناامید نہیں ہونا چاہیئے توبہ کا دروازہ اس وقت بند ہو جائے گا جب سورج پچھم سے طلوع ہوگا۔ اگر ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلانا چاہیے، رسول کا وسیلہ لے کر مغفرت کی دعا کرنی چاہیے، توبہ کر کے اس گناہ کو نہ کرنے کا مستحکم ارادہ کرنا چاہیے یقیناً

ہمارے گناہ معاف ہوجائیں گے

عذاب الٰہی

قوم نوح گناہوں میں مبتلا ہوگئی ،اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگی تو اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کی بلاو مصیبت میں گھیر دیا ، بارش بند ہوگئی قحط پڑ گیا ، ان کی عورتیں بانجھ ہوگئیں ،ان کے مال و اسباب ہلاک ہوگئے ۔ مجبور ہوکر وہ قوم نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگئی اور دعا کرنے کی درخواست کی نوح علیہ السلام نے ان کو توبہ واستغفار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم اپنے گناہوں سے دور رہو کر سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری کرو ۔ اللہ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کرو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری پریشانیوں کو دور کردے گا ۔ کیونکہ توبہ استغفار بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے ۔ برادران اسلام ہم کو توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہئے ، گناہوں سے بچتے رہنا چاہیے کیوں کہ توبہ استغفار کرنے والوں سے شیطان دور ہوجاتا ہے ۔

توبہ کا وجود

آپ غور کیجئے تو پتہ چلے گا کہ گناہ کی ابتداء آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے ۔ آپ قرآن وحدیث کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ توبہ کا وجود گناہوں سے بہت پہلے ہے ۔ حدیث میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے عرش کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی تھی ﴿ اِنِّی لَغَفَّار لِمَن تَابَ وَآمَنَ و عَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اھتدیٰ ﴾ یعنی میں بخشنے والا ہوں

جو توبہ کرے اور ایمان لائے ،اچھے کام کرے اچھی راہ چلے ۔تو معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بندے پر بہت زیادہ مہربان ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے گناہوں سے پہلے توبہ کو پیدا فرمایا تا کہ انسان اگر گناہوں میں مبتلاء ہوجائے تو توبہ کرکے استغفار کرکے مجھ سے معافی مانگ کر گناہوں کی مغفرت کراسکتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے لیکن ہم لوگ گناہوں پر گناہ کیے جاتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی نہیں مانگ رہے ہیں۔ اپنے گناہوں پر دلیر ہوتے جارہے ہیں، ہمیں اپنے گناہوں کا غم نہیں ۔لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے معافی مانگیں اور میں بخش دوں۔

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

اللہ تبارک وتعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ توبہ کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے جیسا کہ کوئی مسافر کسی سواری سے بیابان میں سفر کررہا ہو اور وہ سواری روک کر آرام کرنے لگا اور اس کی سواری غائب ہوگئی پھر تھوڑی دیر بعد اس کی سواری مل گئی تو مسافر خوش ہوجاتا ہے اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ توبہ کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ﴿التَّائِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب سے فرماتا ہے ”اے میرے حبیب تمہاری امت کے متقیوں کو ڈراؤ اور گناہگاروں کو خوش خبری دو کیونکہ اگر میں تمہاری امت کے متقیوں سے حساب لینے

لگوں تو میری دی ہوئی نعمتوں کا حساب نہ دے سکے گا اس لئے میرے انصاف سے جہنم میں چلا جائے گا مگر میں اپنی رحمت سے اسے جنت میں بھیج دوں گا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

کوئی صرف اپنے عمل سے جنت میں نہیں جاسکتا، ہر ایک کو میری رحمت کی ضرورت ہے اور آپ کی امت کے گناہگار اپنے گناہ کی معافی مانگ کر توبہ کرتا ہے تو میں بہت خوش ہوتا ہوں اور اسے بخش دیتا ہوں بلکہ اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں کیونکہ توبہ کرنے والا مجھے بہت پسند ہے"۔

برادران اسلام! توبہ بہت بڑی نعمت ہے توبہ سے دور رہنے والا بدبخت ہوتا ہے بعض وقت توبہ کرنے والے کے گناہ کو معاف کر کے اسے ولی بنا دیا جاتا ہے۔

حکایت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک گانے والا فاسق لوگوں کو گانا سنایا کرتا لوگ اس کے گانے کو سنکر نذرانے دیتے اس کا چرچا سارے شہر میں ہو گیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فاسق سے بہت ناراض تھے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ فاسق بیمار ہو گیا اس بیماری کے سبب وہ بہت کمزور ہو گیا اس کی سریلی آواز ختم ہو گئی، نذرانے بھی بند ہو گئے بھوکا مرنے لگا کوئی پوچھنے والا نہ رہا، آخر کار رفاقے سے

نڈھال ہو گیا۔ مدینے کے قبرستان جا کر ایک پرانی قبر میں بیٹھ کر رو رو کر توبہ کرنے لگا یا اللہ یہ تیرا گنا گار بندہ تجھے بھول کر لوگوں کو گا نا سنا کر خوش کرتا تھا آج کوئی پرسان حال نہیں، میری گریہ وزاری سننے والا کوئی نہیں۔ اے میرے مولیٰ میرے گناہوں کو بخش دے، میری توبہ قبول کر میرے پاس کوئی نیکی نہیں ہے۔ میرے پاس صرف تیرے حبیب کا وسیلہ ہے اپنے حبیب کے صدقے مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر لے۔ دریائے رحمت کو جوش آیا اسکی دعا قبول ہوگئی اور اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہام ہوا کہ اے عمر مدینہ کے قبرستان میں ہمارا ایک ولی تین دن سے بھوکا بیٹھا ہے جلدی اس کی مدد کرو۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک ہزار اشرفی کی تھیلی لے کر مدینہ کے قبرستان کی طرف دوڑے وہاں کوئی نہ تھا البتہ وہ شخص ایک پرانی قبر میں منہ چھپائے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سوچنے لگے یہ فاسق ولی کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کوئی تھا ہی نہیں۔ یہ سوچتے ہی آپ کو چھینک آ گئی آواز سن کر اس شخص نے سر اٹھایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کھڑے دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے پوچھا تم نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ نے تم کو اپنا ولی بنایا اور تمہاری مدد کے لئے مجھے تمہارے پاس بھیجا یہ اشرفیوں کی تھیلی لے اور اپنی حاجت پوری کر۔ یہ سنتے ہی اس کے دل کی حالت بدل گئی اور اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم یاد کر کے ایک چیخ ماری اور کلمہ طیبہ پڑھا۔ اس کی روح پرواز کر گئی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رونے لگے اور اعلان کیا کہ تمام مدینے کے لوگ اللہ کے ولی کے جنازے میں حاضر ہو جائیں اور نماز جنازہ پڑھیں۔ سب لوگ جمع ہو کر نماز جنازہ ادا

کر کے بڑے احترام کے ساتھ دفن کئے۔

برادران اسلام ! دیکھا آپ نے ایک فاجر و فاسق جب صدق دل سے توبہ کرلیا تو رب تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے مقرب بندوں میں داخل کرلیا ۔لیکن آج ہم ہزاروں گناہ کرنے کے باوجود نادم نہیں ہوتے، شرمسار نہیں ہوتے ہیں ۔ہم اپنے دل میں گناہ کا احساس کرتے ہی نہیں ۔اگر ہم گناہ کرنے کے بعد نادم ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کریں اور اس توبہ پر قائم رہیں تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔

فرمان قرآن

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے۔﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ مگر وہ لوگ جو توبہ کریں اور غلطی کو درست کریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان“

برادران اسلام ! قرآن تمھیں پکار رہا ہے، درد بھرے انداز میں تمھیں پیغام دے رہا ہے۔جلدی سنبھل جاؤ بدی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کی طرف نکل پڑو، اپنے گناہوں سے توبہ کرو ورنہ جب موت آئے گی تو سوائے افسوس اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ یہی ارشاد فرماتا ہے کہ جلد اپنے گناہوں کو چھوڑ کر سچے دل سے توبہ کرلو تو تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی اور تمہارے گناہ معاف ہو

جائیں گے۔

برادران اسلام! توبہ مسلمانوں کی قبول ہوتی ہے کافروں کی نہیں اس لئے انسان کو بہت سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اس کی نیکی لکھی نہیں جاتی، جب تک وہ کلمہ پڑھ کر اسلام نہ لائے اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جاتی۔ جب انسان قرآن کی توہین کرکے یا حدیث کی توہین کرکے یا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے کافر ہوجاتا ہے تو نیکی لکھنے والا فرشتہ اپنا دفتر لیکر اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے۔ الٰہ العالمین تیرا فلاں بندہ کافر ہوگیا اور تیرا حکم ہے کہ کسی کافر کی نیکی نہ لکھوں اب مجھے اجازت دے کہ میں آسمان میں رہ کر تیری عبادت کروں جب تک کہ وہ توبہ کرکے اسلام میں داخل نہ ہوجائے۔ اس لئے سرکار کی توہین کرنے والے پر فرض ہے کہ کلمہ پڑھ کر اسلام لائے اور توبہ کرے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو وسیلہ بنائے تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو قرآن میں درس دیتا ہے کہ اے مومنو جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر چکے ہو یعنی گناہ کر چکے ہو تو میرے محبوب کے دربار میں حاضر ہو اور اس سے معافی مانگو اگر وہ معاف کردیں تو تمہارے لئے نجات ہے۔

ایک اعرابی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر عرض کرنے لگا، روتے ہوئے بڑے دردمندانہ انداز میں کہا یا رسول اللہ آپ نے جو کہا ہم نے سنا جو آپ پر نازل ہوا اس کو ہم نے پڑھا میں نے گناہ

کر کے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے لئے آپ کی قبر انور پر حاضر ہوا ہوں آپ میری سفارش کر کے میرے گناہوں کو معاف کرائیے اتنا کہنا تھا کہ قبر انور سے آواز آئی اے اعرابی اللہ تبارک تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو بخش دیا۔

آپ غور کیجئے اس اعرابی کو قرآن پر کتنا بھروسہ تھا، کتنا یقین تھا۔ قرآن پر عمل کر کے اعرابی نے کامیابی حاصل کر لی۔ آج بھی اگر ہم قرآن پر عمل کریں قرآن کی کہی ہوئی باتوں پر عمل کریں تو ہمارے سارے گناہ مٹ سکتے ہیں کامیابی ہمارے قدموں میں ہوگی۔ اگر گناہوں کے دلدل میں پھنس گئے ہیں تو ہمارے لئے ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو وسیلہ بنا کر توبہ استغفار کریں اور اس پر قائم رہیں تو ہم گناہوں کے دلدل سے نکل کر نیکیوں کی پر بہار وادیوں میں پہونچ سکتے ہیں۔

مسلمانو! آج ہی توبہ کیجئے اور گناہ نہ کرنے کا عہد اپنے دل میں مستحکم کر لیجئے۔ دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو توبہ کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَ مَاعَلَینَا اِلَّا البَلٰغ

حج کی معلومات پر مشتمل کتاب

حرمین کا سفر

پڑھیں۔

اسلام

نَحمَدُہ وَنَستَعِینُہ وَنَستَغفِرُہ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ

وَنَعُوذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِنْ سَیّاٰتِ اَعمَالِنَا

مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّلَہُ مَن یُّضلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہُ

وَنَشھَدُ اَن لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَنَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ و رسولہ

اَمَّا بَعدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہ تَعالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ

اَعُوذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوااللّٰہ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنتُم مُسلِمُونَ

صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیمُ وَ بَلَّغَنَا رَسُولُہُ النَّبِی الکَرِیمِ

محترم سامعین کرام! ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا معنی و مطلب بیان کرنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں، مناسب ہی نہیں بلکہ انسب سمجھتا ہوں کہ آقائے نامدار مدنی تاجدار سید ابرار و اخیار عرب کے ناقہ سوار شہنشاہ ذی وقار، کائنات کے اولیں فصل بہار، رسولوں کے سردار، دونوں جہاں کے مختار، جانِ جہاں و جانِ بہار، انسانیت کے وقار بے چین دلوں کا قرار، بنیاد کائنات کا معیار، احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہربار میں غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمدٍ بارک
وسلم صلاۃ و سلاماَعیك یا رسول اللہ﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔﴿ یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللہ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ اے ایمان والواللہ سے ڈروجیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہےاور تم حالت اسلام میں مرو۔

دنیا میں خوش نصیب انسان وہ ہے جو مرتے وقت حالتِ اسلام میں ہو، دنیا میں خوش نصیب شخص وہ ہے جس کی زبان پر مرتے وقت لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہو۔دنیا کا خوش نصیب آدمی وہ ہے جوایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے جائے۔دنیا کا خوش نصیب انسان وہ ہے جس کی آخری سانس تک ایمان سلامت رہے،لیکن مسلمان کسے کہتے ہیں، کیا لمبی ڈاڑھی رکھنے کا نام مسلمان ہے۔یوں تو بہت سے سادھواور جوگی داڑھی رکھ لیتے ہیں۔کیا گوشت کھانے کا نام مسلمان ہے، یوں تو بہت سی قومیں گوشت کھاتی نظر آتی ہیں۔کیا کرتا اور پائجامہ پہن لینے کا نام مسلمان ہے ،یوں تو لیڈر اور نیتا کرتا اور پائجامہ پہن لیتے ہیں۔کیا ٹوپی اور پگڑی پہن لینے کا نام مسلمان ہے، یوں تو پنجابی اور دیگر قوم بھی ٹوپی اور پگڑی پہنتی ہیں۔ بلکہ اللہ و رسول کو ماننے کا نام اسلام ہے، اللہ اور رسول کے ہر حکم کو ماننے کا نام اسلام ہے، اللہ اور رسول کے حکم پر جان نچھاور کرنے کا نام اسلام ہے، اللہ و رسول کے نام پر جان و مال کی قربانی دینے کا نام اسلام ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرو، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی سیرت کا جائزہ لوتو معلوم ہوگا کہ اللہ کے پیارے حبیب نے اللہ کے ہر حکم کو بندوں تک پہنچایا، سرکار مدینہ نے پہلے خود ہر حکم پر عمل کر کے بندوں کو دکھایا، اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکایا آپ قانون ساز تھے سب سے پہلے آپ ہر قانون پر عمل کر کے بتایا تا کہ لوگوں کو کوئی اعتراض باقی نہ رہے، اس دور میں لوگ قانون بناتے ہیں خود اس پر عمل نہیں کرتے اسلئے وہ قانون زیادہ دنوں تک نہیں چلتا لیکن میرے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم دیا پہلے اس پر عمل کر کے بتایا ہے، نماز کا حکم دیا تو پہلے نماز پڑھ کر بتایا، روزہ رکھنے کا حکم دیا پہلے روزہ رکھ کر بتایا، قربانی کا حکم دیا تو قربانی پہلے خود کر کے بتایا، خیرات وصدقات کا حکم دیا تو پہلے خود بھوکے رہ کر خیرات کر کے بتایا، لوگوں کو بیوہ عورت سے شادی کرنے کا حکم دیا تو پہلے خود بیوہ عورت سے شادی کر کے بتایا، لوگوں کو صبر کا حکم دیا تو پہلے خود پتھر کھا کر صبر کئے، لوگوں کو تجارت کا حکم دیا تو پہلے خود تجارت کر کے بتایا، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تو پہلے خود پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے دکھایا، یتیموں کے ساتھ شفقت کا حکم دیا تو پہلے خود یتیموں کے سر پر دست شفقت رکھا، جھوٹ نہ بولنے کا حکم دیا تو سب سے پہلے خود کو تصور جھوٹ سے بھی کوسوں دور رکھا، برائیوں سے لوگوں کو روکنے کا حکم دیا تو مہد سے لیکر لحد تک برائیوں سے دور رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو قانون بانی اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے نافذ کیا تھا آج تک قائم ہے اور کل قیامت تک قائم رہے گا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کا ایک نمونہ بتایا، ایک دستور بتایا۔ ایک ضابطہ حیات عطا کیا جس پر چلنا ہمارے لئے آسان ہو گیا۔

دنیا کا قانون

معزز سامعین کرام! آپ دنیا کا جائزہ لیں ، دنیا کے قانون کو بغور دیکھیں معلوم ہوگا کہ سخت سے سخت قانون بنانے کے باوجود برائیاں بڑھتی جا رہی ہیں ، ہزاروں قانون نافذ کرنے کے باوجود جرائم بڑھتے جا رہے ہیں، کیا وجہ ہے کہ برائیوں کا سدّ باب نہیں ہو رہا ہے، آپ غور کریں تو پتہ چلے گا ان سب قانون کو بنانے والا انسان ہے، نافذ کرنے والا انسان ہے اور انسان کے افکار و اذہان محدود ہیں، انسان سے غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ دنیا کا قانون داں جب قانون بناتا ہے تو ماضی اور حال کو دیکھ کر قانون بناتا ہے۔اس لئے وہ قانون مستقبل کے لئے بے سود ہوتا ہے، وہ قانون اتنا مستحکم نہیں ہوتا جو انسان کے لئے ہر دور میں کام آجائے اس لئے وہ قانون ریت کے تاج محل کی طرح تھوڑے دنوں میں زمیں بوس ہو جاتا ہے۔ لیکن اسلام کا قانون وہ قانون ہے جس قانون کا بنانے والا خالق کائنات ہے، پروردگار عالم ہے جو حیّ قیوم ہے اور جس کا نافذ کرنے والا بانی اسلام مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، خالق کائنات کے سامنے ماضی بھی ہے حال بھی ہے، مستقبل بھی ہے، جو ہو چکا اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جانتا ہے جو ہو رہا ہے اسکا بھی علم ہے جو ہونے والا ہے اسکو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جانتا ہے، اس لئے رب تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے ایسا قانون بنا کے بھیجا جو ماضی والوں کے لئے کارآمد ہو جو حال والوں کیلئے بھی کافی ہو جو مستقبل والوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس قانون کا نام رکھا ہے اسلام۔

ہر قوم کو اسلام کی ضرورت

برادران اسلام! اس دور میں اسلامی قانون کی ضرورت ہر ملک والوں کے لئے ضروری ہے، ہر مذہب والوں کے لئے ضروری ہے، ہر قوم والوں کے لئے ضروری ہے، ہر شہر والوں کے لئے ضروری ہے، اگر آپ معاشرہ سے برائیاں ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون کو اپنانا ہوگا، اگر آپ سوسائٹی سے برائیاں ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون کو گلے لگانا ہوگا، اگر آپ سماج سے جرائم دور کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون نافذ کرنا پڑیگا، اگر آپ اپنے شہر سے برائیاں دور کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون جاری کرنا ہوگا، اگر آپ اپنے ملک کے جرائم کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون قبول کرنا ہوگا۔

شراب نوشی

حاضرانِ مجلس! آپ اس دور کا جائزہ لیجئے اپنے معاشرہ کا بغور مطالعہ کیجئے، نافذ کردہ قانون کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ شراب نوشی جرم ہے اشتہارات کے ذریعہ اس کے مضر اثرات کو بتائے جاتے ہیں، پوسٹروں کے ذریعہ لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ شراب نہ پئیں کہ صحت کے لئے مضر ہے لیکن شراب بیچنے والوں پر کوئی پابندی نہیں، لائسنس نکال لیا گیا تو شراب بیچنا کوئی جرم نہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں اس قانون ساز سے جو شراب لائسنس کے ذریعہ بیچی جاتی ہے کیا وہ صحت کے لئے مضر نہیں؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس قانون ساز سے جو شراب لائسنس کے ذریعہ بیچی جاتی ہے کیا وہ شراب پینے کے بعد انسان اپنی عقل و ہوش کھو نہیں بیٹھتا؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس قانون

ساز سے جوشراب لائسنس کے ذریعہ بیچی جاتی ہے کیا وہ شراب پینے کے بعد انسان بھلے اور بُرے کی تمیز کو فراموش نہیں کر دیتا؟ اگر ایسا ہے تو اس قانون ساز کو سوچنا چاہیئے اپنے ذہن کے پردے کو وسیع کرنا چاہیے کہ جو شراب لائسنس لیکے فروخت کرے وہ بھی مجرم جو لائسنس کے بغیر فروخت کرے وہ بھی مجرم، جوشراب پیئے وہ بھی مجرم اور جو شراب پلائے وہ بھی مجرم کیونکہ شراب آخر شراب ہے۔

اگر آپ سچے دل سے معاشرہ سے شراب نوشی ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون کو اپنایئے شراب نوشی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ قرآن مقدس یوں ارشاد فرماتا ہے ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾ آپ سے لوگ جوا اور شراب نوشی کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے دونوں میں بہت بڑا جرم ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق شراب بنانا جرم ہے، شراب بیچنا جرم ہے، شراب کو ہاتھ لگانا جرم ہے، شراب پینا جرم ہے، شراب پلانا جرم ہے، چھپ کے پیئے تو جرم ہے، دکھا کے پیئے تو جرم ہے، اگر معاشرے سے برائی کو دور کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون کو نافذ کرنا ہوگا یہی قانون، قانون الٰہی ہے، جو ہر دور میں کارآمد ثابت ہوگا۔

اسلام سب سے اچھا مذہب

معزز سامعین کرام! دنیا میں جتنے مذاہب ہیں سب سے عمدہ مذہب مذہبِ اسلام ہے۔ اسلام حسن وسلوک میں سب سے آگے ہے۔ اسلام کردار و گفتار میں سب سے آگے ہے، اسلام طہارت و پاکیزگی میں سب سے آگے ہے، اسلام بے

باکی وحق گوئی میں سب سے آگے ہے، اسلام تمام مذاہب پر حاوی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ کوئی مذہب ایسا نہیں جو انسان کی زندگی کے ہر گوشے میں رہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہو،صرف مذہب اسلام ہے جو انسانی زندگی میں ہر جگہ رہنما ثابت ہو رہا ہے۔ بانی اسلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علہ وسلم کی زندگی ہماری جلوت میں رہنمائی کرتی ہے، ہماری خلوت میں رہنمائی کرتی ہے، سفر میں رہنمائی کرتی ہے، حضر میں رہنمائی کرتی ہے، رات میں رہنمائی کرتی ہے، دن میں رہنمائی کرتی ہے، صبح میں رہنمائی کرتی ہے، شام میں رہنمائی کرتی ہے، تجارت میں رہنمائی کرتی ہے، کاروبار میں رہنمائی کرتی ہے، معاملات میں رہنمائی کرتی ہے، گھریلو معاملہ میں رہنمائی کرتی ہے، گویا سرکار کی زندگی ہماری زندگی کے ہر ہر گوشے میں رہنمائی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ دنیا میں کوئی پیشوا ایسا نہیں ہے جس کی زندگی انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ اگر آج دنیا والے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اپنالیں، اگر دنیا والے اسلامی قانون کو نافذ کریں تو سارے ممالک میں امن وامان قائم ہو جائے گا، جرائم ختم ہو جائیں گے تمام برائیاں دور ہو جائیں گی۔

اسلامی قانون سب کے لئے رحمت

اسلامی قانون سب کے لئے رحمت ہے اگر ساری دنیا میں اسلامی قانون نافذ ہو جائے تو مظلوموں کو انصاف مل جائے گا سرمایہ داروں کو امان مل جائے گا،

عورتوں کی عزت وآبرو کی حفاظت ہو جائے گی، کمزوروں کو سہارا مل جائے گا، مسافروں کو چین وسکون مل جائے گا دنیا میں امن وامان قائم ہو جائے گا۔

محترم حاضران مجلس! آج کا قانون بہت کمزور ہے، آج عصمت دری کے واقعات بڑھتے ہی جارہے ہیں، آئے دن کسی نہ کسی لڑکی کی عزت لوٹی جارہی ہے وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف یہ ہے کہ قانون مضبوط نہیں ہے، قانون سخت نہیں ہے اگر لڑکی عصمت دری کی جاتی ہے تو زیادہ سے زیادہ مجرم کو چند ماہ کی سزا ہو جاتی ہے اس کے آگے کچھ نہیں ہوتا مجرم اور دلیر ہو جاتا ہے دوسرے لوگوں کا دل بھی اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے کیونکہ اس سزا سے کوئی خائف نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ زنا بالجبر کی واردات زوروں پر ہے اگر آپ اس برائی کو دور کرنا چاہتے ہیں تو اسلامی قانون کو اپنایئے کیونکہ اسلامی قانون کے مطابق اس جرم کے کرنے والے کو ایسی سزا منتخب ہے کہ اس کے لئے بھی عبرت ہے اور دوسروں کے لئے بھی عبرت ہے۔ اس سزا کو جب دوسرے اپنی آنکھوں سے ایکبار دیکھ لیں گے اس گناہ کو کرنا تو دور کی بات اس کا تصور ذہن میں نہیں لائیں گے کیونکہ زنا کی سزا سنگسار ہے۔ ایک چورا ہے پر زانی اور زانیہ کو کھڑا کر دیا جائے۔ اس پر اتنا پتھر مارا جائے کہ وہ ہلاک ہو جائے۔ جب دنیا والے اس سزا کو دیکھ لیں گے تو دوبارہ اس جرم کو کرنے کی ہمت نہیں کریں گے اور معاشرہ سے یہ برائی خود بخود ختم ہوتی چلی جائے گی۔

اسلام ضابطہ حیات ہے

اسلام کا چشم انصاف سے مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا اسلام ہر چیز کا درس دیتا ہے اسلام زندگی گذارنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں لوگ بزنس کے

نئے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرکے بزنس کو ترقی دیتے ہیں۔ تجارت کو ترقی دیتے ہیں۔ اچھے مال کی قیمت لیتے ہیں اور خراب مال دیتے ہیں اس کو ہوشیاری اور چالاکی کا نام دیتے ہیں۔ تجارت اور بزنس میں سوطرح کے جھوٹ بولتے ہیں اور اس کو پالیسی کا نام دیتے ہیں۔

برادران اسلام بانی اسلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بزنس کیا، تجارت کی اور لوگوں کو تجارت کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس طرح صاف ستھرا تجارت کیا اور لوگوں کو صاف ستھرا تجارت کرنے کا حکم دیا جس کو دنیا فراموش نہیں کرسکتی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح کا مال تمہارے پاس ہو اسی طرح ظاہر کرو اور اسی طرح قیمت لو اپنے کاروبار اپنی تجارت کو جھوٹ کی بنیاد پر فروغ نہ دو، اپنے ہو یا غیر ہر ایک کے سامنے اپنے مال کی اصلیت ظاہر کردو تاکہ مال خریدنے والا بعد میں تم کو دغاباز نہ کہہ سکے، جھوٹا نہ کہہ سکے، سچائی کی بنیاد پر اپنی تجارت کو آگے بڑھاؤ۔ یہ تمہاری تجارت بھی ہوجائے گی اور عبادت بھی۔

اسلام اور مساوات

اسلام اخوت کا درس دیتا ہے، اسلام بھائی چارگی کا سبق سکھاتا ہے، اسلام مساوات کا درس دیتا ہے، اسلام میں غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں ہے، غلام اور آقا میں کوئی فرق نہیں ہے، مسلمان جب نماز پڑھنے مسجد آتے ہیں تو ہر فرق مٹ جاتا ہے، کالے گورے کا فرق ختم ہوجاتا ہے، ذات و نسل کا فرق ختم ہوجاتا ہے، اس لئے مسجد

میں جو پہلے آتا ہے وہ آگے رہتا ہے جو پیچھے آتا ہے وہ پیچھے رہتا ہے۔امیر غریب کاندھے سے کاندھاملا کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔اسی لئے شاعر کہتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

حکایت

برادران اسلام آپ تاریخ کا مطالعہ کیجیے ،فاروق اعظم کے دور خلافت کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا ، جو عدل و انصاف مذہب اسلام میں ہے وہ کسی مذہب میں نہیں ۔ایک مرتبہ ایک جگہ سے کچھ کپڑے آئے جس کو تمام مسلمانوں نے آپس میں تقسیم کرلیا اس وقت خلیفہ فاروق اعظم تھے سبھوں نے کرتا سلوالیا سب کا کرتا کچھ چھوٹا ہوالیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کرتا لمبا تھا، فاروق اعظم خلیفہ وقت ہیں اس کے باوجود ایک شخص نے عرض کرتا ہے اے امیر المومنین کپڑا تو برابر تقسیم کئے تھے پھر آپ کا کرتا لمبا کیسے ہو گیا کیا آپ کپڑا زیادہ لئے تھے جو فاروق اعظم بادشاہ وقت ہیں حاکم وقت ہیں، ان کے رعب و دبدبہ سے ہر کوئی کانپتا ہے ۔اس کے باوجود فاروق اعظم غصہ میں نہیں آتے ہیں ، ناراض نہیں ہوتے ہیں ، کیونکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جانتے تھے ان کا اعتراض کرنا حق ہے ،آپ بہترین انداز میں جواب دیتے ہیں کہ اے شخص سنو جو کپڑا مجھے اور میرے بیٹے کو ملا تھا دونوں کو ملا کر میں نے اپنا کرتا بنوایا ہے۔اتنا سن کر وہ شخص بھی خوش ہو گیا اور اس کا اعتراض بھی ختم ہو گیا۔

برادران اسلام آپ غور کیجئے اگر اس دور میں کسی عہدے دار سے کچھ پوچھا جاتا ہے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور جواب دینا اپنی توہین سمجھتا ہے اگر ایسی خوبی پائی جاتی ہے تو صرف مذہب اسلام میں پائی جاتی ہے۔

محترم سامعین کرام آپ حضرات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود بازار سے بیوہ عورتوں کو سودا لا کر دیتے، یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا کرتے تھے، رات کو بازاروں میں پھرا کرتے اور دیکھا کرتے کہ کوئی مصیبت زدہ مصیبت میں گرفتار تو نہیں ہے، کوئی پریشان حال پریشانی میں مبتلاء تو نہیں ہے۔ اگر کسی پریشان حال کو پاتے تو ان کی مدد کرتے۔

اس دور کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اگر کوئی اونچے عہدے پر فائز ہے تو کسی غریب کا وہاں تک پہنچنا مشکل ہے۔ کوئی پریشان حال ان تک اپنی پریشانی بیان نہیں کرسکتا کیونکہ ان کے پاس غریبوں کے لئے کوئی وقت نہیں۔ اگر غریبوں سے ملنے کا وقت ان کے پاس ہے تو صرف الیکشن کے موقع پر اس کے بعد کبھی اس کے پاس غریبوں کے لئے وقت نہیں رہتا۔ پھر ملک کیسے ترقی کرسکتا ہے۔ اگر امیر اور غریب سب کے لئے یکساں قانون ہے تو صرف مذہبِ اسلام میں۔ اخوت کا درس ہے تو مذہبِ اسلام میں۔

حکایت

برادران ملت اسلامیہ! ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کے ساتھ دوسرے ملک کی طرف سفر کیے، غلام نے عرض کیا اے میرے آقا میں آپ کا

غلام ہوں آپ اونٹ پر بیٹھیے میں نکیل پکڑ کر آگے چلتا ہوں ۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میں مانتا ہوں کہ تو میرا غلام ہے لیکن تو بھی انسان ہے تیرے اندر بھی روح ہے، تجھ کو بھی راحت و مشقت کا احساس ہوتا ہے، لہذا انصاف یہی ہے کہ کبھی اونٹ پر تم بیٹھو اور میں پیدل چلوں اور کبھی تم پیدل چلو میں اونٹ پر بیٹھوں ۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ ایک میل پیدل مالک چلے اور ایک میل پیدل غلام چلے بالآخر جس شہر میں جانا تھا جب وہ قریب آ گیا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باری پیدل چلنے کی آئی اور غلام کی باری اونٹ پر بیٹھنے کی آئی ۔ غلام حیران ہو گیا اور عرض کرنے لگا حضور شہر قریب آ گیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خلیفہ وقت اونٹ کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چلے اور غلام اونٹ پر سوار ہو کر لیکن فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرجدار آواز میں کہا جو میں نے فیصلہ کر دیا ہے وہ ہو کر رہے گا غلام اور آقا نہیں دیکھا جائے گا بلکہ انصاف دیکھا جائے گا آخر جب شہر میں پہونچے تو شہر والوں نے غلام کو خلیفہ وقت سمجھا اس کو عزت کے ساتھ اونٹ سے اتارنے لگے ۔ غلام چلا کر کہا میں خلیفہ نہیں میں تو غلام ہوں خلیفہ یہ ہیں اور غلام نے سارا واقعہ سنایا سب تعجب میں پڑ گئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انصاف دیکھ کر حیران ہو گئے ۔

دیکھا آپ نے جو انصاف مذہب اسلام میں ہے کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتا اسی لئے قانون اسلام تمام قانون پر حاوی ہے قانون اسلام تمام قانون سے افضل ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سبھوں کو قانونِ اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغ

اولیاء اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلَی الْعٰلَمِیْنَ
جَمِیْعًا اَقَامَہ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمتلوّثین
الْخطّائین الھَالکین شفیعاً اَمَّابعد۔ فَقَدْ قَا لَ
اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ الْقُرآنِ الْمَجِید۔ اَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ
الشِیْطٰنِ الرَّجِیمُ اَلآاِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْف
عَلَیھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْن صَدَق اللّٰہ الْعَظِیْم
بَلَّغَنَا رَسُوْلَہُ النَّبِی الْکَرِیْم

محترم حاضران مجلس ہر مقرر ہر واعظ خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت کریمہ یا حدیث پاک کو عنوان سخن بنایا کرتا ہے اسی قانون اور ضابطے کے تحت میں نے بھی قرآن مقدس کی ایک مشہور ومعروف آیت کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور اسی آیت کریمہ کو عنوان سخن بنایا ہے اس آیت کریمہ کے معنیٰ ومطلب بیان کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ اور ہم مل کر سید المرسلین طٰہٰ یٰسین ،غریبوں کا سہارا ،یتیموں کا ماویٰ سید ابرار واخیار مدنی تاجدار ،سیاح لامکاں ، مالک دوجہاں ، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہر بار میں عقیدت ومحبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

﴿اللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمدٍ بارك وسلم صلاة و سلاماَعيك يا رسول الله﴾

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کوارادت ہوتو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے ہوئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

محترم سامعین کرام ابھی ابھی میں نے قرآن مقدس کی جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے﴿ اَلآاِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوۡف عَلَیھِمۡ وَلَاھُم یَحۡزَنُوۡن ﴾ خبردار ہو جاؤ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں نہ انہیں کوئی خوف ہے نہ کوئی غم اس لئے کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں اسے اللہ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے، اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے، اللہ کی رضا سب سے بڑی طاقت ہے، اللہ کی رضا سب سے بڑی قوت ہے، اللہ کی رضا سب سے بڑی عظمت ہے، اللہ کی رضا سب سے بڑی رفعت ہے، اللہ کی رضا سب سے بڑی معراج انسانیت ہے اور اولیاء اللہ کو رضائے الٰہی حاصل ہے۔ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں کسی سے نہیں ڈرتے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہے وہ شہنشاہ وقت سے نہیں ڈرتے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ کسی طاقت ور سے نہیں ڈرتے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ جابر سے نہیں ڈرتے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں کسی درندے سے نہیں ڈرتے ہے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں سانپ اور اژدھا سے نہیں ڈرتے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں کسی

شیر اور چیتا سے نہیں ڈرتے ، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں دریا کی طغیانی سے نہیں ڈرتے ، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں آندھی اور طوفان سے نہیں ڈرتے ۔ اس لئے کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ اللہ سے ڈرتے ہیں دنیا کی کسی چیز سے نہیں ڈرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز اللہ کے ولی سے ڈرتی ہے ۔

ولی کی پہچان

ولی کی پہچان یہ ہے کہ ان کا چہرہ دیکھنے سے خدا یاد آئے ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ سنت مصطفیٰ پر گذرے ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ پُر خار وادیوں میں نگاہ شفقت ڈالے تو لالہ زار بن جائے ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر کام رضائے الٰہی کے لئے ہو ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ کسی سے دشمنی کرے تو اللہ کے لئے کرے ، کسی سے دوستی کرے تو اللہ کے لئے کرے ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ نعمتیں ملے تو شکریہ ادا کرے اور نعمتیں نہ ملے تو شکریہ ادا کرے ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ ہر حال میں رضائے الٰہی پر راضی رہے ، ولی کی پہچان یہ ہے کہ کسی بھی حالت میں زبان پہ شکوہ وشکایت نہ لائے اس لئے کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں سے وہ صبر وشکر کا سراپا مجسمہ ہوتے ہیں ۔

حدیث

حدیث قدسی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے جو میرا ولی ہوتا میں اس کا پیر بن جاتا ہوں ۔ جس سے وہ چلتا ہے ، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے ، میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے ، میں اس کی آنکھ بن جاتا

ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔

برادران ملت حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ولی کا چلنا حقیقت میں خدا کا چلنا ہے، ولی کا دیکھنا حقیقت میں خدا کا دیکھنا ہے، ولی کا سننا حقیقت میں خدا کا سننا ہے اسی طرح جو ولی کہہ دیتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے، ولی اگر پتھر کو سونا کہہ دے تو وہ سونا بن جاتا ہے۔ ولی اگر دریا سے راستہ دینے کے بارے میں کہتا ہے تو وہ راستہ دے دیتا ہے۔ اسلئے کہ زبان تو ولی کہ ہوتی ہے حقیقت میں وہ بات خدا کی ہوتی ہے اس لئے ولی جو کہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے اولیاء کو اختیار عطا فرماتا ہے، ہر دور میں ولی کا ہونا بہت ضروری ہے، ہر ملک میں ولی کا ہونا ضروری ہے، ہر شہر میں ولی کا ہونا ضروری ہے۔ جس کے ماتحت اس شہر کا نظام چلتا ہے، جس کے صدقے و طفیل میں اللہ تبارک و تعالیٰ رحمت نازل کرتا ہے، جس کے وجود کے سبب اللہ تبارک و تعالیٰ آنے والی آفات کو دور فرماتا ہے جس کے وسیلے سے اللہ تبارک و تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے، جس کے وسیلے نامرادوں کو مرادیں ملتی ہیں، جس کے وسیلے سے انسان کا ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔ دنیا سے برائیاں ختم کرنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ ولیوں کو بھیجتا ہے جو تلواروں سے نہیں بلکہ چشمِ بصرت سے تبلیغ کرتے ہیں اور دنیا والوں کو راہِ راست پر لاتے ہیں۔

انتباہ

برادران ملت اسلامیہ جو خرق عادات اولیاء اللہ سے صادر ہو تو وہ کرامت

کہلاتی ہے اگر وہی کسی کافر اور مشرک سے صادر ہو تو استدراج کہلاتا ہے اسی لئے ولی کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ اس سے کرامت صادر ہی ہو اگر اس سے صادر ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مہربانی ہے بلکہ ولی کی شان تو یہ ہے کہ اپنی زندگی کو سنت مصطفیٰ پر ڈھال دے کیونکہ یہ کسی کافر مشرک سے نہیں ہو سکتا۔ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا دریا کے کنارے سے جا رہی تھیں۔ ایک اللہ کے ولی اپنی کرامت دیکھانے کے لئے دریا پر مصلی بچھا کر نماز ادا کرنے لگے۔ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا بھی ولیہ تھیں۔ آپ نے اس ولی کے سر کے اوپر فضاء میں اپنا مصلی بچھا کر نماز ادا کرنے لگیں۔ اس ولی کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا عاجزی وانکساری سے کہنے لگی میں اللہ کی ایک بندی ہوں لیکن تم نے جو کر کے دیکھایا وہ ایک مچھلی بھی کر سکتی ہے یعنی پانی پر تیر سکتی ہے جو میں نے کی وہ ایک پرندہ بھی کر سکتا ہے یعنی فضا میں معلق رہ سکتا ہے۔ ہم کو ایسا کام کرنا چاہیئے جو نہ مچھلی کر سکے نہ پرندہ کر سکے نہ درندہ کر سکے، نہ چرند کر سکے وہ ہے سنت مصطفیٰ پر زندگی گزارنا اور دین محمدی کی تبلیغ کرنا اس لئے کہ مچھلی سنت رسول پر نہیں چل سکتی چرندے سنت رسول پر نہیں چل سکتے، پرندے سنت رسول پر عمل نہیں کر سکتے لہٰذا سنت رسول پر عمل کرنا ہی معراج انسانیت ہے۔

حکایت

برادران اسلام آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ تلواروں سے نہیں بلکہ نظروں سے تبلیغ کرتے ہیں، کوئی عالم دین سالہا سال تک وہ تبلیغ نہیں کر سکتا جو اللہ کے ولی آن واحد میں کرتے ہیں۔ ایک واقعہ آپ

کے سامنے پیش کرتا ہوں، آپ کو خود اندازہ ہوگا کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں، اللہ کی دی ہو طاقت ان کے پاس کتنی ہوتی ہے۔ ایک ہندو بارات ایک شہر سے دوسرے شہر جارہی تھی جس میں ہزاروں افراد موجود تھے چلتے چلتے وہ راستہ بھول گئے کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آیا جس سے پوچھ کر وہ راستہ معلوم کرتا۔ ان لوگوں نے دیکھا ایک درویش اپنی چھونپڑی میں یاد الٰہی میں مشغول ہیں ان میں سے کسی نے کہا اس فقیر سے راستہ دریافت کرنا چاہیے۔ کسی نے اعتراض کیا ان کو کیا راستہ معلوم ہوگا وہ تو درویش ہیں۔ کسی نے کہا آخر پوچھ لینے میں کیا حرج ہے۔ تمام لوگ اس درویش کی چھونپڑی کے پاس گئے اور آواز لگائی بابا ہم راستہ بھول گئے ہیں، بابا ہم راستہ سے بھٹک گئے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ نہیں مل رہا ہے، اتنا سُننے کے بعد وہ درویش باہر آیا اور کہنے لگا تم راستہ سے بھٹک گئے ہو تم کو راستہ بتا دوں یا راستہ دیکھا دوں؟ سبھوں نے ایک زبان ہو کر کہا بابا راستہ دیکھا دیجئے۔ درویش نے کہا تم سب اپنی اپنی آنکھیں بند کر لو تم کو راستہ دیکھا دیتا ہوں۔ سبھوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تو سامنے کعبہ معظّمہ اور مدینہ منورہ نظر آیا۔ وہ درویش کہنے لگا تمہارا سیدھا راستہ یہی ہے، تم ایک مدت سے بھٹکے ہوئے ہو۔ سبھوں نے آنکھ کھول دی اور سبھوں نے لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔ ان لوگوں کو دنیا و آخرت دونوں کا راستہ مل گیا۔ اس کو کہتے ہیں اولیاء اللہ کی تبلیغ کہ آن واحد میں ہزاروں انسان کو حلقہ اسلام میں داخل کر دیا۔ یہ اللہ کے ولیوں کی شان کہ تھوڑی دیر میں عظیم کام انجام دیتے ہیں کہ لوگوں کو حیرت ہو جاتی ہے، آپ تاریخ کا مطالعہ کریں، کتابوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اس طرح بہت سے

واقعات آج بھی تاریخوں کی کتابوں میں درخشندہ ستارے کی طرح چمک رہے ہیں۔ ایک دردناک واقعہ آپ کو سناؤں جس کو سن کر آپ حیرت میں پڑ جائیں گے۔

حکایت

حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بہت بڑے عالم باعمل، متقی اور ولی کامل تھے۔ نوجوان لڑکوں کو دینی تعلیم دیتے، ایک دن کچھ نوجوان دیر سے مدرسہ پہونچے۔ آپ نے پوچھا تم لوگ اتنی دیر کر کے کیوں آئے ان لوگوں نے جواب دیا حضرت آج اتوار کا دن ہے عیسائی سبھی جمع ہو کر گرجا گھر میں عبادت کرتے ہیں۔ ہم لوگ وہیں دیکھنے گئے تھے۔ آپ نے پوچھا تم وہاں سے کون سا کام انجام دے کر آئے ہو وہ نوجوان لڑکے کہنے لگے حضرت ہم مسلمان ہیں گرجا گھر میں ہمارا کیا کام ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ اگلے ہفتہ ہمارے ساتھ چلنا پھر دیکھنا کہ گرجا گھر میں مسلمانوں کا کیا کام ہو سکتا ہے، سب لڑکے تعجب کرنے لگے اور اتوار کا انتظار کرنے لگے، جب اتوار کا دن آیا۔ حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو کر کے لباس پہن کر سبھوں کو ساتھ لے کر گرجا گھر پہنچے، دیکھا کہ شہر کے تمام عیسائی اپنے طور پر ہاتھ باندھے دعاؤں میں مشغول ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی مورتی سامنے رکھی ہوئی ہے۔ حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ علیہ اندر داخل ہوئے اور اس مورتی کے سامنے کھڑے ہو کر سورہ مائدہ کی اس آیت کو سوالیہ انداز میں پڑھنے لگے۔ ﴿یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِیۡ وَ اُمِّیَ اِلٰـہَیۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ﴾ ”اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا“۔

یہ آیت کریمہ سنتے ہی پتھر کی مورتی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گیا اور پھر مورتی زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور ہر ٹکڑا بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھنے لگا اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسو لہ ۔ یہ حال دیکھ کر سارے عیسائی گھبرا گئے حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گئے اور کلمہ طیبہ پڑھ کر سبھی اسلام میں داخل ہو گئے ۔ اس گرجا گھر کی جگہ کو صاف کر کے مسجد بنا دی گئی اور اذان دے کر ظہر کی نماز ادا کی ۔

حضرت نے اپنے شاگردوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھا تم نے کہ گرجا گھر میں مسلمانوں کا کیا کام ہوتا ہے ۔ یہ سن کر شاگردوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور حضرت کی دست بوسی کرنے لگے ۔ برادران اسلام دیکھا آپ نے حضرت نساج نے آن واحد میں ایک آیت کریمہ کے ذریعہ ہزاروں عیسائیوں کو مسلمان بنا دیا ۔ ولی کی نگاہ میں وہ تاثیر ہے کہ آن واحد میں تقدیروں کو بدل دیتی ہے، ولی کی نگاہ چور کو ولی بنا دیتی ہے، ولی کی نگاہ فاحشہ کو عابدہ بنا دیتی ہے، ولی کی نگاہ بت پرست کو خدا پرست بنا دیتی ہے، ولی کی نگاہ کفر و شرک کو ایماں سے بدل دیتی ہے، ولی کی نگاہ ڈوبتی کشتی کو کنارے لگا دیتی ہے، ولی کی نگاہ مُردوں میں جان ڈال دیتی ہے، ولی کی نگاہ لوح محفوظ تک پہونچتی ہے ۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

لوح محفوظ

برادران اسلام! لوح محفوظ اولیاء کے پیش نظر ہوتا ہے۔ جو اللہ کے ولی ہو تے ہیں آنکھیں بند کرتے ہی لوح محفوظ کو دیکھ لیتے ہیں ایک اللہ کے مقدس ولی ایک شخص کے یہاں دعوت کھانے گئے جب کھانے کیلئے دستر خوان لگایا گیا اور ہاتھ دھونے میں مصروف ہو گئے جب لوٹے کا پانی صرف ہو گیا۔ حضرت اسی طرح ہاتھ دھوتے رہے اس کے بعد آنکھیں کھولے اور بولے کھانا لگاؤ، کھانے کے بعد ان کے مریدین مودبانہ عرض کئے، حضور آج خلاف عادت بہت دیر تک ہاتھ دھوتے رہے۔ اس مقدس اللہ کے ولی نے فرمایا جب میری نظر لوح محفوظ پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ صاحب خانہ کا نام دوزخیوں میں لکھا ہوا ہے مجھے گوارا نہ ہوا کہ جس کے یہاں میں دعوت کھاؤں اس کا نام دوزخیوں میں رہے اس لئے میں آنکھیں بند کر کے اس کا نام مٹا کر جنتیوں میں لکھ رہا تھا اس لئے مجھ کو ہاتھ دھونے میں اتنی دیر لگ گئی۔

برادران ملت ایک بات عرض کرتا چلوں۔ قضا دو طرح کی ہوتی ہے ایک قضا مبرم اور ایک قضا معلق۔ تو قضا معلق عبادات، صدقات اور دعاؤں سے ٹل جاتی ہے اور قضا مبرم صرف اللہ کے ولیوں کی دعاؤں سے ٹلتی ہے۔ تو دیکھا آپ نے لوح محفوظ اللہ کے ولیوں کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ اللہ کے ولی اپنی زندگی کے ہر ہر گوشے کو اللہ کی مرضی کے مطابق گذارتے ہیں، ان کا سونا رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے، ان کا جاگنا رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے، ان کا شادی کرنا رضائے الٰہی کے لئے ہوتا

ہے،ان کا بیوی سے تعلق رکھنا رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے، جواللہ کا ولی ہوتا ہے وہ رضائے نفس کے لئے کوئی کام نہیں کرتا۔ایک واقعہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ کوخود اندازہ ہوجائے گا کہ اللہ کے ولی اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے۔

حکایت

ایک اللہ کے ولی رات کو بیدار ہونے کے بعد اپنی بیوی سے ملتے ہیں اور اپنی بیوی سے کہتے کھیر پکاؤ۔وہ فرمانبردار بیوی کھیر پکاتی ہے۔اللہ کے ولی بیوی سے کہتے ہیں کہ فلاں جگہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اس کو کھیر کھلا کے آؤ۔بیوی کہتی ہے کہ راستے میں ایک ندی پڑتی ہے اسے کیسے پار کروں۔وہ اللہ کے برگزیدہ ولی بیوی سے کہتے ہیں جاؤ اور ندی سے کہ دینا کہ مجھ کو ایسا شخص نے بھیجا ہے جو اپنی بیوی سے کبھی صحبت نہیں کیا۔عورت جا کر یہی کہتی ہے ندی یہ سنتے ہی اپنا سینہ چاک کر لیتی ہے اور عورت کو جانے کے لئے راستہ دے دیتی ہے۔عورت ندی پار کر کے اس جگہ پہنچی۔ دیکھا ایک شخص عبادت الٰہی میں مشغول ہے۔کھیر اس کے سامنے رکھ دیتی ہے۔وہ شخص وہ کھیر کھا لیتا ہے۔عورت کہنے لگتی ہے کہ میں واپس جاتے وقت کیسے ندی پار کروں؟ وہ شخص کہنے لگا جاؤ اور اس ندی سے کہہ دو کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آ رہی ہوں جس نے کبھی کھایا پیا نہیں ہے۔وہ عورت واپس آتی ہے اور ندی سے کہتی ہے اے ندی میں ایسے شخص کے پاس سے آ رہی ہوں جو اپنی زندگی میں کھایا پیا نہیں ،ندی میں راستہ نمودار ہوتا ہے۔وہ عورت گھر واپس آتی ہے اور اپنے شوہر سے عرض کرتی ہے کہ معاملہ سمجھ میں نہیں آتا بظاہر تو جھوٹ معلوم ہو رہا ہے ۔وہ اللہ کے ولی کہتے ہیں کہ سن میں نے کبھی تم سے رضائے نفس کے لئے صحبت نہیں کی

بلکہ رضائے الٰہی کے لئے صحبت کی ہے وہ شخص جو کھیر کھایا وہ اپنی بھوک مٹانے کے لئے نہیں کھایا بلکہ رضائے الٰہی کے لئے کھایا تا کہ موت واقع نہ ہوجائے اس لئے میرا ملنا ملنا نہیں ہے اور اس کا کھانا کھانا نہیں ہے۔

برادران اسلام دیکھا آپنے جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں ہر کام رضائے الٰہی کے لئے کرتے ہیں اسی لئے ان کے کہنے پر ندی بھی راستہ دیتی ہوئی نظر آتی ہے، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ جنت کی لالچ میں اللہ کی عبادت نہیں کرتے، بلکہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عبادت کرتے ہیں، جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ رضائے الٰہی کے لئے عبادت کرتے ہیں۔

رابعہ بصری

ایک دفعہ رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لئے ہوئے جارہی تھیں۔ لوگوں نے دریافت کیا اے رابعہ بصری تو کہاں جارہی ہے تو رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں یہ آگ ہے اس سے جنت میں آگ لگا دوں گی اور یہ پانی ہے اس سے دوزخ کو بجھادوں گی تا کہ لوگ رضائے الٰہی کے لئے عبادت کریں۔ میں دیکھتی ہوں کہ کوئی اس لئے عبادت کرتا ہے تا کہ جنت مل جائے کوئی اس لئے عبادت کرتا ہے تا کہ دوزخ سے چھٹکارا حاصل ہوجائے۔ کوئی رضائے الٰہی کے لئے عبادت نہیں کرتا۔ جب جنت اور دوزخ کا وجود ختم ہوجائے گا تو لوگ رضائے الٰہی کے لئے عبادت کریں گے اور یہی عبادت اصل عبادت ہے۔

برادران اسلام معلوم ہوا کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں انہیں نہ دوزخ کا غم ہے نہ جنت کی خوشی ہے، انہیں تو صرف اللہ کی رضا چاہیئے یہی ان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ کے ولی رضائے الٰہی کے لئے اپنی جان تک قربان کردیتے ہیں۔

برادران اسلام اللہ کے ولی کبھی نہیں مرتے بلکہ وہ مزاروں میں زندہ رہتے ہیں اور بعد وفات دوسروں کی مدد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، دوسروں کی دستگیری بھی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بعد وفات بھی دین کی تبلیغ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک واقعہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ کا ایمان تازہ ہوجائے گا اور آپ کو معلوم ہوجائے گا کی جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ بعد وفات بھی لوگوں کو راہ راست پر لاتے ہیں۔

تبلیغ دین

اللہ کے ایک ولی اپنی زندگی میں لوگوں کو رشد وہدایت کرتے رہے، تبلیغ دین کرتے رہے۔ ان کی شہرت اطراف واکناف میں پھیل گئی لوگ جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضری دیتے اور فیض حاصل کرتے۔ جب ان کی زندگی کا آخری وقت آگیا تو ان کے مریدین نے عرض کیا حضور آپ کا مزار کہاں بنایا جائے۔ ولی کامل نے ارشاد فرمایا اگر تم اپنا وعدہ پورا کرو تو میں وصیت کروں۔ تمام مریدین نے کہا حضور آپ کے لئے ہم اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہیں آپ وصیت تو کیجئے ہم انشاءاللہ ضرور پوری کریں گے تو ولی کامل نے کہا جب میری روح قفس عنصری سے پرواز کرجائے تو میرا جنازہ

کاندھے پر اٹھانا اور چلتے رہنا جب تھک جاؤ جنازہ رکھ دینا اور آرام کرنا پھر دوبارہ جنازہ اٹھانا اور آگے چلتے رہنا جس جگہ میرا جنازہ زمین سے نہ اُٹھے اسی جگہ مجھے سپرد خاک کر دینا۔ ولی کامل کے وصال کے بعد مریدوں نے ایسا ہی کیا ایک مدت تک جنازہ لے کر چلتے رہے نہ لاش خراب ہوتی ہے نہ جنازہ زمین سے لگتا ہے۔ ایک مدت کے بعد شام کے وقت مریدوں نے ایک مندر کے سامنے لاش رکھی اور وہیں ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن مندر کا پجاری باہر آیا اور اعتراض کیا تم لوگ مسلمان ہو ہماری مندر کو چھوت لگ جائے گی ۔تم لوگ یہاں سے جاؤ۔ تمام مسلمانوں نے کہا ہم مندر سے باہر رات گذارہ کریں گے صبح یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ آخر کار مسلمان رات وہیں بسر کئے اور صبح جب جنازہ اٹھانے لگے تو جنازہ زمین سے اٹھتا ہی نہیں تھا، لوگ پریشان ہو گئے، ہزاروں کوششیں کیں۔ سبھوں نے زور لگایا ہندو مسلمان سب نے مل کر کوششیں کیں لیکن جنازہ نہیں اٹھا ۔آخر کار یہ ماجرہ دیکھ کر تمام ہندو اور پجاری اسلام لائے اور ولی کامل کا مزار وہیں بنایا گیا اور مندر کو توڑ کر وہیں ایک مسجد بنائی گئی۔

اس ولی کامل نے بعد وفات بھی ہزاروں ہندوؤں کو اسلام میں داخل کرایا۔

برادران اسلام دیکھا آپ نے کہ اللہ کے ولی مرنے کے بعد بھی تبلیغ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ایک مدت تک ان کی لاش خراب بھی نہ ہوئی۔ عام آدمی کی لاش دو تین روز تک خراب ہو جاتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ولی اور عام آدمی میں آسمان و زمین کا فرق ہے، ولی کی شان عام آدمی سے ہزاروں درجہ زیادہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سبھوں کو اولیاء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وَ مَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلٰغ

جہاد

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَامُحَمَّداً

صلیّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلّم عَلَی الْعٰلمِینَ

جَمِیْعاً اَقَامَه یَوم القِیَامَةِ لِلمُذْنِبِیْنَ المتلوثین

الخطائِینَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعاً اَمَّابَعْدُ فَقَدْ قَالَ

الله تعالیٰ فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من

الشیطان الرجیم اَلَّذین اٰمنوا وھاجروا

وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ باموالھم و اَنْفُسِہِمْ

اعظم درجة عند الله واولٰئك ھم الفائزون

صدق الله العظیم و بلغنا رسوله الکریم

برادران اسلام آئیے سب سے پہلے سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا امام المرسلین، شفیع المذنبین، طٰہٰ ویٰس، سیاح لامکاں، مالک انس وجاں، سید ابرار و اخیار، شہنشاہ ذی وقار، کائنات کے اولیں فصل بہار، رسول اعظم، نیر اعظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہر بار میں نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمدٍ بارك وسلم صلاة و سلاماً علیك یا رسول الله﴾

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں

نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال وجان سے اللہ کی راہ میں لڑے ، اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہ ہی مراد کو پہونچے"۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ وہی لوگ کامیاب ہیں وہی لوگ مراد کو پہونچے جو ایمان لاکر اللہ کی راہ میں جہاد کئے۔ جہاد کیا ہے۔ برادران ملت! جہاد اپنے دامن میں بہت سے مفہوم کو چھپا رکھا ہے۔ جہاد کا مفہوم وسیع سے وسیع تر ہے۔ اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کردینے کا نام جہاد ہے، اللہ کی راہ میں موت کو گلے لگانے کا نام جہاد ہے، ہزاروں زخم کھانے کے باوجود زبان پر شکایت نہ لانے کا نام جہاد ہے ،اپنی اولاد کی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کردینے کا نام جہاد ہے، اپنے نفس کی ہر خواہشات کو کچل دینے کا نام جہاد ہے، جو اپنی پیاری جان کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں وہ شہید کہلاتے ہیں۔ اور شہید کا درجہ بہت بلند ہوتا ہے۔ اور ہونا بھی چاہیے کیوں کہ یہ نعمت دولت سے حاصل نہیں کی جاسکتی ہے بلکہ اپنی جان کی قربانی پیش کر کے حاصل کی جاتی ہے۔ جو چیز جان دیکر حاصل کی جائے یقیناً وہ چیز قیمتی ہونا چاہیئے۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ مجاہدین اسلام بڑی مصیبتیں اٹھا

کر دوسروں تک اپنا پیغام پہنچائے ہیں۔تپتی ہوئی ریت پر ننگے پاؤں سے اپنی منزل تک پہونچے ہیں۔ بڑے بڑے چٹانوں سے ٹکرا کر اسلام کو بچائے ہیں خود تکلیفیں اٹھائے ہیں لیکن اسلام پر آنچ نہیں آنے دئے۔مجاہدین اسلام نے کبھی اپنی قلت کو مدنظر نہیں رکھا صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے اپنا قدم آگے بڑھایا۔بھوک پیاس سے ضرور نڈھال ہو گئے لیکن باطلوں کے آگے کبھی مات نہیں کھائے۔مجاہدین اسلام جب نعرہ تکبیر لگا کر میدان میں اترتے تو شیروں کے پاؤں بھی میدان سے اکھڑ جاتے۔مجاہدین اسلام جب میدان میں آتے ہیں تو ان کے دل میں دو ہی مقصد ہوتے ہیں اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کر دینا یا باطلوں کو شکست دے دینا۔آپ تاریخ کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ ایسے ایسے واقعات موجود ہیں جو دنیا والوں کے لئے درسِ عبرت ہیں۔

طارق ابن زیاد

آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ طارق ابن زیاد ایک بہادر اور نڈر مجاہد اسلام ہیں۔ایک مرتبہ مختصر لشکر کو لے کر باطلوں کو کچلنے کے لئے کشتی پر سوار ہو کر دریا پار کرتے ہیں۔ جب دریا پار کر لئے تو تمام مجاہدین اسلام کو مخاطب کر کے خطبہ دیا کہ ہماری جان و مال اللہ کے لئے ہے ہمیں نہ اپنی جان پیاری ہے نہ مال پیارا ہے۔بلکہ سب سے زیادہ پیارا اسلام ہے۔تم میں سے جو واپس جانا چاہئے واپس جا سکتا ہے۔ابھی بھی کشتی موجود ہے اسلئے کہ جنگ سے پہلے میں کشتیاں جلا دوں گا

تا کہ دوران جنگ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بھاگنے کے لئے کشتیاں موجود ہیں۔ جب کشتیاں جلا دی جائیں گی تو تمہارے سامنے دو ہی راستے رہ جائیں گے، باطلوں کو کچل دو یا پیچھے دریا میں ڈوب مرو بھاگنے کا کوئی راستہ رہ نہیں جائے گا۔ اتنا سننے کے بعد سبھوں نے کہا کہ آپ کشتیاں جلا دیجئے ہم مارنے اور مرنے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت طارق ابن زیاد نے کشتیاں جلا دیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مجاہدین اسلام بہادری سے لڑ کے باطلوں کو کچل دیا اور پرچم اسلام کو بلند کر دیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسلمانوں کو جہاد کے لئے پکارتے، جو جس حالت میں ہوتے تھے دوڑتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو جاتے۔ بوڑھے ہوں یا جوان، بچے ہوں یا کمزور سب جہاد کے لئے جوش وخروش کے ساتھ حاضر ہو جاتے۔

حضرت حنظلہ

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کے لئے پکارا، ہر کوئی ڈورتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بھی سنے، حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شادی نئی نئی ہوئی تھی۔ آپ کو نہانے کی حاجت تھی لیکن آپ نے تاخیر کرنا مناسب نہ سمجھا اور دل میں خیال آیا کہ تاخیر کرنے میں گناہ گار نہ ہو جاؤں، آپ اسی حالت میں لڑائی کے لئے میدان میں حاضر ہو گئے اور بہادری کے ساتھ کفار کو تہ تیغ کرتے رہے آخر کار آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد سرکار نے حکم دیا شہیدوں کو اٹھا لاؤ، صحابہ کرام شہیدوں کو اکٹھا کئے لیکن حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش غائب تھی،

تھوڑی دیر کے بعد دیکھتے ہیں کہ آسمان سے فرشتے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش کو نہلا کر اور کفن پہنا کر زمین کی طرف لا رہے ہیں اسی لئے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا لقب غسیل الملائکہ پڑ گیا۔ برادران اسلام دیکھا آپ نے شہیدوں کا مرتبہ، اگر نہانے کی ضروت تھی تو فرشتوں نے ادب واحترام کے ساتھ غسل دیا اور قیامت تک کے لئے غسیل الملائکہ لقب پڑ گیا۔

افضل الجہاد

حضور اکرم نورِ مجسم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ﴿ اَفۡضَلُ الۡجِهَادِ كَلِمَةُ حقٍ عندَ السُّلطانِ الجَابِرِ﴾ یعنی کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہہ دینا بہترین جہاد ہے۔ دین اسلام کے علمائے حق مجاہدانہ شجاعت کے ساتھ حق بات بادشاہ کے سامنے کہے ہیں۔ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر حق بات کو ظاہر کئے ہیں۔ تلواروں کی دھار پر اپنی گردن کو رکھ کر نیکی کی ہدایت کئے ہیں اور برائیوں سے روکے ہیں۔ بڑے بڑے ظالم و جابر بادشاہوں کے تخت و تاج کو اپنے پیر سے ٹھوکر مار دیئے ہیں۔

حق کے لئے جان کی قربانی

علامہ یعقوب بن اسحٰق بہت ہی جلیل القدر عالم دین اور حق گو تھے بغداد کے ظالم و جابر بادشاہ متوکل باللہ کے دونوں فرزندوں کے استاد تھے۔ دربار شاہی میں آپ کی کافی عزت تھی۔ لوگ ادب واحترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ایک دن آپ

دربار شاہی میں تشریف فرماتھے دوران گفتگو بادشاہ متوکل باللہ نے آپ سے سوال کیا کہ یہ میرے دونوں فرزند آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں یا حضرت امام حسن اور امام حسین؟ یہ سوال سنتے ہی علامہ یعقوب بن اسحاق کے اسلامی خون میں زلزلہ آگیا اور انہوں نے غضبناک لہجہ میں کہا ''اے متوکل خدا کی قسم میرے نزدیک امام حسن اور امام حسین تو بڑی بات ہے امام حسن اور حسین کا ادنیٰ غلام میرے نزدیک تجھ سے اور تیرے دونوں بیٹوں سے لاکھ درجے بہتر اور محبوب ہے'' اتنا سننا تھا کہ ظالم بادشاہ آگ بگولہ ہوگیا اور جلاد کو حکم دیا کہ علامہ یعقوب بن اسحٰق کی زبان کھینچ لی جائے۔ چنانچہ اس حق گو عالم ربانی کی زبان کھینچ لی گئی اور وہ شہید ہوگئے، برادران ملت دیکھ لیا آپ نے کہ اپنی جان دے دی لیکن حق بات کہہ کر رہے۔ اسی لئے کسی شاعر نے کیا خوب ہی کہا ہے۔

مردِ حق باطل کے سامنے مات کھا سکتا نہیں

سر کٹا سکتا ہے لیکن جھکا سکتا نہیں

شہید کون ہے

آپ تاریخ کا مطالعہ کرتے جایئے آپ کو ایسے ایسے ہزاروں واقعات ملیں گے کہ علمائے حق اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر حق بات کہے ہیں تیمور لنگ بادشاہ کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ یہ ایک مشہور بادشاہ ہے۔ بہت ہی ظالم اور جابر بادشاہ تھا جب کسی شہر کو فتح کرتا تو وہاں کے علماء کو بلا کر غلط قسم کو سوالات کرتا اور ان کے جوابوں کو بہانہ بنا کر انہیں شہید کر دیتا چنانچہ تیمور لنگ بادشاہ نے حلب شہر فتح کر لیا، شہر میں قتل عام کرایا،

ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا، بچوں کے سروں سے باپ کا سایہ اٹھ گیا، بہت سی عورتیں بیوہ ہوگئیں، اس کے بعد تیمور لنگ بادشاہ نے تمام علماء کو اپنے دربار میں بلا کر سوال کیا کہ کل کی جنگ میں ہمارے اور تمہارے بہت سے آدمی قتل ہوئے ان میں ہمارے لوگ شہید ہیں یا تمہارے؟ یہ سوال سن کر علماء گھبرا گئے مگر علامہ ابن شمنہ جواب دینے کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا سنو! حدیث شریف میں ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص مال غنیمت کے لالچ میں جنگ کرتا ہے اور ایک شخص اپنی ناموری کے لئے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص راہ خدا میں حق کے لئے لڑتا ہے تو ان میں شہید کون ہے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں جس نے خدا کی راہ میں حق بات کے لئے جنگ کی وہی شہید ہے۔ اس حدیث کے مطابق کل کی جنگ میں جو لوگ خدا کی راہ میں حق بات کے لئے لڑ کر قتل ہوئے وہی شہید ہے۔

بادشاہ تیمور لنگ اس حدیث پاک کو سن کر حیران ہوگیا اور بے ساختہ اس کی زبان سے نکل گیا کہ بالکل سچ ہے۔ تمام درباری حیران رہ گئے کہ عالم ربانی حق بات کہنے میں کسی سے نہیں ڈرتے ہیں بلکہ حق بات کہہ دیتے ہیں وہ صرف خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں اسلام کی عظمت اور حق بات کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔

امام حسین

برادران اسلام آپ تاریخِ کربلا کا مطالعہ کیجئے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ امام حسین نے کس کے سامنے حق بات کہی۔ امام حسین نے کس کے ساتھ جہاد کیا، امام

حسین نے حق کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کردی، امام حسین نے حق بات کے لئے اپنی اولاد کی قربانی پیش کردی، امام حسین نے حق بات کے لئے دوست واحباب کی قربانی پیش کردی، امام حسین نے حق بات کے لئے جوان بیٹوں کی قربانی پیش کردی، امام حسین نے حق بات کے لئے ننھے معصوم بچوں کی قربانی پیش کردی۔ اگر امام حسین یزید کے ہاتھوں پر بیعت کر لیتے تو دولت امام حسین کے قدموں میں ہوتی، اگر امام حسین یزید کے ہاتھوں پر بیعت کر لیتے تو ہزاروں لشکر وسپاہ آپ کے قبضے میں ہوتے، اگر امام حسین یزید کے ہاتھوں پر بیعت کر لیتے تو دنیا کا عیش وآرام آپ کے قدموں میں ہوتا۔ برادران اسلام امام حسین سے یہ مطالبہ نہیں کیا جارہا تھا کہ اپنے نانا جان کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دو، امام حسین سے یہ مطالبہ نہیں کیا جارہا تھا کہ نماز پڑھنا چھوڑ دو، امام حسین سے یہ مطالبہ نہیں کیا جارہا تھا کہ تلاوت قرآن چھوڑ دو، امام حسین سے یہ مطالبہ نہیں کیا جارہا تھا کہ خانہ کعبہ کا حج کرنا چھوڑ دو، امام حسین سے یہ مطالبہ نہیں کیا جارہا تھا کہ اپنے نانا کہ روضہ اقدس پر حاضری دینا چھوڑ دو، امام حسین سے یہ مطالبہ نہیں کیا جارہا تھا کہ اپنے نانا کہ مقدس شہر کو چھوڑ دو، بلکہ امام حسین سے صرف اور صرف اس بات کا مطالبہ کیا جارہا تھا کہ فاسق کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ اور تمام لوگوں کو فاسق کے ہاتھ پر بیعت ہو جانے دو۔ امام حسین حق بات کہنے سے کیسے چپ رہ سکتے تھے امام حسین کو معلوم تھا فاسق کے ہاتھ پر بیعت ہو جانا حق کو چھپانا ہے، اسی لئے امام حسین اپنی جان کی قربانی دیکر حق بات کو بلند کر کے رہے۔ امام حسین اپنی اولادوں کی قربانی دے کر حق کے پرچم کو بلند کئے، امام حسین دنیا کے عیش وآرام کو ٹھکرا دیئے لیکن حق بات کہنے سے خاموش

نہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا آج تک امام حسین کو یاد کرتی ہے اور انشاءاللہ قیامت تک یاد کرتی رہے گی۔

برادران اسلام آپ بھی حق بات کہنے سے پیچھے نہ ہٹیں چاہے آپ کی جان چلے جائے کیونکہ حق بات کہنا بھی جہاد ہے جو اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں جس کا ایمان پختہ ہوتا ہے وہ حق بات کہنے سے کبھی نہیں ڈرتا، کسی حاکم کے سامنے حق بات کہنے سے کبھی نہیں ڈرتا اس لئے کہ پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا سب سے بہترین جہاد ہے۔ لہذا آپ بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے حق بات کہنے پر خاموش نہ رہیں۔

مردِ حق باطل کے آگے مات کھا سکتا نہیں
سر کٹا سکتا ہے لیکن سر جھکا سکتا نہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ حق بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَ مَاعَلَیْنَا اِلَّا البَلٰغ

عظمت مصطفی

نحمده وَنَستَعِینُه وَنَستَغفِرُہ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیهِ وَنَعُوذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَامَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّلَهُ مَنْ یُضلِلهُ فَلَا هَادِیَ لهُ وَنَشھَدُ اَن لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ونَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہُ و رسوله اَمَّا بَعدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہ تَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ اَعُوذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم ولَسَوفَ یُعطِیكَ رَبُّكَ فَتَرضٰی صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم وَ بَلَّغَنَا رَسُولَهُ النَّبِی الکَرِیم

برادران اسلام ہر واعظ ہر مقرر خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت کریمہ یا حدیث پاک کو اپنا عنوان سخن بنایا کرتا ہے۔ اسی قانون اور ضابطہ کے تحت میں نے بھی قرآن مقدس کی مشہور و معروف آیتِ کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اور اسی کو اپنا عنوان سخن بنایا ہے۔ چمنستان رضوی کے مہکتے پھولو، شمع رسالت کے پروانو، حیدر قرار کے شیدائیو، غوث اعظم کے عقیدت مندو، غریب نواز کے فدائیو، مرکز اہلسدت فاضل بریلوی کے متوالو، آیئے آیت مذکور پر روشنی ڈالنے سے پہلے آپ اور ہم مل کر سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا امام المرسلین، شفیع المذنبین، طٰہٰ و یٰسں، سیاح لامکاں، مالک انس و جاں، سید ابرار و اخیار، شہنشاہ ذی وقار، کائنات کے اولیں فصل بہار، رسول اعظم، نیر اعظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت

حاصل کریں۔ ﴿اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمد بارک وسلم صلاۃ و سلاماًعیك یا رسول اللہ﴾

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانے
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

گود میں عالم شباب حال شباب کچھ نہ پوچھ
گلبن باغ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

برادران ملت اسلامیہ ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی شان اقدس میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ولَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرضٰی﴾ اے محبوب عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا عطا کرے گا کہ تو راضی ہو جائے گا، آپ تاریخ پڑھئے تو معلوم ہوگا کہ آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو دل میں یہی ارمان رہا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی رہے، نوح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو دل میں یہی خواہش رہی کہ اللہ مجھ سے راضی رہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے تو دل میں یہی ارمان مچلتا رہا کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے ، حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے تو دل میں یہی شوق موجزن رہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے تو دل میں یہی تمنا رہی کہ اللہ تبارک تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ دنیا میں جتنے اولیاء اللہ ہیں سبھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ ہر انسان اللہ کی رضا چاہتا ہے، چرند و پرند اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں، شجر حجر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے

ہیں، بحر و بر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے، خشک و تر اللہ کی رضا چاہتا ہے، شمس و قمر اللہ کی رضا چاہتا ہے، باغوں کے بلبل اللہ کی رضا چاہتا ہے، چاند کی چاندنی اللہ کی رضا چاہتی ہے، تمام فرشتے اللہ کی رضا چاہتے ہیں، لوح و قلم اللہ کی رضا چاہتا ہے، عرش و کرسی اللہ کی رضا چاہتی ہے، ساری دنیا اللہ کی رضا چاہتی ہے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کی رضا چاہتا ہے۔ ﴿ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ﴾

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

معراج مصطفیٰ

اللہ تبارک تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو معراج عطا کی ہے، آدم علیہ السلام کو معراج نصیب ہوئی تو اسی دھرتی پر، نوح علیہ السلام کو معراج ہوئی تو اسی دھرتی پر، ابراہیم علیہ السلام کو معراج ہوئی تو اسی آسمان کے نیچے ہوئی، اسمٰعیل علیہ السلام کو معراج ہوئی تو اسی دھرتی کے اوپر ہوئی، موسیٰ علیہ السلام کو معراج ہوئی تو اسی زمین پر ہوئی، داؤد علیہ السلام کو اسی زمین پر معراج ہوئی، جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو معراج عطا کیا تو مکہ کی گلیوں میں نہیں، مدینہ کی گلیوں میں نہیں، عرب کی سرزمین میں نہیں اسی دارگیتی میں نہیں، غار حرا میں نہیں، طائف کے بازار میں نہیں، خانہ کعبہ میں نہیں، بیت المقدس میں نہیں بلکہ آسمان سے آگے، سدرہ سے آگے، لوح و قلم سے آگے، قوس و قزح سے آگے، قاب و قوسین سے آگے، مکاں سے آگے، لا

مکاں سے آگے، یوں کہئے کہ آگے سے بھی آگے بلا کر معراج سے نوازا۔ محترم سامعین کرام اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو وہ عظمتیں عطا کی کہ آج تک کسی کو ملی ہیں۔ نہ کسی کو مل سکتی ہیں۔

خواہش مصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تم کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف'' اس آیت کریمہ میں بظاہر قبلہ بدلنے کا حکم ہو رہا ہے مگر ایمانی نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہو رہی ہے، سرکار کی عظمت ظاہر ہو رہی ہے، پیارے حبیب کی عظمت ظاہر ہو رہی ہے اس لئے کہ تمام انسانوں کا کعبہ سرکارِ مدینہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اسی لئے تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

ہجرت کے بعد حضور صلی اللہ السلام بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہود و نصاریٰ کا کعبہ بھی یہی تھا اس بات پر یہودی طعنہ دیتے کہ حضور علیہ السلام تمام احکام میں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اس اعتراض کی وجہ سے حضور علیہ السلا کو رنج ہوتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ

کعبہ کا بنانے والا حضرت ابراھیم علیہ السلام ہیں اور حضور علیہ السلام ابراہیمی ہیں۔
حضور علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کی خانہ کعبہ قبلہ ہو جائے۔ ایک دن حضرت جبرئیل
سے فرمایا کہ اے جبرئیل میرا دل یہ چاہتا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز پڑھوں۔ جبرئیل
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو بندہ خدا ہوں بغیر حکم کے کچھ نہیں کرسکتا آپ حبیب اللہ
ہیں آپ کی دعائیں رد نہیں کی جاتی ہیں۔ یہ کہہ کر جبرئیل چلے گئے۔ حضور علیہ السلام
وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف سر اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ محبوبانہ
ادا بہت پسند آئی اور فرمایا اے محبوب ہم تمہاری پیاری پیاری ادا کو دیکھ رہے ہیں۔ اچھا
اے محبوب ہم اسے قبلہ بنا دیتے ہیں جسے آپ پسند فرمائیں اپنا رخ اسی طرف کر لیجئے
جو قبلہ آپ کو پسند ہو۔ حضور علیہ السلام کی حالت نماز ہی میں اپنا چہرہ اقدس بیت المقدس
سے مسجد حرام کی طرف پھیر لئے اور سارا زمانہ خانہ کعبہ کی طرف پھر گیا۔

عظمت مصطفیٰ

موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے توریت عطا کی تو کوہ طور پر بلا
کر عطا کی لیکن حضور علیہ السلام کو قرآن دینا ہوا تو کسی ایک جگہ بلا کر قرآن عطا نہیں کیا
۔ اگر غار حرا میں ہیں تو جبرئیل قرآن وہیں لیکر حاضر ہو رہے ہیں۔ اگر آپ مکہ کی گلیوں
میں ہیں جبرئیل قرآن لے کر وہیں حاضر ہو رہے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں ہیں تو جبرئیل
قرآن لے کر وہیں حاضر ہو رہے ہیں اگر غزوہ ہیں تو جبرئیل قرآن لے کر وہیں آ رہے
ہیں۔ اگر آپ خدیجہ الکبریٰ کے بستر اقدس میں آرام فرما رہے ہیں تو جبرئیل قرآن

لے کر وہیں تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ہے عظمت مصطفیٰ جہاں محبوب ہوتے ہیں قرآن وہیں بھیجا جا رہا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا یا اللہ تو مجھے اپنا جلوہ دکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لن ترانی اے موسیٰ تم مجھے دیکھ نہیں سکتے۔ جب موسیٰ علیہ السلام اصرار کئے تو اللہ تبارک تعالیٰ نے ایک ہلکی سی جھلک کوہ طور پر ڈالی، موسیٰ علیہ السلام تاب نہ لاکر بے ہوش ہو گئے اب آیئے بارگاہ مصطفیٰ میں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا جلوہ دکھانے کے لئے اپنے پاس بلاتا ہے اور قریب سے قریب تر ہونے کے لئے کہتا ہے ﴿یا احمد ادن منی﴾ اے میرے حبیب میرے قریب ہو جاؤ۔ وہاں موسیٰ علیہ السلام ایک جھلک برداشت نہ کر سکے بیہوش ہو گئے اور یہاں سراپا ذات اقدس دیکھنے کے باوجود آنکھیں نہیں چندھیا رہی ہیں۔ ﴿ما زاغ البصر وما طغی﴾ اسی لئے تو اعلیٰ حضرت فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی!
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

رسول کی بشریت

رسول کو بشر کہنا کفار کی عادت ہے۔ رسول کو بشر ابو جہل نے کہا، رسول کو بشر ابولہب نے کہا، فی زمانہ رسول کو بشر عبد الوہاب نجدی نے کہا، رسول کو بشر اشرف علی تھانوی نے کہا، رسول کو بشر اسمٰعیل دہلوی نے کہا، رسول کو بشر رشید احمد گنگوہی نے کہا،

کان کھول کر سن لیجئے جس نے بھی رسول کو اپنی طرح کہا وہ اندھا ہے۔ جس نے رسول کو اپنی طرح کہا اسکی عقل مفلوج ہو چکی ہے۔ رسول بشر ہیں اور ضرور ہیں لیکن عام بشر نہیں بلکہ افضل البشر ہیں۔ جہاں تمام انسانوں کی انسانیت ختم ہو جاتی ہے وہاں رسول کی بشریت رہنمائی کرتی ہے۔ محسن کائنات کی انسانیت رہنمائی کرتی ہے۔ رسول کو اپنی طرح بشر کہنے والے ذرا جبرئیل سے پوچھوائے جبرئیل تم نے آدم علیہ السلام کی گریہ وزاری کو دیکھا، نوح علیہ السلام کی عظمت کو دیکھا، موسیٰ علیہ السلام کے جلال کو دیکھا، داؤد علیہ السلام کے کمال کو دیکھا، سلیمان علیہ والسلام کی حکومت کو دیکھا، یوسف علیہ السلام کے حسن وجمال کو دیکھا، ایوب علیہ السلام کے صبر کو دیکھا، زکریا علیہ السلام کی خاموشی کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی کو دیکھا، صدیق اکبر کی صداقت کو دیکھا، فاروق اعظم کی عدالت کو دیکھا، عثمان غنی کی سخاوت کو دیکھا، حضرت علی کی شجاعت کو دیکھا کیا کسی کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پایا تو جبرئیل اس طرح عرض کرتے ہیں۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا

پھر تم جبرئیل سے پوچھوائے جبرئیل تم نے کسی کو رسول کی طرح نہ پایا، کیا اپنے کو رسول کی طرح سمجھتے ہو یا رسول کو اپنی طرح سمجھتے ہو تو جبرئیل جواب دیتے ہیں اے نادان ہوش سے بات کرنہ میں اپنے کو رسول کی طرح سمجھتا ہوں نہ رسول کو اپنی طرح سمجھتا ہوں کیا تم کو معلوم نہیں کہ معراج کی رات جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر رک گیا اور رسول آگے بڑھنے لگے اگر میں رسول کو اپنی طرح سمجھتا تو رسول کو آگے جانے سے

روک دیتا اور یہ کہتا یا حبیب اللہ آپ آگے نہ جائیں ورنہ میرے پر کی طرح آپ بھی جل جائیں گے، اگر میں رسول کو اپنی طرح سمجھتا تو جب رسول سدرہ سے آگے بڑھے تو میں بھی بڑھ جاتا، اے نادان انسان سن نہ میں رسول کو اپنی طرح سمجھتا ہوں نہ اپنے آپ کو رسول کی طرح جانتا ہوں، رسول تو حاکم ہیں اور میں محکوم ہوں۔ رسول آقا ہیں میں تو غلام ہوں۔

بشریت میں فرق

آج جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ رسول بھی بشر ہیں اور ہم بھی بشر ہیں۔ آج سے چودہ سال پہلے ابو جہل نے بھی یہی بات کہی تھی کہ رسول ہماری طرح بشر ہیں۔ اگر فرق جاننا چاہتے ہو کہ ابو جہل کی بشریت اور رسول کی بشریت میں کیا فرق ہے تو خانہ کعبہ کا جائزہ لو تو معلوم ہوگا کہ ابو جہل بھی انسان ہے لیکن جب کعبہ جاتا ہے تو کعبہ میں رکھے بتوں کو سجدہ کرنے کے لئے جھک جاتا ہے اور جب میرے نبی کعبے میں جاتے ہیں تو کعبے میں رکھے ہوئے بت میرے نبی کے قدموں میں جھک جاتا ہے اس فرق کو اندھے وہابی دیوبندی نہیں سمجھ پا رہے ہیں۔

بشریت میں حکمت

آپ غور کیجیے تو نبی کی بشریت میں بے شمار حکمتیں نظر آئیں گی آپ تاریخ پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی عیسی علیہ السلام سے دو معجزے دیکھے، ایک بغیر باپ کے پیدا ہونا اور دوسرا مردوں میں جان ڈال دینا اور بیماروں کو شفا دینا تو عیسیٰ علیہ السلام کو

ابن اللہ کہنے لگے۔ خدا کا بیٹا کہہ کر پکارنے لگے۔ یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام سے صرف ایک معجزہ دیکھا تو خدا کا بیٹا کہنے لگے، ہمارے نبی نے ہزاروں معجزے دکھائے باطلوں نے طرح طرح کے معجزے دیکھے۔ چاند دو ٹکڑا ہو گیا۔ اشارے سے ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا۔ حکم سے بادل آکر برسا اور اشارہ پا کر پھٹ گیا حضور کے حکم سے دو درخت جو دور دور تھے آپس میں جڑ گئے۔ کنکریوں نے کلمہ شہادت پڑھا، تھوڑے سے کھانے سے لشکر کا پیٹ بھر گیا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے، اشارے پر مردہ زندہ ہوئے، بے شمار معجزات کا ظہور ہوا۔ اندیشہ تھا کہ حضور علیہ السلام کو بھی کوئی خدا کا بیٹا نہ کہنے لگے اسی لئے خود ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں میرے معجزات کو دیکھ کر مجھے خدا کا بیٹا نہ کہنا، میں تمہاری طرح بشر ہوں اور خدا کا محبوب ہوں، دونوں جہاں کا نبی ہوں۔

سب کمالات کا جامع

محترم سامعین کرام! سرکار مدینہ علیہ السلام سب کمالات کے جامع ہیں موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر معراج ملی تو ہمارے حضور علیہ السلام کو عرش اعظم پر معراج ملی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ فرمایا تو حضور علیہ السلام نے جابر کے لڑکے کو زندہ فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام پتھر سے چشمہ جاری کئے تو حضور علیہ السلام اپنی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری کئے حضرت سلیمان علیہ السلام کی رعایا زمین کا ہر جاندار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ سلم کی رعایا آسمان و زمین عرش و فرش کا ہر جاندار

ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سن لی تو حضور علیہ السلام نے اپنی والدہ کے شکم مبارک سے لوح پر قلم کے چلنے کی آواز سن لی ،حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کی آگ جلا نہ سکی تو حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے والی مچھلی کو دنیا کی آگ جلا نہ سکی ،یوسف علیہ السلام کے حسن پر صرف مصر کی عورتیں فدا تھیں اور ہمارے حضور علیہ السلام کے حسن پر دو جہاں فدا ہیں ،تمام نبیوں کو الگ الگ جو معجزات عطا ہوئے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا ملے اسی لئے مولانا جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حسن یوسف دم عیسٰی ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

خدا کی قسم

کفار مکہ کہا کرتے تھے اے محمد آپ رسول نہیں ہیں ،آپ اللہ کے نبی نہیں ہیں ،آپ اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں ،آپ اللہ کے بھیجے ہوئے نہیں ہیں آپ اللہ کے مرسلین میں سے نہیں ہیں ۔حضور علیہ السلام کے قلب اطہر میں رنج پہونچا۔کیا میں اللہ کا حبیب نہیں ہوں ،کیا میں اللہ کا نبی نہیں ہوں ،کیا میں اللہ کا پیغمبر نہیں ہوں ،کیا میں اللہ کا حبیب نہیں ہوں ،کیا میں اللہ کا محبوب نہیں ہوں ۔جواب میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے ﴿یٰس﴾ اے میرے محبوب ﴿والقرآن الحکیم﴾ ۔قسم قرآن کی ﴿انك لمن المرسلین﴾ بیشک تو رسول ہے اے میرے حبیب میں قرآن کی قسم کھا کر

کہتا ہوں بیشک تو رسول ہے تجھے کوئی رسول مانے یا نہ مانے میں مانتا ہوں، تجھے کوئی نبی مانے یا نہ مانے میں تجھے نبی مانتا ہوں تجھے کوئی پیغمبر مانے یا نہ مانے میں تجھے پیغمبر مانتا ہوں، تجھے کوئی حبیب مانے یا نہ مانے میں تجھے حبیب مانتا ہوں۔ اے میرے پیارے تجھے دنیا والے محبوب مانے یا نہ مانے میں تجھے محبوب مانتا ہوں۔ ﴿یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین﴾، اے میرے محبوب قرآن کی قسم بے شک تو رسول ہے۔ قسم کھانے والا کون ہے؟ خالق کائنات ہے، کس چیز کی قسم کھائی جارہی ہے قرآن کی قسم کھائی جارہی ہے خالق کائنات فرماتا ہے اے میرے محبوب آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں میں قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہوں بیشک تو رسول ہے۔

حضور سراپا مظہر قدرت

حضور علیہ السلام کو پروردگار عالم نے تمام خوبیاں عطا فرمائی آج تک کسی کو ملی ہے نہ مل سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے رب تبارک تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا ہے اسی لئے رب تعالیٰ حضور علیہ السلام کا ہے۔ کل قیامت کے دن ہر انبیاء نفسی نفسی فرمائیں گے مگر حضور علیہ السلام امتی امتی فرمائیں گے کیونکہ حضور علیہ السلام سراپا مظہر قدرت الٰہی ہیں۔ وجود آپ کا ہے اور ظہور رب کی قدرت کا ہے۔ اگر پروردگار کی تمام صفات کو دیکھنا ہے تو حضور علیہ السلام کو دیکھو جس نے حضور علیہ السلام کے چہرے کو دیکھا اس نے خدا کے چہرے کو دیکھا، جس نے حضور علیہ السلام کے وجود کو دیکھا اس نے اللہ کے وجود کو دیکھا۔ سرکار مدینہ ارشاد فرماتے ہیں ﴿من رانی فقد راہ الحق﴾ جس نے مجھے دیکھا یقیناً اس نے رب کو دیکھا۔ اس لئے حضور علیہ السلام سراپا مظہر قدرت ہیں۔ قرآن میں حضور

علیہ السلام کو سراجا منیرا فرمایا ہے۔ اگر سراجا منیرا سے مراد سورج ہے تو آپ آسمان ہدایت کے سورج ہیں، سورج سے سب روشنی پاتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں ہوتا اسی طرح حضور علیہ السلام سے سب منور ہیں لیکن حضور علیہ السلام کسی سے مستنیر نہیں۔ اگر سراجا منیرا سے مراد چراغ لیا جاوے تب بھی درست ہے کہ چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے، حضور علیہ السلام سے جہل و کفر کی تاریکی دور ہوئی ہے، چراغ سے گمشدہ چیز تلاش کی جاتی ہے حضور علیہ السلام سے گمشدہ کو راہ ہدایت ملی ہے۔ چراغ گھر والوں کے لئے رحمت ہے اور چوروں کے لئے زحمت ہے اسی طرح حضور علیہ السلام مومن کے لئے محافظ اور شیطان کو دفع فرمانے والے ہیں۔ ایک چراغ سے ہزاروں چراغ جل جائیں تو روشنی کم نہیں ہوتی اسی طرح حضور علیہ السلام کے نور سے سب منور لیکن سرکار کے نور میں کوئی کمی نہیں چراغ ہر طرف اپنا نور دیتا ہے حضور علیہ السلام نے بھی اپنا نور عرش و فرش پر بکھیر دیا۔ چراغ کی آگ اوپر کی طرف جاتی ہے حضور علیہ السلام بھی معراج میں اور تشریف لے گئے۔ جہاں کوئی فرشتہ بھی نہ پہونچ سکے۔ چراغ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام مکہ کی وادیوں کو چمکا کر مدینہ تشریف لے گئے اور مدینہ والوں کو اپنے نور سے روشن کیا۔ اگر آپ بغور قرآن کا م مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت سرکار مدینہ کی تعریف میں ہے۔ ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی سرکار دو عالم کی کما حقہ تعریف نہیں کر سکتے۔ سبھی کو تعریف کرنے کے بعد یہی کا پڑتا ہے۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وَ مَاعَلَینَا اِلَّا البَلٰغ

درود شریف

نحمده وَنَستَیعنُه وَنَستَغفِرُہٗ وَنُؤمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡهِ
وَنَعُوذُبِاللّٰهِ مِنۡ شُرُورِ اَنۡفُسِنَا وَ مِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَامَن
یَّهۡدِہِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّلَهٗ مَنۡ یُضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِیَ لهٗ وَنَشۡهَدُ اَن
لّاَاِلٰهَ اَلّااللّٰه وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ ونَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ
و رسوله امّا بَعۡدُ فَقَدۡ قَالَ اللّٰه تَعَالیٰ فِی الۡقُرآنِ الۡمَجِیۡدِ
اَعُوۡذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡم واِنَّ اللّٰه وَ مَلٰئکته
یصلّونَ عَلی النَّبی صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡم
وَ بَلّغَنَا رَسُوۡلَهٗ النّبی الۡکَرِیۡم

برادران اسلام! ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا مطلب بیان کرنے سے پہلے آیئے آپ اور ہم مل کر سید ابرارو اخیار، شہنشاہ ذی وقار عرب کے ناقہ سوار سیاح لا مکاں، شفیع المذنبین، طٰہٰ و یٰس، مالک انس و جاں، کائنات کے اولیں فصل بہار، رسول اعظم، نیر اعظم گنبد میں آرام فرمانے والے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمد بارك
وسلم صلاةو سلاماعیك یا رسول الله

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو

کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

گفت چوں خوانیم بر احمد درود

می شود شریں تلخی را ربود!

برادران اسلام ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس لئے خالق کائنات اس امر کے ساتھ یوں ارشاد فرماتا ہے۔﴿یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً﴾ اے ایمان والوں پیارے حبیب پر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے بھی نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ قرآن شریف کی تلاوت کیجئے تو بے شمار احکام ملیں گے لیکن ساتھ ساتھ خالق کائنات نے یہ نہیں فرمایا کہ ایمان والو! اللہ وہ کام کرتا ہے تم بھی کرو، پورا قرآن مطالعہ کرلو کہیں یہ نہیں ملے گا کہ خدا نماز پڑھتا ہے تم بھی پڑھو، خدا روزہ رکھتا ہے اے ایمان والو! تم بھی روزہ رکھو، کہیں یہ نہیں ملے گا خدا زکوٰۃ دیتا ہے تم بھی دو، کہیں یہ نہیں ملے گا خدا خیرات کرتا ہے تم بھی کرو، کہیں یہ نہیں ملے گا خدا حج کرتا ہے تم بھی کرو، کہیں یہ نہیں ملے گا خدا عبادت کرتا ہے تم بھی کرو، لیکن جب باری آئی اپنے محبوب پر درود پڑھنے کی جب باری آئی اپنے حبیب پر درود پڑھوانے کی، جب باری آئی اپنے نبی پر درود کا نذرانہ پیش فرمانے کی، جب باری آئی نبی پر درود بھجوانے کی تو سب سے پہلے اپنے فعل کا اظہار فرمایا، سب سے پہلے اپنے کام کو

ظاہر فرمایا۔﴿اِنَّ اللّٰہ وَمَلٰئکِتَہ یصلّونَ عَلی النّبی﴾ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ﴿یایھا الذین آمنوا﴾ اے ایمان والو ﴿صلو ا علیه و سلموا تسلیما﴾ پیارے نبی پر تم بھی خوب درودو سلام پڑھا کرو۔

عبادت سے اللہ پاک ہے

بہت سے کام ایسے ہیں جو اللہ ہی کر سکتا ہے ہم نہیں کر سکتے ہیں روزی اللہ دیتا ہے ہم نہیں دے سکتے، زندگی اللہ دیتا ہے ہم نہیں دے سکتے، موت اللہ دیتا ہے ہم نہیں دے سکتے بعض کام ایسے ہی ہیں جو ہم کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہیں۔ ہم عبادت کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے۔ ہم فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے، ہم اطاعت کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے، ہم سجدہ کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے، اگر کوئی کام ایسا ہے کہ خود خالق کائنات کرتا ہے، اس کے فرشتے کرتے ہیں اور اپنے بندوں کو اس کے کرنے کا حکم بھی دیتا ہے تو وہ ہے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا، نبی کریم پر درود شریف کا نذرانہ پیش کرنا۔

انوکھی بھیک

حدیث شریف میں ہے کہ جس دعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ قبول کی جاتی ہے۔ آپ دنیا کا جائزہ لیجئے جب فقیر کسی سخی کے دروازے پر جاتا ہے تو وہ فقیر سب سے پہلے سخی کی اولاد کے لئے دعا کرتا ہے مال کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتا ہے، جان کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگتا ہے سخی سمجھ جاتا

ہے کہ یہ بھکاری تہذیب والا ہے اس کو خالی ہاتھ لوٹانا مناسب نہیں۔ اسی طرح سے جب مالک حقیقی سے کچھ مانگتے ہیں تو مالک کہتا ہے اے مسلمانوں ہم اولاد سے پاک ہیں ہم دھن دولت سے بے نیاز ہیں لہذا جب ہمارے یہاں مانگنے کے لئے آؤ تو میرے محبوب پر درود پڑھتے ہوئے آؤ ہم تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں کریں گے بلکہ تمہارے دامن مقصد کو بھر دیں گے۔

رسول پر ہمیشہ درود پڑھا جائیگا

آپ یہ نہ سمجھیں کہ رسول ہمارے درود کے محتاج ہیں، آپ یہ نہ سمجھیں کہ رسول کو ہمارے درود کی حاجت ہے رسول پر اس وقت درود بھیجا جارہا تھا جب آپ کا وجود نہ تھا۔ جب ہمارا وجود نہ تھا، رسول پر اس وقت درود بھیجا جارہا تھا جب شمس وقمر کا وجود نہ تھا، رسول پر اس وقت درود پیش کیا جاتا تھا جب لوح وقلم کا وجود نہ تھا، رسول پر اس وقت درود بھیجا جاتا تھا جب دنیا کا وجود نہ تھا، رسول پر اس وقت درود کا نذرانہ پیش کیا جائے گا جب آپ کا وجود نہ ہوگا، رسول پر اس وقت درود شریف پڑھا جائے گا جب ہمارا وجود نہیں ہوگا، رسول پر اس وقت درود بھیجا جائے گا جب چاند وسورج کا وجود نہیں رہے گا، رسول پر اس وقت درود شریف پڑھا جائے گا جب زمین وآسمان کا وجود نہیں رہے گا، رسول پر اس وقت درود شریف پڑھا جائے گا جب کسی فرشتے کا وجود باقی نہ رہے گا، رسول پر اس وقت درود شریف پڑھا جائے گا جب ساری دنیا فنا ہو جائے گی، ﴿و یبقیٰ وجہ ربك ذو الجلال والاکرام﴾ دنیا کی چیز فنا ہو جائے

گی لیکن اللہ کا وجود باقی رہے گا اور درود پڑھنے والا خود اللہ تبارک وتعالیٰ ہے ﴿ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی﴾ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیارے نبی پر درود پڑھتے ہیں برادران ملت ہمیں بھی کثرت سے درود پڑھنا چاہیئے۔

درود رنج وغم کو مٹا دیتا ہے

مشکوۃ شریف میں ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا رسول اللہ میں آپ پر درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں۔ سرکار مدینہ نے ارشاد فرمایا جس قدر چاہو۔ عرض کیا اپنے اوقات وظائف میں سے چوتھائی۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر درود اور زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ اپنے اوقات وظائف میں دو تہائی۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر درود اور زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ اپنے اوقات وظائف کو درد شریف میں صرف کرلوں تو سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا ﴿اذا یکفی همك و یکفرلك ذنبك﴾ یہ درود تمہارے سارے رنج وغم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

برادران اسلام درود شریف ہر درد کی دوا ہے، ہر پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ ہے اگر آپ روحانی اور جسمانی بیماری کی شفا چاہتے ہیں تو درود شریف کو پڑھنے کی عادت بنائے۔

شہد میں مٹھاس

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو

شہد کیسے بناتی ہے؟ بنانے کا طریقہ کیا ہے، شہد کا وجود کیسے ہوتا ہے تو شہد کی مکھی عاجزانہ طور پر عرض کرتی ہے، یا حبیب اللہ ہم مختلف باغوں میں جاتے ہیں اور انواع و اقسام پھولوں کا رس چوستے ہیں اور اپنے منھ میں لئے ہوئے اپنے چھتوں میں واپس ہوتے ہیں اور وہاں اگل دیتے ہیں وہی رس شہد بن جاتا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے شہد کی مکھی تو سچ بتا کہ پھولوں کا رس پھیکا ہوتا ہے اور شہد میٹھا ہوتا ہے، پھیکا پن میں مٹھاس کیسے پیدا ہو جاتی ہے۔شہد کی مکھی مودبانہ عرض کرتی ہے یا رسول اللہ ہمیں قدرت نے سکھا دیا ہے کہ جب تم باغوں سے اپنے چھتوں میں واپس ہونے لگو تو رستے میں میرے حبیب پر درود پڑھتے ہوئے آؤ، یا رسول اللہ جب ہم واپس ہوتے ہیں تو آپ پر درود پڑھتے ہوئے واپس ہوتے ہیں، اسی درود کی برکت سے اس میں میٹھاس بھی پیدا ہو جاتی ہے لذت بھی پیدا ہو جاتی ہے، برکت بھی پیدا ہو جاتی ہے، شفا بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ برادران اسلام اگر ہم بھی درود شریف کثرت سے پڑھیں تو ہماری روکھی پھیکی عبادت میں مقبولیت کی میٹھاس پیدا ہو جائے گی، درود شریف کی برکت سے ہماری عبادت میں لذت پیدا ہو جائے گی اور درود شریف کی برکت سے ہمیں روحانی اور جسمانی شفاء مل جائے گی۔

فضائل درود شریف

درود شریف کے فضائل بے شمار ہیں جس کو بیان کرنے سے زبان عاجز

وقاصر ہے۔ مشکوۃ شریف میں ہے۔ سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس بندے پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس بندے کے دس درجات بلند فرماتا ہے۔ ذرا غور کیجئے جو عاشق رسول روزانہ سو بار درود شریف پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور ایک ہزار درجے بلند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ساری عمر یہ عمل جاری رکھے تو بے شمار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج ہو جائیں گی، بے شمار رحمتوں کا نزول ہوگا اور بے شمار درجات بلند ہوں گے۔

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ کل قیامت کے دن آپ اپنے محبوب سے زیادہ قریب ہوں اگر آپ چاہتے ہیں کل قیامت کے دن پیارے حبیب کی قربت نصیب ہو، اگر آپ چاہتے ہیں کل قیامت کے دن پیارے رسول کا سایہ شفقت نصیب ہو تو آج زیادہ سے زیادہ اپنے حبیب پر درود شریف کا نذرانہ پیش کیجئے پڑھئے ایک مرتبہ درود شریف

﴿اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمد بارك وسلم صلاة و سلاماًعيك يا رسول الله﴾

درود شریف کے فوائد

برادران اسلام! درود شریف کے بے شمار فوائد ہیں۔ جو حساب سے باہر

ہیں۔ درود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے خوف دور ہوتا ہے، نجات ملتی ہے، دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کی رضا ہوتی ہے، دل میں رسول کی محبت پیدا ہوتی ہے، دل و جان کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خوشحال ہوتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے نجات ملتی ہے، موت سکرات میں آسانی ہوتی ہے، دنیا کی تباکاریوں سے نجات ملتی ہے، بھولی ہوئی چیز یاد آتی ہے، درود پڑھنے والے کا نام بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے، درود شریف پڑھنے والا دنیا و آخرت میں خوش نصیب ہوتا ہے، آپ بھی درود شریف پڑھ کر اپنے آپ خوش نصیب بنایئے۔

درود پڑھنے والے کا احترام

جو شخص پیارے حبیب پر درود پڑھتا ہے وہ محترم ہو جاتا ہے سبھی اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ انسان تو انسان درندے بھی درود پڑھنے والے کو تکلیف نہیں دیتا، ایک ولی کامل حضرت ابوالحسن شاذلی ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سفر میں تھا۔ دن ختم ہو جانے کے بعد جب رات آئی تو وہ جگہ کافی خطرناک تھی، چاروں طرف درندے مجھے گزند پہنچانے کے لئے کوشاں تھے۔ میں اونچی جگہ بیٹھ گیا اور کہا خدا کی قسم میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھوں گا کیونکہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے جو ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ جب درود شریف پڑھ لیا تو کسی درندے نے مجھے تکلیف نہیں پہونچائی اور میں آرام سے رات بسر کیا۔ دیکھ لیا آپ نے درود کی برکت سے درندوں سے محفوظ رہے۔

درود کی برکت سے نکاح ہوا

اللہ تبارک تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ کی پسلی سے ماں حوا کی تخلیق ہوئی۔ حوا کو دیکھتے ہی حضرت آدم علیہ السلام کو شہوت پیدا ہوئی کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میرا نکاح اس کے ساتھ کردے ارشاد باری ہوا اے آدم اس کا مہر کیا ادا کرو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار عالم میں کیا مہر ادا کروں۔ میرے پاس مال وزر نہیں ہے، روپے پیسے نہیں ہیں، میرے پاس نقد وجنس نہیں ہے، میرے پاس دھن ودولت نہیں ہے، ارشاد باری ہوا اے آدم تم پیدا ہوتے ہی عرش اعظم پر ایک نام لکھا ہوا دیکھے تھے۔ میں نے تم کو بتایا تھا کہ یہ میرے محبوب کا نام ہے تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اے خالق کائنات کیا یہ مجھ سے بھی زیادہ عزیز ہے تو میں نے تم کو جواب دیا تھا ہاں اے آدم یہ مجھے تجھ سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اے آدم میرے اس حبیب پر دس بار درود پڑھ دو مہر ادا ہو جائے گا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں اگر تیرے محبوب پر دس بار درود پڑھ دوں کیا میرا نکاح حوا کے ساتھ ہوگا۔ ارشاد باری ہوا ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دس بار پیارے حبیب پر درود پڑھا اور اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا کے ساتھ فرمادیا۔

درود شریف سے خوشیاں لوٹ آئیں

حضرت شیخ الحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور متبع شریعت تھے

اور درود شریف کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔آپ خود بیان فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے فقر و تنگدستی نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا۔فاقہ تک کی نوبت آگئی اسی پریشانی اور فاقہ کے عالم میں عید آگئی صبح عید تھی لیکن کھانے کے لئے کوئی سامان نہ تھامیں بے حد پریشان تھابچوں کے لئے نہ کپڑے ہیں نہ دیگر کھانے کی کوئی چیزیں۔رات تھوڑی ہی گزری تھی کہ کسی دروازے پر دستک دی، میں دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھوں میں قندیلیں لئے کھڑے ہیں میں بہت پریشان ہوگیا کہ نہ معلوم یہ لوگ کیوں دروازے پر کھڑے ہیں ان میں ایک شخص جو اسی علاقے کا رئیس تھا آگے بڑھااور مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ میں سورہا تھا، میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا کیا دیکھتا ہوں کہ شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھ سے فرمارہے ہیں کہ ابوالحسن اور ان کے بچے بڑی تنگدستی میں دن گذاررہے ہیں۔ تجھے اللہ تبارک وتعالی نے بہت کچھ نوازاہے۔جااوران کی خدمت کرکے ثواب دارین حاصل کراس کے بچوں کے لئے کچھ کپڑے بھی لے جاتا کہ وہ اچھی طرح سے عید مناسکےاور خوش ہوجائیں۔یہ کچھ سامان آپ کی خدمت میں حاضر ہے قبول فرمائیں اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں تاکہ آپ کے بچوں کے کپڑے اسی وقت تیار ہوجائے اور آپ کے بچے خوش ہوکر عید منائیں۔برادران اسلام درود شریف کی برکت سے عید کی خوشیاں لوٹ آئیں اگر ہم بھی عقیدت ومحبت کے ساتھ پیارے حبیب پر درود پڑھیں تو یقیناً دوجہاں کی خوشیاں ہمیں نصیب ہوجائیں گی۔

ہر قطرہ سونا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تبارک تعالیٰ اس درود شریف پڑھنے والے کی سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے پھر اسے برسنے کا حکم دیتا ہے جب وہ بادل برستا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرہ سے سونا پیدا فرماتا ہے اور پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرہ سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرہ کی برکت سے اس کو ایمان کی دولت نصیب فرماتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی بھیجی گئی کہ اے موسیٰ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سنا میں نے تجھ میں دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں جس کے ذریعہ تو نے مجھ سے کلام کیا اس کے باوجود اے موسیٰ تو مجھے اس وقت زیادہ محبوب اور مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگے جب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو گے۔ محترم حاضرین مجلس دیکھا آپ نے کہ اللہ تباک وتعالیٰ نے موسیٰ سے بھی فرمادیا کہ وہ اس وقت زیادہ محبوب ہو سکتے ہیں جب کثرت سے درود پڑھیں اگر ہم بھی کثرت سے درود پڑھیں تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں گی۔

سبز رنگ کا رقعہ

حضرت سید محمد کردی کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرے والد صاحب جن کا نام محمد تھا وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے اور مجھے غسل دیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا اس رقعے کو میرے کفن میں رکھ دینا چنانچہ جب غسل دے دیا گیا تو وہ سبز رنگ کا رقعہ گرا اس پر لکھا ہوا تھا ﴿هذه البراة محمد العالم بعلمه من النار﴾ یعنی محمد عالم کو اس کے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا اس رقعہ میں ایک اور خاص بات تھی وہ یہ تھی کہ جس طرف سے پڑھتے سیدھا ہی نظر آتا تھا سید محمد کردی کہتے ہیں کہ میں نے والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ ان کا خاص عمل کیا تھا تو امی جان نے فرمایا کہ ان کا خاص عمل یہ تھا کہ وہ ہمیشہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ برادران اسلام! ہم کو بھی کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہئے درود شریف ہی میں ہمارے لئے دونوں جہاں کی بھلائی ہے دعا ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلغ

قرآن

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَولٰنَامُحَمَّداً

صلیّٰ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلّم عَلَی الْعٰلمِینَ

جَمِیْعاً اَقَامَہ یَومِ القَیَامَۃِ لِلْمُذْنَبِیْنَ المتلوثین

الخطآئینَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعاً اَمَّابَعدُ فَقَدْ قَالَ

اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من

الشیطان الرجیم الٓمٓ ذٰلک الکِتَابَ لاَرَیب فِیْہِ

صدق اللہ العظیم و بلغنا رسولہ الکریم

معزز سامعین کرام !ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس پر روشنی ڈالنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اور ہم مل کر سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، سید ابرار و اخیار شہنشاہ ذی وقار کائنات کے اولیں فصل، رہبر اعظم، قائد اعظم، نیر اعظم، سیاح لامکاں مالک انس وجاں، حبیب پروردگار، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کے دربار عالی شان میں نہایت ہی عقیدت ومحبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔

﴿اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدٍبارک وسلم

صلاۃً وسلاماً علیك یا سیدی یارسول اللہ﴾

ہے قولِ محمد قولِ خدافرمان نہ بدلا جائے گا

بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

معزز سامعین! ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہ بہت ہی مشہور و معروف آیتِ کریمہ ہے۔ آپ جب قرآن کی تلاوت شروع کریں گے تو سورہ فاتحہ کے بعد سب سے پہلے یہی آیت کریمہ نظر آئے گی۔ ﴿الم ذلك الكتاب لاريب فيه﴾ ۔اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام مقدس کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ یہ قرآن وہ مقدس کتاب ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ کس کا قول ہے کسی مدبر کا قول نہیں، کسی مخلوق کا قول نہیں، کسی مفکر کا قول نہیں، کسی محدث کا قول نہیں، کسی مصنف کا قول نہیں بلکہ خالق مخلوق کا قول ہے، خالق مدبر کا قول ہے، خالق مفکر کا قول ہے، خالقِ محدث کا قول ہے، خالقِ کائنات کا قول ہے۔

کوئی تبدیلی نہیں

زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ سکتا ہے، شمس وقمر اپنا رخ بدل سکتے ہیں، دریا کی طغیانی رک سکتی ہے، دن اور رات کی گردش رک سکتی ہے، سمتیں بدل سکتی ہیں، سیلاب اپنا رخ بدل سکتا ہے، تناور درخت اپنی جگہ ہل سکتا ہے، ہوا اپنا رخ بدل سکتی ہے لیکن اللہ کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں، اللہ کا قول بدل نہیں سکتا، اللہ کی بات بدلی نہیں جاسکتی، اللہ کا فرمان ٹالا نہیں جاسکتا۔ ﴿لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ﴾ اللہ کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں۔ خالق کائنات کا فرمان حق ہے ساری کائنات مٹ سکتی ہے، ساری دنیا کا وجود بدل سکتا ہے لیکن خدا کا فرمان بدل نہیں سکتا۔

پھر شک کیوں؟

خالق کائنات خود ارشاد فرماتا ہے ﴿لاریب فیہ﴾ یہ وہ مقدس کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، یہ وہ مقدس کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، یہ وہ مقدس کلام ہے جس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، یہ وہ مقدس کتاب ہے جو شک وشبہ کی گنجائش سے پاک ہے۔ قرآن ببانگِ دہل اعلان کر رہا ہے جس میں شک کرنے کا تصور بھی ذہن میں نہیں لایا جا سکتا۔

برادران ملت! انسانی ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے، انسانی ذہن کے پردے میں ایک اعتراض ابھرتا ہے۔ جس کلام میں شک وشبہ نہیں اس کلام میں پھر لوگ شک کیوں کرتے ہیں۔ نزول زمانہ میں بھی لوگ اس میں شک کرتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً اللہ کا کلام میں کوئی شک نہیں، اللہ کے کلام میں جو شخص شک کرتا ہے وہ اندھا ہے اس لئے کہ وہ چشم عدل سے قرآن کا مطالعہ نہیں کرتا۔ اگر کوئی اندھا قسم کھا کر کہے کہ دنیا میں سورج کا وجود نہیں تو کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا۔ اگر کوئی اندھا قسم کھا کر کہے کہ دن ورات برابر ہے تو کوئی اس کی بات پر بھروسہ نہیں کرے گا۔ اگر چمگاڈر دن کو سورج نہیں دیکھ سکتا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سورج کا وجود نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کافر اور مشرک قرآن کو اللہ کے کلام ہونے میں شک کرے تو کلام اپنی جگہ حق ہے بلکہ کہنے والا جھوٹا ہے ہزاروں کافروں اور مشرکوں نے اللہ کے وجود کا انکار کیا تو اللہ کی وحدانیت میں کوئی کمی آگئی؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ کہنے والے کا وجود مٹ گیا۔

قرآن کا چیلنج

بات اسی پر ختم نہیں ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ، بات اسی پر ختم نہیں ہو جاتی ہے کہ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ قرآن دنیا والوں کو کھلا چیلنج دیتا ہے ﴿وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ﴾۔ ’’اگر تم شک کرتے ہو اس کلام کے بارے میں جو ہم نے اپنے پیارے حبیب پر اُتارا تو اس کے مثل ایک سورت بنا کر پیش کرو اور اپنی مدد کے لئے اللہ کے علاوہ تمام دوست واحباب کو بلا لو اگر تم سچے ہو‘‘۔

قرآن کا چیلنج بھی موجود ہے کوئی انسان آج تک قرآن کا چیلنج قبول نہیں کر سکا۔ شک کرنے والے کرتے رہے لیکن اپنے دعوے کے لئے دلیل نہ لا سکے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے اگر تم شک کرتے ہو تو قرآنی سورت کی طرح ایک سورت بنا کر پیش کرو۔ قرآن میں ایک سو چودہ سورہ ہے تم صرف ایک سورہ بنا کر لاؤ پورا قرآن نہیں صرف ایک سورہ بنا کر لاؤ ایک منزل نہیں صرف ایک سورہ بنا کر لاؤ ۔ایک پارہ نہیں صرف ایک سورہ بنا کر لاؤ۔ ایک رکوع نہیں صرف ایک سورہ بنا کر لاؤ۔ سورہ بقرہ نہیں کوئی چھوٹی سی سورت بنا کر لاؤ ،سورہ ال عمران نہیں چھوٹی سی سورت سورہ الکوثر کی طرح بنا کر لاؤ۔ سورہ رحمٰن نہیں سورہ قل ھو اللہ کی طرح چھوٹی سورۃ بنا کر لاؤ۔ اگر اکیلا نہ بنا سکو تو مدد کے لئے دوست واحباب کو بلاؤ، اگر اکیلا نہ بنا سکو تو مدد کے لئے

مدبّر مفکر کو بلاؤ، اگر اکیلا نہ بنا سکو تو کسی زبان داں کو بلاؤ، اگر اکیلا نہ بنا سکو تو مدد کے لئے کسی ڈگری یافتہ کو بلاؤ، اگر اکیلا نہ بنا سکو تو کسی سائنس داں کو بلالو، اگر اکیلا نہ بنا سکو تو خدا کو چھوڑ کر ساری مخلوق کو مدد کے لئے بلالو مگر خدا کی قسم تاریخ گواہ ہے آج چودہ سو سال گذر جانے کے بعد بھی کوئی قرآن کا مطالبہ پورا نہ کر سکا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ کوئی بھی قرآن کا مطالبہ پورا نہیں کر سکتا اس لئے چیلنج دینے کے بعد اس کا نتیجہ بتا دیا۔﴿فان لم تفعلوا ولن تفعلوا﴾ اگر تم بنا کر نہ لائے اور ہرگز نہیں لا سکتے تو اس کا انجام کیا ہوگا وہ بھی بیان فرما رہا ہے،﴿فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارہ﴾ اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں آخر میں رب تبارک تعالیٰ نے بھی فرما دیا کہ قرآن میں شک کرنے والا کافر اور مشرک ہی ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان قرآن میں شک کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا﴿وَاعدّتْ للِکٰفرین﴾ دردناک عذاب کافروں کے لئے تیار کیا گیا۔

ناکام کوشش

قرآن کا چیلنج خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا۔ تاریخ گواہ ہے تین روز تک چیلنج لٹکا رہا عرب کے بڑے بڑے مدبّر آئے اعلان پڑھ کر سر جھکا کے روانہ ہو گئے، عرب کے مایۂ ناز شعراء آئے اعلان دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے، عرب کے بڑے بڑے فصحاء بلغاء آئے اعلان پڑھنے کے بعد ان کی فصاحت و بلاغت گھٹنے ٹیک دیئے۔ عرب کے

وہ باشندے جن کو اپنی زبان پر ناز تھا اپنے آپ کو عربی اور ساری دنیا کو عجمی یعنی گونگے کہتے تھے جب یہ اعلان سنے تو اپنی زبان دانی کا غرور خاک میں مل گیا۔ سارے عرب کے لوگ ایک سورت تو دور ایک آیت بنا کر پیش نہ کر سکے۔ عرب کا ایک مشہور بلیغ اللسان اور فصیح البیان زبان داں نے ایک سورت بنانے کی کوشش کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ قارعہ میں قیامت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ القارعة ماالقارعة وما ادرٰک ماالقارعة ﴾ القارعة ۔ دل دہلانے والی۔ ماالقارعة ۔کیا وہ دل دہلانے والی۔ وما ادرٰک ما القارعة۔ تو نے کیا جانا کیا ہے دل دہلانے والی۔ آج تک دنیا کا کوئی انسان بتا نہیں سکتا کہ قیامت میں کتنی ہولناک آواز ہوگی جس سے دل دہل جائیں گے وہ عرب کا انسان ہو چاہے وہ ہندوستان کا انسان ہو، چاہے وہ پاکستان کا انسان ہو چاہے وہ افریقہ کا انسان ہو چاہے وہ امریکہ کا انسان ہو اس لئے کہ جب تک قیامت آتی نہیں کوئی کیسے بتا سکتا ہے۔

عرب کا وہ زبان داں انسان اسی سورہ کے لہجے میں بنانے کی کوشش کی، سرزمین عرب میں ہاتھی نہیں ہوتا ہے۔ عربی زبان میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں وہ شخص یوں لکھتا ہے ﴿ الفیل ۔وماالفیل ۔ وما ادرٰک ماالفیل ﴾ ہاتھی۔ کیا ہاتھی۔ تم نے کیا جانا ہاتھی کیا ہے۔ اہل عرب اس کا مذاق اُڑانے لگے کہ تم نہیں جانتے ہاتھی کیا ہے۔ لیکن پاکستان والا جانتا ہے ہاتھی کیا ہے، امریکہ والا جانتا ہے ہاتھی کیا ہے، لندن والا جانتا ہے ہاتھی کیا ہے، چین والا جانتا ہے ہاتھی کیا ہے، جاپان والا جانتا ہے ہاتھی کیا ہے، ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے ہاتھی کیا ہے۔ ہندوستان میں بعض قوم تو ایسی ہے کہ

ہاتھی کو جانتی ہی نہیں بلکہ پوجتی بھی ہے اس طرح سے اس بلیغ اللسان انسان کی کوشش پانی کے بلبلے کی طرح فنا ہوتے ہوئے نظر آتی ہے اور ایک آیت بھی بنانے سے عاجز اور قاصر نظر آتا ہے۔

قرآن مٹ نہیں سکتا

برادران اسلام ! آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا ابتدائے اسلام سے آج تک قرآن کو مٹانے کی ناپاک سازشیں کی جارہی ہیں، قرآن کو بدلنے کی کوششیں کی جارہی ہے، پورے قرآن کو تو بدلنا دور کی بات پوری ایڑی چوٹی کا زور صرف کرنے کے باوجود قرآن کا ایک زبر بدل نہ سکا کیوں کہ مسلمان جان کی قربانی برداشت کرسکتا ہے، مال کی قربانی برداشت کرسکتا ہے، عزت وآبرو کی قربانی برداشت کرسکتا ہے، اولاد کی قربانی برداشت کرسکتا ہے، لیکن قرآن کا ایک زبر بدل جائے یہ برداشت نہیں کرسکتا، دنیا کی ساری کتابیں مٹ سکتی ہیں، دنیا کے سارے تصانیف مٹ سکتے ہیں، دنیا میں سب مذہب کی کتابیں مٹ سکتی ہیں۔ دنیا کی ہر چیز مٹ سکتی ہے لیکن قرآن مٹایا نہیں جاسکتا اس لئے کہ قرآن صرف صفحہ کاغذ پر محدود نہیں ہے، قرآن صرف چھپنے چھپانے پر محدود نہیں ہے، قرآن صرف تختی پر لکھنے لکھانے پر محدود نہیں ہے، بلکہ قرآن ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان کے سینے میں الحمد کے الف سے لیکر والناس کے سین تک محفوظ ہے۔ کاغذ کو مٹایا جاسکتا ہے کاغذ پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ پریس کو مٹایا جاسکتا ہے، جلایا جاسکتا ہے، پریس پر پابندی لگائی جاسکتی

ہے، تختی کو مٹایا جاسکتا ہے، تختی پر پابندی لگائی جاسکتی ہے لیکن جو قرآن انسان کے سینے میں ہے نہ اسے مٹایا جاسکتا ہے نہ اس پر پابندی لگائی جاسکتی ہے نہ اس میں تغیر و تبدیل ہوسکتا ہے۔ دنیا میں کسی مذہب کی کوئی ایسی کتاب نہیں ہے۔ جس کے ایک ایک حرکات و سکنات کو سینے میں محفوظ کرلیا گیا ہو صرف اور صرف قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی ایک ایک حرکت سینے میں محفوظ ہے۔ ایک ایک حرف سینے میں محفوظ ہے۔ جس کو پڑھنے کا قاعدہ بھی محفوظ ہے طرز تلاوت بھی محفوظ ہے۔

سب زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

آپ دنیا کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب یہ قرآن مقدس ہے کیونکہ مسلمان ہر وقت قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، نماز میں قرآن پڑھتے ہیں، نماز سے باہر بھی قرآن پڑھتے ہیں، کوئی خوشی ہو تو قرآن خوانی کراتے ہیں، کسی کا انتقال ہو جائے تو قرآن خوانی کراتے ہیں، کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں تو قرآن خوانی کراتے ہیں، دنیا میں چوبیں گھنٹے نماز ہوتے رہتی ہے کیونکہ کہیں سورج ڈوبتا ہے تو کہیں سورج نکلتا ہے۔ کسی ملک میں نماز فجر کا وقت ہوتا ہے تو دوسرے ملک میں نماز مغرب کا وقت ہوتا ہے تو کسی دوسرے ملک میں ظہر کا وقت ہوتا ہے اور ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو اس سے پتہ چلا کہ کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا جس میں قرآن کی تلاوت نہ ہوتی ہو کوئی سکینڈ ایسا نہیں گذرتا جس میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا جس میں قرآن کی

تلاوت نہ کی جاتی ہو اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مقدس ہے۔

ثواب ہی ثواب ہے

قرآن کریم ایک ایسی مقدس کتاب ہے جو اس کی تلاوت کرے وہ بھی ثواب پاتا ہے جو قرآن کی تلاوت سنے وہ بھی ثواب پاتا ہے جو قرآن کو دیکھے وہ بھی ثواب پاتا ہے، جو قرآن کی تعظیم کرتا ہے وہ بھی ثواب پاتا ہے، قرآن سے تعلق رکھنے والا ثواب ہی ثواب پاتا ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اسے ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ سرکار مدینہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ الم ایک حرف نہیں ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے گویا جس نے الم پڑھا اس کے نامۂ اعمال میں تیس (۳۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

کالا کتا

حضرت علامہ یافعی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض صالحین سے سنا کہ ایک میت کو دفن کر کے جب لوگ واپس ہونے لگے تو قبر میں ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ ایک کالا کتا قبر سے نکل کر بھاگ رہا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک نیک شخص نے کتے کو مخاطب کر کے کہا تیرا برا ہو تو کون بلا ہے تو کتے نے جواب دیا میں اس میت کا برا عمل ہوں اس شخص نے کہا یہ آواز کیسی تھی، کتے نے کہا اس

چوٹ کی آواز تھی جو مجھ کو لگی ۔ یہ میت اپنی زندگی میں تلاوت یسین شریف کیا کرتی تھی وہی تلاوت ابھی آئی اور مجھے مار کر بھگائی ۔ برادران اسلام اگر ہم بھی تلاوت کثرت سے کریں تو شیطان ضرور چوٹ کھا کر اس کتے کی طرح بھاگے گا۔

جبرئیل انسانی شکل میں

ایک شخص کا جنازہ آیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگو ں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر چار درہم قرض ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالی علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ ہی نماز جنازہ پڑھ لو جس کے اوپر چار درہم قرض ہو اور وہ بغیر ادا کیے مر جائے میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیے، یارسول اللہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ جبرئیل کو میں انسانی شکل میں بھیجتا ہوں وہ اس شخص کا قرض ادا کر دے گا آپ نماز جنازہ پڑھایئے کیونکہ وہ اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک مغفور ہے، بخشا ہوا ہے اس کی مغفرت ہو چکی ہے اور اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے جو شخص اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوگا اس کی بھی مغفرت ہو جائے گی۔

اللہ کے پیارے حبیب صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا اے جبرئیل ذرا تو بتا اس شخص کو یہ کرامت کیسے ملی ، اس شخص کو یہ عظمت کس عمل کی بدولت نصیب ہوئی ، اس کی بلندی مراتب کا سبب کیا ہے، اس کا کونسا عمل اللہ کو پسند آ گیا؟ تو جبرئیل نے عرض کیا یا حبیبی یا رسول اللہ یہ شخص روزانہ سورہ اخلاص یعنی سورہ قل ھو اللہ

احد سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھتا تھا جس میں اللہ کی تعریف کا بیان ہے جس میں اللہ کی صفات کا بیان ہے، جس میں اللہ کی حمد و ثناء کا تذکرہ ہے اسی سبب سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شخص کو یہ عظمت عطا فرمائی۔ جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امتی میں سے جس نے تمام عمر خلوص و صدق کے ساتھ ایک بار سورہ اخلاص پڑھا وہ اس دنیا سے نہ جائے گا جب تک جنت میں گھر نہ دیکھ لے۔ برادران اسلام آج ہم طرح طرح کی بے ہودہ باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں لوگوں کو گالیاں دیتے ہیں، لغویات بحث میں پڑ کر وقت ختم کرتے ہیں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن کی تلاوت کریں۔ اپنے بچوں کو تعلیم دیں کہ روزانہ قرآن کی تلاوت کریں۔

اللہ تعالیٰ راضی رہتا ہے

نزہۃ المجالس میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا سر انسان جیسا ہے اس کے ستر ہزار بازو ہیں اور ہر بازو پر فرشتوں کی ایک ایک جماعت موجود ہے اور اس کے داہیں رخسار پر سورہ اخلاص تحریر ہے اور بائیں رخسار پر ﴿ اشھد ان لاالہ الا اللّٰہ ﴾ اور پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے اور اس کے سامنے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں موجود ہیں جو ہر وقت سورہ فاتحہ کا ورد کرتے رہتی ہیں۔ جب بندہ مومن سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے اور ﴿ ایاك نعبد و ایاك نستعین ﴾ پر پہنچتا ہے تو تمام فرشتے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان فرشتوں سے فرماتا ہے اے فرشتو اپنے سروں کو اٹھاؤ میں تم سب سے خوش ہوں،

فرشتے یہ سن کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کرتے ہیں اے مولائے کائنات امت محمدیہ میں سے جو کوئی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے اس بھی راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ میرے محبوب کی امت میں سے جو کوئی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے گا میں اس سے راضی ہوں۔

محترم سامعین کرام! اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ سے راضی ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کیجئے۔ سورہ فاتحہ کو اپنی ورد میں رکھئے۔

دلوں کی صفائی

مشکوۃ شریف میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب لوہے کو پانی لگ جائے تو اس میں زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح لوگوں کے دل میں بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا حبیبی یا رسول اللہ اس کی صفائی کس طرح ہو سکتی ہے اس کی صفائی کا طریقہ کیا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں موت کو یاد کرنے سے اور تلاوت قرآن سے دلوں کا زنگ دور ہو جاتا ہے کیوں کہ تلاوت قرآن سے دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے طفیل تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وما علینا الا البلغ

علم دین

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَولٰنامُحَمَّداً
صلیّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلّم عَلَی الْعٰلمِینَ
جَمِیْعاً اَقَامَہ یَوم القِیَامَۃِ لِلْمُذْنِبِیْنَ المتلوثین
الخطّائینَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعاً اَمّابعدُ فقدْ قَالَ
اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من
الشیطان الرجیم قل ھل یستوی الذین
یعلمون والذین لایعلمون
صدق اللہ العظیم و بلغنا رسولہ الکریم

ہر واعظ ہر مقرر خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت مبارکہ یا حدیث پاک کو اپنا عنوان سخن بنایا کرتا ہے اسی قانون اور ضابطے کے تحت میں نے قرآن مقدس کی ایک آیت کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا مذکورہ آیت پر روشنی ڈالنے سے پہلے آپ اور ہم مل کر آئیے سب سے پہلے سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا بے سہاروں کا سہارا، غریبوں کا ماویٰ، یتیموں کا ملجا، بے کسوں کا کس، بے بسوں کا بس، سیاح لامکاں، مالک انس و جاں، سیدالمرسلین طٰہٰ و یٰس، شہنشاہ ذی وقار، کائنات کے اولیں فصل بہار عرب کا ناقہ سوار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار عالی جاہ میں اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔

﴿اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولنا محمدٍ بارك وسلم صلاةً وسلاماً عليك يا سيدي يارسول الله﴾

جب علم ہی نہیں تو عمل کیا ہوگا

جس بیاباں میں شجر ہی نہیں تو پھل کیا ہوگا

معزز سامعین کرام! ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے۔ اے محبوب آپ کہہ دیجئے کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں۔ برادران اسلام کیا علم والے اور بے علم برابر ہوسکتے ہیں۔نہیں ہرگز نہیں اس لئے کہ علم روشنی ہے اور جہل تاریکی ہے روشنی اور تاریکی برابر نہیں ہوسکتی، اجالا اور اندھیرا برابر نہیں ہوسکتا، علم وہ دولت ہے جس کو کوئی چرا نہیں سکتا، علم وہ دولت ہے جتنا خرچ کیا جائے اتنا بڑھتا ہے۔علم وہ خزانہ ہے جو کبھی گم نہیں ہوسکتا۔علم تاریک دلوں کو منور کرتا ہے، علم انسان کو مہذب بنادیتا ہے۔انسان علم ہی سے بڑوں کا ادب کرنا سیکھتا ہے، انسان علم ہی سے اپنے والدین کے مراتب کو پہچانتا ہے، انسان علم ہی سے بھلے اور برے کو پہچانتا ہے، انسان علم ہی سے حرام وحلال کا امتیاز کرتا ہے۔ انسان علم سے مودب ہوتا ہے، انسان علم سے ہی معزز ہوتا ہے، انسان علم ہی سے مدبر ہوتا ہے، انسان علم ہی سے مفکر ہوتا ہے، انسان علم ہی سے دانشور کہلاتا ہے، انسان علم ہی سے طبیب کہلاتا ہے، انسان علم ہی سے محدث کہلاتا ہے، انسان علم ہی سے مفتی بنتا ہے، انسان علم ہی سے شریعت کو پہچانتا ہے، انسان علم ہی سے فقاہت کو پہچانتا ہے، انسان

علم سے ہی حدیث مصطفیٰ کو جانتا ہے، انسان علم سے ہی عظمت انبیاء کو پہچانتا ہے، علم ہی سے انسان اپنے آپ کو پہچانتا ہے، انسان علم ہی کے ذریعہ اپنے رب کو پہچانتا ہے۔

علم دین سیکھنا فرض ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ﴿ طلب العلم فریضة علیٰ کلّ مسلم و مسلمة ﴾ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے ۔حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ علم دین ہر مسلمان مرد وعورت کو حاصل کرنا چاہئے تا کہ صحیح طور سے زندگی گزار سکے۔ اگر انسان علم دین حاصل کرے گا تو خود سنت مصطفیٰ پر چلنے کی کوشش کرے گا، اپنی اولاد کو شریعت مصطفیٰ پر چلنے کی تا کید کرے گا، اپنی بیوی کے حقوق کو پہچانے گا۔ اگر عورت علم دین حاصل کرے تو اپنے شوہر کے حقوق کو پہچانے گی۔ اپنی اولاد کو اسلامی طریقے پر پرورش کرے گی۔ پڑوسیوں سے حسن سلوک سے پیش آئے گی۔ اس لئے سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا کہ علم دین حاصل کرنا مرد وعورت سب پر فرض ہے۔ حدیث میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ﴿ من خرج فی طلب العلم ہو فی سبیل اللہ حتی یرجع ﴾ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلا۔ جب تک گھر واپس نہ آئے اللہ کے راستے میں ہے اگر اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا تو شہید ہے۔

ایک دوسری جگہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں علم دین حاصل کرو اگر چہ چین میں ہو۔ مطلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرو اگر چہ دور کا سفر کرنا

پڑے۔علم دین حاصل کرواگر چہ تکلیف اٹھانا پڑے، علم دین حاصل کرو چاہیے بھوک اور پیاس برداشت کرنا پڑے، علم دین حاصل کرو چاہے مشقت اُٹھانا پڑے۔

انبیاء کے ساتھ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عبادت کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کو حکم دے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس وقت عالم دین عرض کریں گے۔اے پرودگار عالم یہ لوگ ہمارے علم کے طفیل جہاد کیے، ہمارے علم کے صدقے عبادت کئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تم میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کے مثل ہو آج تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس علمائے کرام بہت سے لوگوں کی سفارش کر کے جنت میں لے جائیں گے۔

قلم کی سیاہی

کل قیامت کے دن جب میزان میں شہیدوں کا خون علماء کے قلم کی سیاہی سے تولا جائے گا تو علماء کے قلم کی سیاہی شہیدوں کے خون سے زیادہ وزنی ہوگی۔ اس لئے کہ شہید اپنی جان کو راہ خدا میں ختم کر دیتا ہے اور شہادت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے، لیکن عالم کے قلم کی سیاہی قیامت تک لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ عالم کے قلم سے جب سیاہی نکلتی ہے تو مشکوۃ شریف وجود میں آتی ہے، عالم کے قلم سے جب سیاہی نکلتی ہے تو ترمذی شریف کی شکل اختیار کرتی ہے، عالم کے قلم سے جب

سیاہی نکلتی ہے تو فتاوی عالمگیری کا وجود ہوتا ہے، عالم دین کے قلم سے جب سیاہی نکلتی ہے تو الدولۃ المکیہ ثبوت علمِ غیب پر ایک پہاڑ قائم ہو جاتا ہے، عالم کے قلم سے جب سیاہی نکلتی ہے تو قوم کو کنز الایمان کا تحفہ ملتا ہے، عالم کے قلم سے جب سیاہی نکلتی ہے تو قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے سرمایہ حیات فتاویٰ رضویہ کی شکل میں ملتی ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے عالم دین کے قلم سے جب سیاہی نکلتی ہے تو بخاری شریف کا انمول تحفہ لوگوں کو ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم دین کے قلم کی سیاہی شہیدوں کے خون سے زیادہ قیمتی ہے۔

حضور علیہ السلام سے مصافحہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے عالم دین کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی، جس نے عالم دین سے مصافحہ کیا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، جس نے عالم کی صحبت اختیار کی اس نے میری صحبت اختیار کی اور جس نے دنیا میں میری صحبت اختیار کی قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جنت میں میرا ہم نشیں بنائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عرش کے نیچے مشک اذفر کا بنا ہوا شہر آباد ہے اس کے دروازہ پر فرشتہ روزانہ اس طرح منادی کرتا ہے سن لو جس نے عالم دین کی زیارت کی اس نے انبیاء کرام کی زیارت کی اور جس نے انبیاء کرام کی زیارت کی اس نے رب کی زیارت

کی اور جس نے رب کی زیارت کی اس کے لئے جنت ہے۔

عالم اور عابد

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ عالم افضل ہے یا عابد؟ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کے ساتھ ارشاد فرمایا اے شخص تیرے اس سوال پر فرشتوں کو تعجب ہوگا کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ایک سست عالم ستر ہزار محنتی اور رات بھر جاگ کر نماز پڑھنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے عابد سے بہتر ہے۔ برادران ملت یہ مرتبہ تو سست عالم کا ہے تو چست عالم کا کیا مرتبہ ہوگا۔

ایک دوسری جگہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی پر۔ اس کے بعد سرکار دو عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ سوراخوں میں چیونٹیاں اور سمندر میں مچھلیاں اس کی بھلائی کی دعائیں مانگتی ہیں جو لوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے۔

عالم کی زیارت

سرکار دو عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ والدین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ کعبہ شریف پر نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم پر نظر کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔

ایک دوسری جگہ سرکار دو عالم صلے اللہ تعالی وسلم ارشاد فرماتے ہیں اے ابن مسعود تمہارا گھڑی بھر علم دین حاصل کرنے کے لئے بیٹھنا کہ نہ کوئی قلم پکڑو نہ کوئی حرف لکھو تمہارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اے ابن مسعود عالم کے چہرے پر نظر ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اے ابن مسعود سن عالم دین کو سلام کرنا تمہارے حق میں ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

علم دین اور سفر

حضرت ابو درداکے پاس دمشق کی مسجد میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مدینہ منورہ سے آپ کے پاس ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں۔ دور دراز سفر طے کر کے کسی دولت کے لالچ میں نہیں کسی شہرت وعزت کے لالچ میں نہیں بلکہ حدیث سننے آیا ہوں آپ مجھے وہ حدیث پاک سنایئے۔ حضرت ابو دردانے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستے کو چلے تو اللہ تبارک وتعالی اس کو جنت کے راستے پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی خوشنودی کے لئے فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں، عالم کے لئے آسمان والے اور زمین میں بسنے والے اور پانی کے اندر مچھلیاں سب استغفار کرتے ہیں۔ اور عالم کی فضلیت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک علماء وارث انبیاء ہیں۔

حدیث کا مذاق

برادران اسلام حدیث پاک کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ علم دین کی توہین قرآن کی توہین اور علماء کی توہین کرنا کفر ہے اور مستحق عذاب ہے۔ نزہۃ المجالس

میں ذکر ہے کہ ایک شخص حدیث سیکھنے کے لئے ایک محدث کے پاس جایا کرتا تھا۔ کسی آدمی نے مذاق کے انداز میں کہا کہ میں نے سنا ہے کہ علم دین حاصل کرنے والے کے پیر کے نیچے فرشتے اپنے بازو بچھاتے ہیں آپ پیر آہستہ رکھتے تا کہ فرشتے کے بازو نہ ٹوٹ جائیں کہنے والا ابھی اپنی جگہ سے ہٹنے بھی نہ پایا تھا کہ اس کے دونوں پیر خشک ہو گئے اور وہ مفلوج ہو گیا۔

معزز سامعین کرام کبھی کسی حدیث کا مذاق نہ اڑائیں ورنہ آپ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ اور عذاب الہی سے آپ چھٹکارا نہیں پا سکتے۔

نور مجسم سرکار دو عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر دن اور ہر رات ایک ہزار نو سو ننا نوے اللہ تعالی کی رحمتیں علماء اور طالب علموں کے لئے برستی ہیں اور باقی لوگوں کے لئے ایک رحمت ہے۔ معزز سامعین اگر آپ اپنے آپ کو رحمتوں کی بارش سے سیراب کرنا چاہتے ہیں تو علم دین خود سیکھئے اور دوسروں کو سکھائیے۔

عالم اور شیطان

برادران ملت! عالم دین کے فضائل بے شمار ہیں اور شیطان عالم دین سے بہت ڈرتا ہے۔ ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ شیطان کا داؤ عالم دین پر نہیں چلتا۔

شیطان نے ایک دن پانی پر اپنا تخت بچھایا اور اپنے شاگردوں سے پوچھا آج تم لوگوں نے کونسا کام انجام دیا۔ ان میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہا کہ میں نے دو

شخصوں میں لڑائی کرادی، شیطان نے کہا اچھا کام کیا۔ دوسرا کھڑا ہوا اور یوں بولا میں نے ایک شخص کو شراب نوشی میں مبتلا کردیا، شیطان نے کہا اچھا کیا۔ تیسرا کھڑا ہوا اور بولا میں نے ایک طالب علم کو مدرسہ جانے سے روک دیا۔ شیطان اس کو گود میں اٹھالیتا ہے، تم نے سب سے اچھا کام کیا۔ دوسرے شاگرد تعجب میں پڑ گئے۔ شیطان نے کہا اگر وہ طالب علم عالم دین بن جاتا تو ہم کبھی اس کو بہکا نہیں سکتے آؤ میں تم سب کو تجربہ کر کے دکھاتا ہوں۔

شیطان ایک گدھے کو اچھی طرح سجا کر رات کو ایک عابد کے دروازہ پر گیا اور کہا کہ تم نے بہت عبادت کی اللہ کو پسند آیا۔ میرے ساتھ فرشتوں کی جماعت ہے ۔اللہ نے تم کو معراج کرانے کے لئے آسمان پر بلایا ہے۔ وہ عابد خوش ہو گیا اور گدھے پر سوار ہو گیا۔ شیطان نے اس گدھے کو لے جا کر جنگل میں چھوڑ دیا۔ وہ عابد رات بھر جنگل میں پھرتا رہا صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ شیطان نے اسے دھوکہ دیا ہے۔ پھر وہ شیطان اپنے شاگردوں کو لیکر گدھے کے ساتھ ایک عالم دین کے دروازہ پر پہنچا اور دستک دی۔ اندر سے آواز آئی کون؟ شیطان نے کہا آپ علم دین حاصل کئے۔ عبادت کئے لوگوں کو نیک راہ بتائے اللہ کو پسند آیا آپ کو معراج کے لئے آسمان پر بلایا ہے۔ عالم دین نے کہا تم شیطان ہو مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہو۔ ہمارے نبی آخری ان کو آسمان پر بلا کر معراج کرایا وہ بھی آخری قیامت تک اللہ تبارک وتعالیٰ کسی انسان کو آسمان پر بلا کر معراج نہیں کرائے گا۔ اتنا سننا تھا کہ شیطان وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور اپنے شاگردوں سے کہا دیکھا تم نے اس عابد کو آن واحد میں بہکا لئے لیکن اس عالم دین کو نہ

بہکا سکے۔

برادران ملت علم دین کی بہت بڑی فضلیت ہے اس لئے اپنے خاندان والوں کو، اپنی اولاد کو علم دین سیکھائیے، علم دین کی تعلیم دیجئے تا کہ شیطان کے مکرو فریب سے بچ سکے، سنت مصطفے پر چل کر اپنی زندگی گذار سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی تمام مسلمانوں کو علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین۔

وماعلینا الا البلغ

شانِ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَولنامُحَمَّداً
صلیّ اللّٰہُ تَعالیٰ عَلَیہِ وَسَلّم عَلَی الْعٰلمِینَ
جَمِیْعاً اَقَامَہ یَوم القِیَامَۃِ لِلمُذْنِبِیْنَ المتلوثین
الخطآئِینَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعاً امّابَعْدُ فقدْ قَالَ
اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من
الشیطان الرجیم کو نوا مع الصّادقین
صدق اللہ العظیم و بلغنا رسولہ الکریم

چمنستان رضوی کے مہکتے پھولو، شمع رسالت کے پروانو، حیدر قرار کے شیدائیو، غوث اعظم کے عقیدت مندو، غریب نواز کے فدائیو، مرکز اہلسنت فاضل بریلوی کے متوالو، آیئے ہم سب سے پہلے سید ابرار واخیار، شہنشاہ ذی وقار، کائنات کے اولین فصل بہار، عرب کے ناقہ سوار، بے چین دلوں کا قرار رسولوں کے سردار، انسانیت کے وقار، دونوں جہاں کا مختار جانِ جہاں و جانِ بہار بنیادِ کائنات کا معیار، رہبر اعظم، نیرِ اعظم، رسولِ اعظم، نبی اعظم، سیاح لا مکاں، مالک انس وجاں، سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، طٰہٰ ویٰسں، انیس الغزین، بے کسوں کا کس، بے بسوں کا بس، غریبوں کا ماوی، یتیموں کا ملجا، بے سہاروں کا سہارا، چارہ سازِ درد منداں سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ، حبیب پروردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کے دربار عالی میں اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت ہی عقیدت ومحبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔

﴿اللّٰهُمَّ صَلی عَلیٰ سَیِّدِنَا مولنا محمد بارک وسلم صلاة وسلاماً عيك يا رسول الله﴾

ملک سخن کی شاہی تم کو رضؔا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

وہ رضؔا کے نیزے کی مار ہے عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

کوئی پھر سے احمد رضا بھیج یارب
عجب نجدیوں کا چلن دیکھتے ہیں

معزز سامعین ہر واعظ ہر مقرر خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت مقدسہ یا حدیث پاک کو اپنا عنوان سخن بنایا کرتا ہے اسی قانون اور ضابطے کے تحت میں نے بھی ایک جز آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اور اسی پر کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ نہ میں میدان خطابت کا درخشندہ خطیب، نہ بلیغ اللسان مقرر ہوں نہ فصیح البیان واعظ بلکہ میدان خطابت کا طفل مکتب ہوں، صرف بارگاہِ اعلی حضرت میں چند کلمات کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ چودہویں صدی کے مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضؔا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چرچا اور تذکرہ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اعلی حضرت فاضل بریلوی کا شکریہ ادا نہیں کرسکتے، ہماری

گردنیں اعلیٰ حضرت کے احسان سے جھکی ہیں اور آنے والی نسل بھی مجدد اعظم کے احسان کا شکریہ نہیں ادا کرسکتی۔

عشق مصطفیٰ کا نام احمد رضا

اعلیٰحضرت کی شخصیت ایک عظیم شخصیت ہے۔ امام احمد رضا کسی فرد واحد کا نام نہیں ہے بلکہ بہت سی خوبیوں کا نام احمد رضا ہے۔ ہمہ گیر شخصیت کا نام امام احمد رضا ہے، تدبر کا نام امام احمد رضا ہے، تفکر کا نام امام احمد رضا ہے، تعقل کا نام امام احمد رضا ہے، تفہیم کا نام امام احمد رضا ہے، تفقہ فی الدین کا نام امام احمد رضا ہے، امام اعظم کی فقاہت کا نام امام احمد رضا ہے، امام رازی کی تدقیقی کمال کا نام امام احمد رضا ہے، علامہ جلال الدین سیوطی کے تفسیری کمال کا نام امام احمد رضا ہے، دینی مائل کی تحقیق کا نام امام احمد رضا ہے، استفتاء کی باریک بینی کا نام امام احمد رضا ہے، پیچیدہ مسائل کے حل کا نام امام احمد رضا ہے، دنیائے وہابیت اور دیوبندیت کو ڈھانے کا نام امام احمد رضا ہے، قصر وہابیت اور دیوبندیت میں زلزلہ پیدا کرنے کا نام امام احمد رضا ہے، دیوبندی اور وہابی کے منہ پر بھرپور طمانچے کا نام امام احمد رضا ہے، دشمن رسول کی گردن کے لئے برہنہ شمشیر کا نام امام احمد رضا ہے، علم غیب پر دلائل کا انبار لگادینے کا نام امام احمد رضا ہے، غوث پاک کے کردار کا نام امام احمد رضا ہے، سنیت کے مشعل راہ کا نام امام احمد رضا ہے محی سنیت کا نام امام احمد رضا ہے، مارہرہ مطہرہ کے پیرومرشد آل رسول کے سرمایہ حیات کا نام امام احمد رضا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ عشق مصطفیٰ کے مجسمے کا نام امام احمد رضا ہے۔

امام احمد رضا کا چرچہ

معزز سامعین امام احمد رضا کا چرچا ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کی عظمت سب کو تسلیم ہے۔ امام احمد رضا کی رفعت روز بروز بلندی کی طرف رواں ہے، امام احمد رضا کی شہرت صرف ہندوستان کی چہار دیواری ہی میں محدود نہیں بلکہ سرزمین عرب میں بھی ہے، لندن کی یونیورسیٹیوں میں ہے، امریکہ کے شہروں میں ہے، حل وحرم میں ہے، امام احمد رضا کی ذات مدبر کی تدبیر میں ہے، مفکر کی فکر میں ہے، پروفیسر کے مطالعہ میں ہے، محقق کی تحقیق میں ہے، مفتی کے فتوی میں ہے جب امام احمد رضا کی زندگی کا مطالعہ کوئی دانشور کرتے ہیں تو امام احمد رضا کی عظمت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں، جب کوئی محقق امام احمد رضا کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو امام احمد رضا کی تحقیق کے سامنے اپنا سر جھکا دیتے ہیں، جب کوئی مفکر امام احمد رضا کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو امام احمد رضا کی فکر کے سامنے اپنا سر جھکا دیتے ہیں، جب کوئی مدبر اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اعلیٰ حضرت کی تدبر کے سامنے سر عقیدت کو جھکا دیتے ہیں۔ جب کوئی مفسر اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اعلیٰ حضرت کی تفسیر کے سامنے سر خم کئے ہوئے نظر آتے ہیں اس لئے کہ اعلیٰ حضرت تمام خوبیوں کے جامع ہیں۔

سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

محترم سامعین کرام میں نے خطبہ مسنونہ کے بعد جس آیت کریمہ کی

تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت تک کے مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ، سچوں کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ، سچوں کا دامن تھام لو، سچوں کے قدم سے لپٹ جاؤ، جب تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو صدیق اکبر کو سچا پاتے ہیں تو ان کے دامن سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور صدیقی کہلاتے ہیں، غوث اعظم کو سچا پاتے ہیں تو قادریت کا پٹہ گلے میں ڈال لیتے ہیں اور قادری کہلاتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ کو سچا پاتے ہیں تو ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور حنفی کہلاتے ہیں۔ خواجہ اجمیری کو سچا پاتے ہیں تو ان کے قدموں میں لپٹ جاتے ہیں اور چشتی کہلاتے ہیں۔ جو مخدوم سمناں کو سچا پاتے ہیں تو ان سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور اشرفی کہلاتے ہیں۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی کو سچا پاتے ہیں تو ان کے دامن سے وابستہ ہو جاتے اور رضوی کہلاتے ہیں، جب مفتی اعظم ہند کو سچا پاتے ہیں تو ان کے دامن کو تھام لیتے ہیں اور نوری کہلاتے ہیں۔

احسان امام احمد رضا

معزز سامعین کرام آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ امام احمد رضا کا دنیائے سنیت پر بہت بڑا احسان ہے اس لئے کہ جب اس دارگیتی پر دیوبندیت کی کالی گھٹا عالم اسلام میں پھیل رہی تھی جب وہابیت کی تیز آندھی عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، جب نجدیت اپنا دامن وسیع کر رہی تھی، جب دشمنان رسول چراغ عشق مصطفیٰ کو بجھانے کے درپے تھے، جب

مسلم نما بھیڑیا عظمت مصطفیٰ کو مٹانے کے لئے کمر بستہ تھے، جب گمراہیت پھیل رہی تھی اس اندوہناک دور میں احمد رضا بریلی کی سرزمین پر جلوہ افروز ہوئے جنھوں نے دامن وہابیت کو اپنے نوک قلم سے تارتار کیا، جنھوں نے اپنی زبان وقلم سے دیوبندیت کی تیز آندھی کو روکا، جنھوں نے دشمنان مصطفیٰ کی گردن کو اپنے قلم سے اڑایا، جنھوں نے دشمنان رسول کے دلوں پر دہشت پیدا کردی، جنھوں نے دشمنِ رسول اور عاشق رسول کے مابین خطِ امتیاز کھینچا، جنھوں نے دیوبندیت اور وہابیت کو ہمیشہ کے لئے لا جواب کردیا جنھوں نے سرمہ عشق مصطفیٰ آنکھوں میں پہنادیا، جنھوں نے عشق رسول کا چراغ سینوں میں روشن کیا، جنھوں نے ہر لمحہ عشق رسول کا درس دیا، جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشق نبی کے سکھانے میں گذرا، یہ امام احمد رضا کا احسان عظیم ہے کہ ہم کو غلام مصطفیٰ بننے کا طریقہ سکھایا۔ یہ امام احمد رضا کا احسان عظیم ہے کہ ہمارے سینے کو عشق مصطفیٰ سے روشن کردیا۔

امام احمد رضا سے نسبت

برادران اسلام امام احمد رضا کی نسبت حاصل کرنا بہت بڑی خوش نصیبی کی بات ہے جس نے امام احمد رضا کی نسبت پالی وہ اپنے زمانہ کا درخشندہ ستارہ بن گیا، کوئی امام احمد رضا کی شاگردی اختیار کرلی تو مفسر اعظم بن گیا، کوئی امام احمد رضا کے دامن سے وابستہ ہوگیا تو صدرالشریعہ کہلایا، کوئی امام احمد رضا سے فیض حاصل کیا تو مفتی اعظم بن گیا، اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کیا تو شیر بیشہ اہل سنت

بن گیا، کوئی بارگاہ اعلحضرت امام احمد رضا کی گداگری اختیار کیا تو مناظر اعظم بن گیا، کوئی اعلیٰ حضرت کے دامن سے رشتہ جوڑلیا تو سید العلماء بن گیا، میرے اعلیٰ حضرت علم وفن کا گوہر بکھیرتے رہے، میرے امام احمد رضا درنایاب لوگوں کو پیش کرتے رہے، امام احمد رضا فیض کا دریا بہاتے رہے، جس نے جتنا چاہا اتنا ہی فیض حاصل کیا جس نے جتنا دامن پھیلایا اس نے اتنا ہی اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھرلیا، کوئی مفتی اعظم بن کر دامن بھرتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کوئی محدث اعظم بن کر فیض حاصل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، کوئی صدر الشریعہ بن کر فیض حاصل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

احمد رضا بارگاہِ خدا میں

امام احمد رضا مارہرہ مطہرہ کی دھرتی پر بیعت کے لئے ولی کامل پیر مرشد آل رسول کے دربار میں حاضری دیتے ہیں اور آپ کے ہاتھ میں بیعت ہوتے ہیں جب سید آل رسول امام احمد رضا کو حلقہ مریدین میں داخل کرلیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ خلافت بھی عطا کرتے ہیں اور برجستہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اگر اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے پوچھے اے آل رسول دنیا سے میرے لئے کیا لائے ہو تو میں عرض کروں گا اے میرے خالق اے میرے مالک میں تیرے لئے دنیا سے احمد رضا لایا ہوں۔ برادران ملت ذرا میں آپ لوگوں کی توجہ چاہتا ہوں کل قیامت میں جب اللہ تبارک وتعالیٰ سید آلِ رسول سے پوچھے گا کہ تم دنیا سے میرے لئے کیا لائے ہو تو یہ نہیں فرمائیں گے کہ نماز لے کر آیا ہوں، یہ نہیں فرمائیں گے کہ روزہ لے کر آیا ہوں، یہ

نہیں فرمائیں گے کہ عبادت وریاضت لے کر آیا ہوں ، یہ نہیں فرمائیں گے کہ تسبیح و تہلیل لے کر آیا ہوں ، یہ نہیں فرمائیں گے کہ مریدوں کا جم غفیر لے کر آیا ہوں بلکہ فرمائیں گے کہ احمد رضا لے کر آیا ہوں ۔ برادران اسلام ذرا توجہ چاہوں گا ولی کامل پیر و مرشد آل رسول جانتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو نماز سے زیادہ پسند عشق مصطفیٰ ہے۔ روزہ سے زیادہ پسند عشق مصطفیٰ ہے، ریاضت وعبادت سے زیادہ پسند عشق مصطفیٰ ہے اور عشق مصطفیٰ کے مجسمے کا نام احمد رضا ہے۔

گالی سن کر خوش ہوئے

برادران اسلام آپ امام عشق ومحبت کی زندگی کا بغور مطالعہ کریں تو ایسے ایسے واقعات عشق رسول کے ملیں گے کہ ایمان تازہ ہو جائے گا ایسے ایسے واقعات نظر آئیں گے کہ سینے میں محبت رسول پیدا ہو جائے گی ۔ بارگاہ اعلیٰ حضرت میں روزانہ بے شمار خطوط آتے تھے اور خدام حضرات پڑھ کر سناتے تھے ایک دن خادم نے عرض کیا کہ کسی دیوبندی گستاخ رسول نے آپ کو گالیاں لکھ کر بھیجا ہے اتنا سننا تھا کہ امام عشق و محبت کے چہرے پر رونق چھا گئی، خوشی اور مسرت سے نورانی چہرہ جگمگانے لگا، آپ کا چہرہ گلبن باغ کی طرح کھل اٹھا آپ کا رخ زیبا فرحت وانبساط سے چمک اٹھا، لب مبارک پہ مسکراہٹ پھیل گئی، خادم حیران ہو جاتا ہے اور عرض کرتا ہے حضور آپ خوش ہو رہے ہیں آپ مسکرا رہے ہیں دیوبندی نے آپ کی تعریف نہیں کی ہے۔ اس گستاخ رسول نے آپ کو دعائیں نہیں دی ہیں بلکہ گالیاں لکھ کر بھیجا ہے تو میرے امام عشق و

محبت ارشاد فرماتے ہیں اسی لئے تو میں خوش ہو رہا ہوں کہ دیوبندی جس وقت مجھے بُرا بھلا لکھا ہوگا وہ گستاخ رسول جس وقت مجھے گالیاں لکھا ہوگا اس وقت میرے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سے اپنی زبان روکے رکھا ہوگا۔ برادران اسلام ملت یہ ہے امام عشق ومحبت کہ گالیاں سننا پسند ہے، اپنی توہین برداشت ہے لیکن کوئی محبوب عربی کی توہین کرے یہ ہرگز برداشت نہیں۔

عشق مصطفیٰ کا داغ

معزز سامعین کرام! آپ امام عشق ومحبت کی زندگی کا مطالعہ چشم انصاف سے کیجئے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجائے گی کہ امام احمد رضا کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشق رسول میں گذرا ہے۔ امام احمد رضا کا ایک ایک کام عشق رسول میں ہوا ہے، اگر امام احمد رضا نے کسی کو کافر کہا ہے تو عشق رسول میں، اگر کسی سے دشمنی کی ہے تو عشق رسول میں اگر پانی کا ایک گھونٹ پیا ہے تو عشق رسول میں، اگر نماز ادا کی ہے تو عشق رسول میں، اگر روزہ رکھا تو عشق رسول میں، قلم اٹھایا ہے تو عشق رسول میں، فتوی لکھا ہے تو عشق رسول میں، اپنی دنیاوی زندگی گذاری ہے تو عشق رسول میں الدولۃ المکیۃ لکھا ہے تو عشق رسول میں، فتاوی رضویہ کا وجود ہوا تو عشق رسول میں، کنز الایمان تیار کیا تو عشق رسول میں، خانہ کعبہ کا حج کیا تو عشق رسول میں، اگر خانہ کعبہ کی زیارت کی تو عشق رسول میں

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اپنے سینے کو منور کیا تو عشق رسول میں، اپنے سینے میں آگ لگائی تو عشق رسول کی

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے

جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

نعت نبی گنگنائے تو عشق رسول میں ،حدائق بخشش کی تخلیق ہوئی تو عشق رسول میں ،

اس دنیا سے گئے تو عشق رسول میں، سینے میں داغ لے گئے تو عشق رسول کا

لحد میں عشقِ رخ شہ کا داغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

جامع الصفات

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ تمام خوبیوں کے جامع تھے ،آپ علم وعمل میں یکتا کے روزگار تھے ان کی ذات میں زہد وتقوی تھا ،فقر واستغناء ، جودوسخا ،علم و بردباری بدرجہ اتم موجود تھا ،آپ کی ذات میں احسان وایثار ،طہارت وپاکیزگی ضبط و تحمل موجزن تھا ، آپ کی ضمیر میں صبر و رضا ، ایمان و ایقان تھا آپ کے قلب میں درویشی اور حُسن واخلاق شامل تھا۔ آپ کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد بے ساختہ زبان سے جامع الصفات جیسے الفاظ جاری ہوجاتے ہیں آپ کے اذہان میں مجتہدانہ شان تھی ، دینی کتابوں کے بالغ نظر مصنف بھی تھے آپ کی ذات ایک عظیم تحریک تھی ، آپ ایک مصلح اور ایک ولی کامل تھے آپ کا فیصلہ فقہائے عالم کے لئے سند وشہادت کا درجہ رکھتا تھا ،آپ کا فیض سیماب رحمت بن کر اٹھا تو اٹھتا چلا گیا ، بڑھا اور بڑھتا ہی چلا گیا پھیلا تو پھیلتا ہی چلا گیا ،علم ودانش کی کھیتیاں سرسبز شاداب ہوتی چلی گئیں ،آپ

کنواں نہ تھے کہ لوگ وہاں جا کر پیاس بجھاتے بلکہ آپ فیض کے بادل تھے ہر جگہ خود ہی جا کر برستے۔

ثانی نظر آتے ہیں

معزز حاضران مجلس آپ امام علم وفن کی زندگی کا ایک ایک گوشہ تغائرنظری سے مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ عبادت وریاضیت میں غوث پاک کا ثانی نظر آتے ہیں جب فقہی مسائل پر غور فکر کرتے ہیں تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ثانی نظر آتے ہیں، جب فلسفہ میں قلم اٹھاتے ہیں تو امام غزالی رضی اللہ تعالی عنہ کے ثانی نظر آتے ہیں، جب عشق نبی میں بولتے ہیں تو اویس قرنی کی زبان آپ میں نظر آتی ہے، جب فتویٰ نویسی کرتے ہیں تو علامہ شامی کے ثانی نظر آتے ہیں، جب تفسیر کرتے ہیں تو علامہ سیوطی کے ثانی نظر آتے ہیں، جب لوگوں کو جام معرفت پلاتے ہیں تو خواجہ اجمیری کے ثانی نظر آتے ہیں، جب علم غیب پر دلائل دیتے ہیں تو امام رازی کے ثانی نظر آتے ہیں، حقیقت تو یہ ہے جب عشق مصطفیٰ میں تڑپتے ہیں تو بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عکس آپ میں نظر آتا ہے۔

ہرفن کا امام

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرفن کا امام نظر آتے ہیں۔ آپ نے فن شاعری پر بھی طبع آزمائی کی اور آپ فن شاعری کے بھی امام نظر آتے ہیں۔آپ کا کلام تصنع اور ہزل سے پاک ہے، آپ کی شاعری قرآن وحدیث کا

ترجمان ہے۔ آپ کے ہر شعر سے عشق رسول کی خوشبو پھیلتی ہے۔ آپ کے اشعار میں قرآن و حدیث کے الفاظ بدرجہ اتم موجود ہیں، آپ کے کلام میں فصاحت و بلاغت، سلاست و روانی تسلسل بیانی موجود ہے۔ آپ کا ایک ایک شعر بھٹکے ہوئے کے لئے مشعل راہ ہے، آپ کے بعض اشعار دیوبندیوں اور وہابیوں کے لئے شمشیر برہنہ ہے، آپ کے کلام میں جو خوبیاں نظر آتی ہیں وہ اچھے اچھے شاعروں کے کلام میں نظر نہیں آتی، آپ کی قلم سے نکلا ہوا ایک ادنی شعر اچھے شاعروں کے اچھے اشعار پر بھاری ہے، اگر آپ جائزہ لینا چاہتے ہیں تو غالب کے کلام کا بغور جائزہ لیجئے، ڈاکٹر علامہ اقبال کے اشعار کا مطالعہ کیجئے، مومن کے کلام کو پڑھئے، میر تقی میر کے کلام کا جائزہ لیجئے، داغ دہلوی کے اشعار کا تجزیہ کیجئے، چکبست کے اشعار دیکھئے، فراق گورکھپوری کے کلام کا جائزہ لیجئے، محمد حسین آزاد کے کلام دیکھئے، سرسید احمد کے اشعار کو پڑھئے، شکیل بدایونی کے کلام دیکھئے، الطاف حسین حالی کے کلام کا جائزہ لیجئے، قرۃ العین کے کلام پڑھئے، مہدی حسن کے کلام کو پڑھئے، حفیظ جالندھری کے کلام کا جائزہ لیجئے، اکبر الہ آبادی کے کلام پڑھئے، عبدالحلیم شرر کے کلام کا جائزہ لیجئے، آپ تمام نامور شعراء کے کلام کا بغور جائزہ لیجئے، اس کے بعد دیوان اعلی حضرت حدائق بخشش کا جائزہ لیجئے۔ حدائق بخشش کا ایک ادنی شعر بیچ میں رکھئے اور تمام شاعروں کے کلام کو چاروں طرف رکھئے تو ایسا معلوم ہوگا کہ سورج کے چاروں طرف چراغ رکھ دیا گیا ہے اور بے ساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہو جائے گا۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

دیوبندی کو منہ توڑ جواب

امام احمد رضا فاضل بریلوی جس فن میں قلم اٹھائے ہیں وہابیت اور دیوبندیت کو منہ توڑ جواب دیئے ہیں، جب فتوی میں قلم اٹھاتے ہیں تو قیصر وہابیت کو ڈھا دیتے ہیں ۔ جب الدولۃ المکیہ لکھتے ہیں تو دنیائے وہابیت میں زلزلہ پیدا کر دیتے ہیں، جب فن شاعری میں قلم اٹھاتے ہیں تو دشمنان رسول اسکو اس طرح چیلنج کرتے ہیں۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار　　اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

جب وہابی اور نجدی یہ لکھتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہو وہ چیز کا مالک ومختار نہیں اس کو کوئی قدرت حاصل نہیں وہ بے بس و مجبور ہے تو امام احمد رضا فن شاعری کے ذریعہ منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ وہابی کو مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تو امام احمد رضا پیدا ہوتا ہے

برادران اسلام آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا دنیا میں نمرودیت پھیلتی ہے تو ابراہیم خلیل اللہ پیدا ہوتا ہے، دنیا میں فرعونیت پھلتی ہے تو موسیٰ کلیم اللہ پیدا ہوتا ہے دنیا میں یزیدیت پھیلتی ہے تو امام حسین پیدا ہوتا ہے، جب دین الٰہی کا وجود ہوتا ہے تو مجدد الف ثانی پیدا ہوتا ہے۔ جب دنیا میں وہابیت ونجدیت جنم لیتی ہے تو امام احمد رضا پیدا ہوتا ہے۔

وما علینا الا البلغ

رد دیوبندیت

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَامُحَمَّداً

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّم عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

جَمِیْعاً اَقَامَه یَوم القِیَامَةِ لِلْمُذْنِبِیْنَ المتلوثین

الخطَآئِیْنَ الْهَالِکِیْنَ شَفِیْعاً اَمَّابَعْدُ فَقَدْ قَالَاللہ تعالیٰ

فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُوْذُوْنَ رَسُوْلَه لَعَنُهُم اللّٰہُ فِیْ الدُّنْیَاوَالْآخِرَةِ

صدق اللہ العظیم و بلغنا رسوله الکریم

معزز سامعین کرام! ابھی ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس پر روشنی ڈالنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اور ہم مل کر سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، سید ابرار واخیار شہنشاہ ذی وقار کائنات کے اولیں فصل بہار، رہبر اعظم، قائد اعظم، نیر اعظم، سیاح لامکاں مالک انس وجاں، حبیب پروردگار، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کے دربار عالی شان میں نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔ ﴿اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدٍ بارک وسلم صلاةً وسلاماً علیك یا سیدی یارسول اللہ﴾

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ۔۔۔ ظالمو محبوب کا حق تھا یہی

اس برُے مذہب پہ لعنت کیجئے ۔۔۔ عشق کے بدلے عداوت کیجئے

برادران اسلام ہر واعظ ہر مقرر خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت مقدسہ یا حدیث پاک کو اپنا عنوان سخن بنایا کرتا ہے۔ اسی قانون اور ضابطے کے تحت میں نے بھی قرآن مقدس کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ الَّذِينَ يُوْذُوْنَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ جو لوگ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ آپ غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اس زمانے میں دیوبندی وہابی سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان وقلم سے تکلیف دیتے ہیں۔ کوئی سرکار دو عالم کے علم غیب کی نفی کر رہا ہے، کوئی حبیب خدا کو بڑا بھائی تصور کرتا ہے، کوئی حضور کا خیال نماز میں لانا غلط بتا رہا ہے، کوئی سرکار کو مالک مختار ہونے سے انکار کر رہا ہے، کوئی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا انکار کر رہا ہے، کوئی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ہونے سے انکار کر رہا ہے، کوئی احمد مجتبیٰ کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتا رہا ہے، کوئی سرکار مدینہ پر صلوۃ وسلام پڑھنے سے روک رہا ہے، کوئی کمبخت گنبد خضری کو صنم اکبر قرار دے رہا ہے کوئی رسول کو اپنی طرح کہہ رہا ہے، کوئی رسول خدا کو وسیلہ بنانا شرک قرار دے رہا ہے، کوئی تعظیم نبی سے انکار کر رہا ہے، کوئی رسول خدا سے مدد مانگنے کو شرک بتا رہا ہے، طرح طرح سے رسول خدا کی شان میں توہین کر کے رسول خدا کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور اللہ کی لعنت کا طوق گلے میں پہنتے ہیں۔

اندھے دیوبندی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور ہیں ، رب کے ظہور ہیں ، مظہر رب کا شفاف آئینہ ہیں ، ابو جہل سے پوچھا جاتا ہے اے ابو جہل تُو بتا دنیا میں سب سے زیادہ بدشکل کون ہے تو ابو جہل کہتا ہے کہ محمد ابن عبداللہ ہے۔ صدیق اکبر سے پوچھا جاتا ہے اے صدیق اکبر تو بتا کہ دنیا میں سب سے زیادہ حسین کون ہے تو صدیق اکبر جواب دیتے ہیں سب سے زیادہ حسین رسول خدا ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ جمیل رسول خدا ہے جن کے حسن کے سامنے چاند کی چاندنی بیکار ہے ، یوسف علیہ السلام کا حسن پھیکا ہے جب رسول خدا اس امر حقیقت کو سنتے ہیں تو مسکراتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں میں شفاف آئینہ ہوں ، میرے سامنے جو آتا ہے اپنا ہی کردار اس کو نظر آتا ہے ، اپنا ہی چہرہ اس کو نظر آتا ہے ، فاروق اعظم کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، عثمان غنی کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، حیدر کرار کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، جبرئیل کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، امام اعظم ابو حنیفہ کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، امام شافعی کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، امام حنبل کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا ، علامہ سیوطی کو رسول کا ثانی نظر نہیں آتا۔ امام غزالی کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، مولائے روم کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، شیخ سعدی کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، شہنشاہِ بغداد غوث پاک کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، خواجہ اجمیری کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، نظام الدین اولیاء کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، اعلیٰ حضرت امام رضا کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، مفتی اعظم ہند کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، مدبر کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، مفکر کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا ، عقل والوں کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا عقل والوں نے عرش پر دیکھا تو ظل یزداں کہا انبیاء کی امامت کرتے

ہوئے دیکھا تو امام الانبیاء کہا، دنیا والوں کو روشنی دیتے ہوئے تو نور اللہ کہا، آپ کو طٰہٰ یٰسین کا خطاب ملا تو حبیب اللہ کہا، جب مکہ کی گلیوں میں چلتے پھرتے دیکھا تو افضل البشر کہا، عقل کے اندھوں کو رسول کا ثانی نظر آیا، یہ وہابی اور دیوبندی کو رسول کا ثانی نظر آیا، کوا کھانے والے کو رسول کا ثانی نظر آیا، انگلی میں لگی نجاست کو چھاٹنے والے کو رسول کا ثانی نظر آیا، دو سجدہ کر کے پیشانی میں گھٹا بنانے والے کو رسول کا ثانی نظر آیا، کوا کھانے والے سے لیکر نجاست چاٹنے والے تک سب کو رسول کا ثانی نظر آیا لیکن سید الملائکہ سے لے کر سید العلماء تک کسی کو رسول کا ثانی نظر نہیں آیا۔

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سورہے تجھ کو شے دوسرا جانا

دیوبندی شیطان کی شاگردی میں

دیوبندی وہابی جس چیز میں تعظیم رسول دیکھتے ہیں انکار کر دیتے ہیں، جس کام میں عظمت رسول دیکھتے ہیں، اس کے منکر ہو جاتے ہیں، جس فعل میں رفعت حبیب خدا دیکھتے ہیں اس سے روگردانی کرتے ہیں علم غیب میں عظمت مصطفیٰ ہے تو علم غیب کا انکار کر بیٹھے، صلوٰۃ وسلام میں رفعت مصطفیٰ ہے تو صلوٰۃ وسلام سے روگردانی کرنے لگے عید میلاد النبی میں شان مصطفیٰ ہے تو عید میلاد النبی کے منکر ہو گئے، قیام میں تعظیم رسول ہے تو قیام کا انکار کر بیٹھے۔ آیئے اس بات کا پتہ لگائیں کہ سب سے پہلے عظمت انبیاء سے انکار کرنے والا کون ہے، سب سے پہلے تعظیم انبیاء سے انکار

کرنے والا کون ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ تعظیم انبیاء سے انکار کرنے والا شیطان رجیم ہے، تعظیم انبیاء سے روگردانی کرنے والا ابلیس لعین ہے۔

ابلیس تعظیم انبیاء کے انکار سے پہلے بہت بڑا متقی تھا، ابلیس تعظیم انبیاء کے انکار سے پہلے بہت بڑا عبادت گذار تھا۔ ابلیس تعظیم انبیاء کے انکار سے پہلے فرمانبردار تھا، ابلیس تعظیم انبیاء کے انکار سے پہلے معلم الملائکہ تھا، ابلیس تعظیم انبیاء کے انکار سے پہلے بڑا پرہیزگار تھا، جب تعظیم انبیاء سے انکار کیا تو اس کی عبادت کام نہ آئی اس کا تقوی کام نہ آیا، اس کی فرمانبرداری کام نہ آئی، پرہزگاری کام نہ آئی، اس کا معلم الملائکہ ہونا کام نہ آیا بلکہ اللہ کی لعنت کا طوق اس کی گردن میں پڑ گیا، ابلیس نے دنیا والوں کو بتا دیا کی میری پیروی کرنا چاہو تو تعظیم انبیاء سے انکار کردو میرے نقش قدم پر چلنا چاہو تو تعظیم انبیاء سے انکار کردو میرے شاگرد بننا چاہو تو تعظیم انبیاء سے انکار کردو، دیوبندی اور وہابی شیطان کی پیروی کرتے ہوئے تعظیم انبیاء سے انکار کردیئے، دیوبندی اور وہابی شیطان کا شاگرد بن کر خود تعظیم انبیاء سے انکار کرتے ہیں اور دوسروں کو تعظیم انبیاء سے روکتے ہیں۔

بے شرم دیوبندی

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، ﴿لا نبی بعدی﴾ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، میرے بعد کسی نبی کا وجود نہ ہوگا، میرے بعد کسی نبی کا آنا نہ ہوگا، میرے بعد کوئی بنی تشریف نہیں لائیں گے، میرے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے،

میرے بعد کسی نبی کا آنا ناممکن ہے، میرے بعد کسی نبی کا آنا مشکل ہے، رسول اللہ کی بات پتھر کی لکیر ہے، نبی کی زبان سے نکلی ہوئی بات حرف آخر ہے۔ سورج اپنا راستہ بدل سکتا ہے، چاند اپنا رخ بدل سکتا ہے، زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے، پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے، لیل ونہار کی گردش رُک سکتی ہے، دریا کی طغیانی اپنا رُخ بدل سکتی ہے لیکن رسول اللہ کی زبان سے نکلی ہوئی بات نہیں بدل سکتی، نبی کی زبان سے نکلا ہوا کلام بدل نہیں سکتا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے﴿ اذا لم یعرف ان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاءِ فلیس بِمسلم ﴾ جو شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے۔ قرآن سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی آخری نبی، اقوال فقہاء سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں، اجماع امت سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں اس کے باوجود وہابی اور دیوبندی یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ آخری نبی نہیں ہیں، اس کے بعد بھی نبی کا آنا ہے، اس کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں، اپنے آپ کو امت رسول بھی کہلاتے ہیں قرآن کی مخالفت بھی کرتے ہیں، اپنے آپ کو امت رسول بھی کہلاتے ہیں حدیث کی مخالفت بھی کرتے ہیں، اپنے آپ کو امت رسول بھی کہلاتے ہیں اجماع امت کی مخالفت بھی کرتے ہیں، اپنے آپ کو امتِ رسول بھی کہلاتے ہیں اقوال فقہا کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ یہ دیوبندی وہابی بے شرمی کے لبادے اوڑھے ہوئے نظر آتے ہیں اس سے زیادہ بے شرم و بے حیا اور کون ہوسکتا ہے کہ اپنے آپ کو امت محمدیہ کہلاتا ہے ذکر رسول سے دور بھاگتا ہے، اپنے آپ کو امت رسول اللہ کہلاتا ہے اور تعظیم نبی سے انکار کرتا ہے اسی لئے تو امام احمد رضا فاضل

بریلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردود کہ ہوں اُمت رسول اللہ کی

علم غیبِ مصطفیٰ

دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ رسول کو علم غیب نہیں ہے، رسول کو پیٹھ پیچھے کا علم نہیں ہے، رسول کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے، رسول کے علم سے ملک الموت کا علم زیادہ ہے، رسول کا علم بچے اور پاگل سے زیادہ نہیں نعوذ باللہ

میں وہابی اور دیوبندی سے پوچھتا ہوں کہ تم پورے قرآن سے ایک آیت پیش کرو جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ اللہ نے ابلیس کو علم غیب سکھایا، اللہ نے شیطان کو علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ وہابیو اور دیوبندیو ﴿فاتوا برھانکم ان کنتم صدقین﴾ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو، تم ہرگز کوئی دلیل نہیں لا سکتے تم ہرگز کوئی ثبوت نہیں لا سکتے۔ اب سنو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کی شان اقدس میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ قل رب زدنی علماً﴾ کہیں ارشاد فرماتا ہے ﴿الرحمٰن علم القرآن﴾ کہیں ارشاد ربانی ہے ﴿وما ھو علی الغیب بضنین﴾ کہیں ارشاد ہوتا ہے ﴿ولسوف یعطیك ربك فترضی﴾ کہیں یوں ارشاد فرماتا ہے ﴿و علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله علیك عظیما﴾ ، اے میرے پیارے میں نے تم کو ہر اس چیز کا علم سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے۔ تم پر اللہ تعالیٰ کی

بہت بڑی مہربانی ہے، اے میرے محبوب تم جس جس چیز کونہیں جانتے تھے میں نے ہر اس چیز کا علم سکھا دیا تم دیوار کے پیچھے کا علم نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، قرآن کو نہیں جانتے تھے میں نے سکھایا، تم لوح وقلم کا علم نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، تم جنت ودوزخ کی خبر نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، تم علم غیب نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، سوال قبر تم نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، تحت الثری کا علم نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، عرش اعظم کا علم نہیں جانتے تھے میں نے تم کو بتایا، اے میرے محبوب جو ہو چکا اس کا علم بھی تم کو بتایا، جو ہو رہا ہے اس کو بھی بتا دیا، اے میرے محبوب جو ہوگا اس کو بھی بتا دیا، اے میرے محبوب یہ بھی میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ تیری امت میں منافق پیدا ہوں گے، تم اپنے غلاموں کو ان کی علامت بتا دو کہ اس کا پائجامہ ٹخنہ سے بہت اوپر ہوگا، تم اپنے غلاموں کو ان کی پہچان بتا دو کہ وہ بار بار سر منڈائے گا، تم ان کے کردار بتا دو کہ بظاہر باتیں بڑی اچھی کریں گے، اے میرے محبوب تمہارے علم غیب کو کوئی مانے یا نہ مانے یہی کافی ہے کہ میں نے تم کو علم غیب دیا اور تم نے علم غیب لیا ۔

دیوبندی اور کوا

معزز سامعین کرام انسان جس معیار کا ہوتا ہے اس کی پسند بھی اس طرح ہوتی ہے، اگر انسان پاکیزہ طبیعت کا ہے تو وہ عمدہ اور پاکیزہ چیز کو پسند کرے گا، انسان اگر مذموم خصلت کا ہوگا تو خراب چیز کو پسند کرے گا۔ اگر کوئی شرابی ہے تو دودھ سے

زیادہ شراب کو پسند کرے گا۔ اگر آپ دیوبندی کی خصلت کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ان کے نزدیک اگر انگلی میں نجاست لگ جائے تو چاٹ لینے سے پاک ہوگا تو پھر وہ کوا کھانا کیوں نہیں پسند نہ کرے گا۔ ابن ماجہ شریف میں ہے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے ﴿من یاکل الغراب قد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاسقاً واللہ ماھو من الطیبات﴾ کوا کون کھائے گا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا ہے۔ خدا کی قسم وہ پاک چیزوں سے نہیں ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کا نام فاسق رکھا، بردران ملت فاسق کون پسند کرے گا جو فاسق ہوگا وہی پسند کرے گا دیوبندیوں نے اپنی زبان کے مزہ کو بگاڑ لیا۔ گوشت اور شوربا سے کھانے کی عادت بنالی، جب حلال پرندہ ہاتھ نہ آیا تو حرام پرندے کو ہی کھانا شروع کر دیا اسی لئے تو اعلی حضرت امام احمد رضا ارشاد فرماتے ہیں۔

پڑی ہے اندھوں کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے!

جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ کے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

واقعہ

ایک بھولا بھالا دیہاتی دیوبندی رشتہ دار کے یہاں گیا جب کھانے کا وقت آیا کھانے کے لئے بیٹھا تو دیہاتی کہنے لگا آپ کو اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی آپ نے میرے لیے مرغا ذبح کیا وہ دیوبندی میزبان ہنستے ہوئے کہنے لگا کہ بھئی آپ سے کیا چھپانا اتنا سمجھ لیجئے کہ مال مفت دل بے رحم، وہ بھولا بھالا دیہاتی سے کہنے لگا کہ ہمارے دیوبندی مولانا کوا کھانے کو جائز کہتے ہیں۔ یہ جو آپ دسترخوان پر دیکھ رہے ہیں وہ مرغا نہیں کوا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ وہ دیہاتی غصہ سے لال پیلا ہوگیا اور کہنے لگا لعنت ہے تم پر اور تمہارے علماء پر وہ دیہاتی بغیر کھانا کھائے وہاں سے روانہ ہوگیا۔ برادران اسلام آپ دیوبندی کے وہاں کھانا کھانے سے پرہیز کریں ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ کو بھی کوا کھلا کر مہمان نوازی کا حق ادا کرے۔

جہنمی ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿ والذین یوذون رسولہ لھم عذاب الیم ﴾ جو لوگ اللہ کے حبیب کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، دیوبندی اور وہابی نے رسول کو ایذا دینے میں کوئی کسر باقی نہ رکھا، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے تکلیف پہنچائی، حضور علیہ السلام کی شان اقدس میں توہین کر کے ایذا پہنچائی، اللہ تبارک وتعالیٰ واضح لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے جو میرے محبوب کو تکلیف پہنچائے اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس آیت مقدسہ سے یہ بات روز روشن طرح عیاں ہوگئی کہ گستاخ رسول جہنمی ہیں اس لئے علماء عجم وعرب متفق

ہوکر فتویٰ صادر فرماتے ہیں ﴿ من شك في كفره و عذابه فقد كفر ﴾ جس نے گستاخ رسول کے عذاب اور کفر میں شک کیا وہ کافر ہو گیا۔ قرآن وحدیث اور اقوال فقہاء سے ثابت ہے کہ گستاخ رسول جہنمی ہے اور یقیناً ہونا بھی چاہئے کہ جس ذات اقدس کی وجہ سے کائنات کا وجود ہوا اس ذات اقدس کی شان میں توہین کرتے ہیں۔

دیوبندی کی پیشانی میں گھٹا کیوں؟

معزز سامعین کرام آپ دیوبندی اور وہابی کے حلیہ کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ پیشانی پر ایک بدنما گھٹا بھی نظر آئے گا دو وقت کا سجدہ کیا کئے کہ پیشانی پر ہمالیہ پہاڑ کی طرح ایک گھٹا ظاہر ہو گیا۔ اہلسنت والجماعت کا جائزہ لیجئے تو کسی کی پیشانی پر یہ بدنما داغ نہیں ملے گا آخر کیوں؟ اس لئے کہ دیوبندی نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ بولنے کا دھبہ لگایا ہے، رسول کائنات کی ذات پر مر کر مٹی ہونے کا دھبہ لگایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی پیشانی پر ایک تمغہ دیا ان کی پیشانی پر ایک نشان دیا تاکہ دیکھنے والے دیکھ کر پہچان لے کہ ذات باری تعالیٰ پر جھوٹ کا عیب لگانے والا یہی شخص ہے، ذات رسول پر عیب لگانے والا یہی شخص ہے۔

مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا
یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے

واقعہ

میرے ایک دوست کا بیان ہے کہ بنارس میں دیوبندی کی جماعت نے ایک نوجوان سے کہا چند دن کے لئے چلہ میں چلو دین کی تبلیغ کریں وہ نوجوان چلا گیا جب چالیس دن کے بعد واپس ہوا تو اس کی پیشانی پر ایک بدنما دھبہ ظاہر ہو چکا تھا اس کی بیوی دیکھ کر حیران ہوگئی اور پوچھی کہ تم کون سی بیماری مبتلا ہو چکے ہو، تمہاری پیشانی پر دھبہ کیسا؟ وہ نوجوان بولا یہ نماز پڑھنے کی وجہ سے ہوا ہے، اس کی بیوی بولی کہ تم نماز پہلے بھی پڑھتے تھے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا وہ نوجوان بولا جماعت والے سبھی کا ایسا ہے۔ وہ عورت بولی مجھے ایسا بدنما پیشانی والا شوہر نہیں چاہئے۔ جماعت میں جانا چھوڑ دیا مجھے طلاق دے دو۔ اس نوجوان کی بیوی خوبصورت تھی طلاق دینا نہیں چاہتا تھا آخر اس نوجوان نے تبلیغی جماعت کو خیر باد کہہ دیا۔ برادران اسلام جس کی پیشانی پر دیکھ لیجئے کہ ہمالیہ پہاڑ نظر آ رہا ہے سمجھ لیجئے کہ یہ ذات باری تعالیٰ پر عیب لگانے والا ہے ان سے دور رہئے ان کی بہکی بہکی باتوں میں مت آیئے ورنہ آپ کا ایمان آپ کے ہاتھوں سے چلا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل بدمذہب کے سائے سے بھی دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دیوبندی کی توبہ قبول نہیں

نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی!

برادران اسلام تمام فقہائے کرام اور علماء عظام اس بات پر متفق ہیں کہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں تا آنکہ تجدید ایمان کرے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد کا یہی مذہب ہے کہ گستاخ رسول کو سزائے قتل دی جائے مگر تجدید ایمان اور حسن اسلام لائے تو اس کی توبہ قبول ہے جس نے بھی توہین کی اس کی توبہ بارگاہ الہیٰ میں قبول نہیں کی جاتی۔ دیوبندی، وہابی توہین رسول میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اس کی توبہ ہرگز ہرگز بارگاہ الہی میں قبول نہیں جب تک دوبارہ ایمان نہ لائے جیسا کہ مجمع الانہر شرح متلقی الابحر جلد اول صفحہ ۶۱۸ ﴿اذا سبة صلی اللہ علیہ وسلم اوواحد من الانبیاء مسلم ولوا سکران فلا توبة له کالزندیق ومن شك فی عذابه وکفره فقد کفر﴾ جو مسلمان کہلا کر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یا حضور صلی اللہ وعلیہ سلم کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشے کی حالت میں ہو تو اس کی توبہ پر دنیا والے معافی نہ دیں گے جیسے دہریہ بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی۔ جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک کریگا وہ بھی کافر ہو جائے گا درمختار میں ہے کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح کی معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر اور عذاب ہونے میں شک کرے گا خود کافر ہے۔

دیوبندی اپنے شکنجے میں

دل کے پھپھولے جل اٹھے دل ہی کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

برادران اسلام! دیوبندی وہابی کی سیرت کا جائزہ لیجئے تو پتہ چلے گا کہ ان کے کیسے کیسے گندے عقیدے ہیں۔ چند جھلکیاں دیکھئے اور ان کے قول وفعل کا تقابلی جائزہ لیجئے۔(۱)خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انیٹھوی) (۲)خدائے تعالیٰ کو بندوں کے کاموں سے قبل خبر نہیں (بلغتہ الجیران مولوی حسین علی) (۳)اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں (تحذیر الناس مولوی قاسم نانوتوی) حضور علیہ السلام کو بڑا بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان تھے(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انیٹھوی) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انیٹھوی) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں، جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔(حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی)

(۴) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ سنی بھائیو! یہ ہے ان کے گندے عقیدے اب ذرا ان کے کردار کو دیکھئے ان کے عقیدے کے مطابق فاتحہ تقسیم تبرک حرام ہے لیکن دارالعلوم دیوبند میں دافع بلا کے لئے ختم بخاری شریف کراتے ہیں شرینی تقسیم کرتے ہیں ذرا ان اندھوں سے پوچھئے کیا یہ شرک نہیں؟ ان کے عقیدے کے مطابق جس کا نام محمد وعلی ہو وہ کسی چیز کا مالک مختار نہیں۔اب ذرا ان دیوبند کے گھروں میں جھانک کر دیکھئے مولوی محمد حسن نے اپنے شیخ رشید گنگوہی کے بارے میں یوں لکھتے ہیں

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

جس کا نام محمد و علی ہو اس کو اختیار نہیں مگر رشید گنگوہی کو اختیار ہے کہ مردوں کو زندہ کرتا ہے تو عیسی علیہ السلام کے برابر ہو گئے اس کے بعد جو زندہ ہے اس کو مرنے نہ دیا۔ جب زندوں کو مرنے نہیں دیا تو عیسی علیہ السلام سے آگے بڑھ گئے بلکہ یہیں تک محدود نہیں اس واقعہ کو مشاہدہ کرنے کے لئے ابن مریم کو چلینج بھی دیتے ہیں۔اب اس اندھے دیو بندی سے پوچھئے جب رسول کو اختیار نہیں ملا تو رشید احمد گنگوہی کو اختیار کہاں ملا۔ اشرف علی تھانوی بہشتی زیور میں لکھتے ہیں خدا سب عیبوں سے پاک ہے۔ دیو بندی عقائد کے مطابق خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ ان اندھوں سے ذرا پوچھئے کہ جب خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو سب عیبوں سے کیسے پاک ہوا امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس

پتے کہ پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

تو دیو بندی کمبخت جواب نہیں دینگے بغلیں جھانک کر رفو چکر ہو جائیں گے کیونکہ وہ خود اپنے قول وافعال کے تضادی شکنجے میں گھرے ہوئے ہیں۔

دیو بندی سوال سنتے ہی لا جواب ہو جاتے ہیں

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

اللہ تبارک وتعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿فبهت الذی کفر

﴿ فبهت الذی کفر ﴾ جس نے کفر کیے وہ ہکا بکا ہو گئے اس دور میں وہابی دیوبندی ﴿ فبهت الذی کفر ﴾ کے مصداق بنے ہوئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے کافر ہو گئے، کوئی بات پوچھئے کافر کی طرح لاجواب ہو جاتے ہیں ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے عقیدے کے مطابق نبی بخش، غلام نبی نام رکھنا شرک ہے تو تم لوگوں کی جماعت میں اس طرح کے نام کیوں ہیں تو خاموشی اختیار کر کے بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے عقیدے کہ مطابق حضور کو نماز میں یاد کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کا نام لیا جائے تو اس ذات کی یاد آنا ضروری ہے تو تم تمام لوگ نماز میں التحیات پڑھتے ہو یا نہیں کیونکہ نماز میں التحیات پڑھنا واجب ہے۔ اگر التحیات پڑھو گے تو حضور کی یاد آئے گی تو تمہاری نماز نہیں ہوگی۔ اگر التحیات نہیں پڑھو گے تو بھی تمہاری نماز نہیں ہوگی تو تم نماز میں کیا کرتے ہو، اتنا سنتے ہی دیوبندی بغیر جوب دیتے ہوئے ﴿ فبهت الذی کفر ﴾ کی مصداق بن کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔

واقعہ

میں بنارس کے مدرسہ مدینۃ العلوم جلالی پورہ میں زیر تعلیم تھا جب وطن جانے کے لئے ٹرین میں سوار ہوا تو کچھ دیوبندی طلباء بھی سوار ہوئے تھوڑی دیر بعد گفتگو شروع ہوئی دیوبندی طلباء میں سے ایک نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا میں نے کہا بیشک علم غیب تھا، جو نبی کے علم غیب پر ایمان نہ لائے وہ خارج

از سلام ہے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا آسی صاحب آپ لوگ یونہی بحث کرتے رہیں گے کوئی کہے گا تھا کوئی کہے گا نہیں تھا لیکن آپ لوگوں کی بحث ختم نہیں ہوگی میں نے کہا تھوڑی دیر میں یہ سب خاموش ہو جائیں گے اور ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ میں دو چار سوال کرتا ہوں اور یہ جواب دیں۔ دیوبندی طلباء نے کہا پوچھیے میں نے کہا خدا کو علم غیب ہے یا نہیں ایک نے جواب دیا ''بے شک'' پھر میں نے سوال کیا کہ خدا نے اپنے علم غیب سے کسی کو عطا کیا یا نہیں؟ ان طلباء میں سے ایک نے کہا ہاں دیا میں نے کہا کس کو دیا وہ لاجواب ہو گیا، دوسرا طالب علم بول اٹھا اللہ نے کسی کو علم غیب نہیں دیا میں نے کہا قرآن فرماتا ہے ﴿ وما ھو علی الغیب بضنین ﴾ نبی علم غیب بتانے میں بخیلی نہیں کرتے۔ تو نبی کو علم غیب کس سے ملا، اتنا سننے کے بعد سب خاموش ہو گئے اور سبھی کے چہروں پہ تاریکی چھا گئی۔ اور کوئی جواب نہیں دیا۔ قریب بیٹھے ہوئے شخص نے کہا کہ آسی صاحب آپ کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہے میں نے کہا ذرہ برابر شک نہیں یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کو علم غیب عطا فرمایا۔ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ایمان چرانے میں ماہر

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یہاں وہ چور بلا کے ہیں

تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

سنی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ اتخذوا ایمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله فلهم عذاب مهين ﴾ وہ قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں یقیناً ان کے لئے ذلیل وخوار والا عذاب ہے۔ اللہ تبارک وتعالی کی راہ سے روکتے ہیں یعنی راہ راست سے ہٹاتا ہے وہ بھی ایسے نہیں قسمیں دے کر قسمیں کھا کرتا کہ ان کو یقین ہو جائے کہ یہ سچ بولتا ہے، وہابی دیوبندی بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں چلئے بھائی چلہ میں وہاں اللہ ورسول کی باتیں ہوگی۔ جب سنی بھائی وہاں جاتے ہیں تو کسی ماہر چور کی طرح ان کا ایمان اس طرح چھینتا ہے دیکھو بھائی رسول تو ہماری طرح بشر ہیں، ان کی تعظیم نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کرنا بھی تو بس بڑے بھائی کی طرح، رسول زندہ کہاں ہیں وہ تو مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔ رسول کو علم غیب تھا ہی نہیں۔ اگر رسول کے لئے علم غیب مانیں گے تو خدا کے برابر ٹھہرے گا اور یہ شرک ہوگا، ارے بھائی ذکر رسول سے کیا فائدہ نماز کی باتیں کریں، دین کی باتیں کریں۔ دیوبندی اس طرح کی قسمیں کھا کر باتیں کرے گا تاکہ سنی مسلمان اس کی باتوں میں آجائے، شاطر چور کی طرح جو آنکھوں سے کاجل چرا لیتے ہیں اسی طرح دیوبندی سنی مسلمانوں کا ایمان چرا لیتا ہے، ایسے ماہر چور سے دور رہنا بہت ضروری ہے۔ اگر ہم کہیں سفر میں جاتے ہیں اور کوئی چور ہمارے مال واسباب کے پیچھے لگ جاتا ہے تو ہم ہوشیار رہتے ہیں بیدار رہتے ہیں، ایمان تو سب سے بڑی دولت ہے یہ دنیا تو مسافر خانہ ہے۔ اگر ہمارے ایمان کی دولت لُٹ گئی تو ہم

برباد ہوجائیں گے آخرت میں کیا لے جائیں گے بغیر ایمان کے تو روزہ، نماز، عبادت سب بے کار ہے اسی لئے ایسے چور سے دور رہنا چاہتے ہیں، ان کی قسموں کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ﴿ فایاکم وایاھم لا یضلوفکم ولا یفتونکم ﴾ ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار

کلک رضاؔ ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

برادران اسلام اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ ومنھم من یلمزک فی الصدقت ﴾ ''ان میں سے کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر لعن طعن کرتا ہے'' اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ ایک منافق جو بظاہر نمازی اور عبادت گذار تھا اس کا نام حرقوص بن زہر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے اس شخص نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں عدل نہیں کروں گا تو عدل کون کرے گا۔ اسی وقت حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔
حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے
سامنے اپنی نماز ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے اور وہ قرآن
پڑھیں گے ان کے گلوں سے نہ اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان
سے تیر۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور اقدس کی شان میں اتنا معمولی سالفظ برداشت
نہ کر سکے۔ اس منافق کے قتل آمادہ ہو گئے۔ اس دور میں دیوبندی جس طرح سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں بلاشبہ فاروق اعظم کی تلوار سے
دیوبندی وہابی کی گردن بچ نہیں سکتی تھی ان کی تلوار یقیناً گستاخ رسول کا فیصلہ کر دیتی۔

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک یہودی

اور ایک مسلمان جو حقیقت میں منافق تھا زمین کے تنازعہ کے فیصلے کے لئے حضور کے
پاس آئے۔ حضور نے حق فیصلہ کرتے ہوئے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ منافق
فیصلہ نہ مانا اور فاروق اعظم کے پاس حاضر ہوئے۔ فاروق اعظم نے کہا حضور علیہ
السلام کے پاس جاؤ۔ یہودی نے کہا ہم گئے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے حق میں فیصلہ دیا لیکن یہ نہیں مانتا ہے۔ فاروق اعظم نے کہا رک جاؤ ابھی فیصلہ
کرتا ہوں۔ گھر سے تلوار لیکر آئے اور ظاہر نما مسلمان کی گردن اڑا دی۔ سارے شہر میں
کہرام مچ گیا کہ فاروق اعظم نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا لہذا قصاص لیا جائے۔ سب
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فاروق اعظم کے حق میں آیت
نازل فرمائی کہ جو رسول کے حکم کو نہ مانے اور ان کو عادل نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں منافق

ہے۔ یہ آیت نازل ہونے کے بعد تمام مسلمان خاموش ہو گئے اگر برادران اسلام اس دور میں فاروق اعظم ہوتے تو کسی دیوبندی اور وہابی کی خیریت نہ تھی ان کی تلوار نماز اور روزہ نہ دیکھتی بلکہ منافق اور مسلمان کا فیصلہ کر دیتی۔

دیوبندی اور سوال قبر

اب پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
ہے شب گور ہی اس گل سے ملاقات کی رات

برادران اسلام! سوال قبر برحق ہے اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے جب انسان اس دار فانی سے کوچ کرتا ہے اور اس کی روح نکال جاتی ہے جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں۔ مردہ لوٹنے والوں کے پیر کی آواز سنتا ہے اس وقت منکر نکیر دو فرشتے سوال کے لئے تشریف لاتے ہیں، ڈراونی شکل ہوتی ہے، بدن کالا آنکھیں نیلی اور کالی ہوتی ہیں جن سے آگ لپٹ نکلتی ہے، بال سر سے پیر تک بکھرے ہوتے ہیں۔ پہلا سوال ﴿من ربك﴾ تیرا رب کون ہے۔ دوسرا سوال ﴿ما دينك﴾ تیرا دین کیا ہے تیسرا سوال ﴿ما كنت تقول في شان هذا الرجل﴾ تو اس مرد کی شان اقدس میں کیا کہتا تھا ایک عاشق رسول اس طرح جوب دیگا۔ ﴿ربي الله﴾ میرا رب اللہ ہے جو قدوس ہے، جو ہر عیب سے پاک ہے۔ ﴿ديني الاسلام﴾ میرا دین اسلام ہے جو ہر مذہب سے اعلیٰ ہے جو ہر مذہب سے پاک ہے۔ تیسرے سوال کا جواب اس طرح دے گا ہم تو ان کے غلام ہیں میرے والدین ان پر قربان، اے منکر

نکیر کیا پوچھتے ہو ایک مدت سے تمنا تھی کاش موت آجائے کیونکہ سنتے ہیں سرکار مدینہ قبر میں تشریف لائیں گے ۔ زندگی بھر یہ گنگناتے رہے۔

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

اے فرشتو یہ ہمارے دل سرور ہیں ابھی کچھ نہ پوچھو جی بھر کے نظارہ کرنے دو۔

برادران اسلام جب دیوبندی سے سوال کیا جائے گا تیرا رب کون ہے تو شاہد یہ ہی جواب دیں گے جواب دے گا ہمارا رب خدا ہے جو جھوٹ بول سکتا ہے تا کہ خدا کی قدرت انسان سے کم نہ ہو جائے پھر پوچھا جائے گا کہ تیرا دین کیا ہے تو جواب دے گا ہمارا دین اسلام ہے جس میں کوا کھانا جائز ہے۔ پھر فرشتے پوچھیں گے اس آدمی کی شان میں تو کیا کہتا تھا دیوبندی جواب دے گا ہم تو یہی کہتے تھے کہ یہ ہماری طرح بشر ہیں یہ مر کر مٹی میں مل گئے ان کو علم غیب نہ تھا یہ ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہو سکتے ۔ سنی بھائیو! یہ جوابات سن کر فرشتے کیا سلوک کریں گے یہ تو بتانے کی ضرورت نہیں ۔ آپ کو خود اندازہ ہو گیا ہو گا وہ بچارہ دیوبندی بھی کیا کرتا پوری زندگی جو بولتے رہے وہی زبان سے نکل رہا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ﴿ من احب شيئا اكثر من ذكره ﴾ جو کسی سے زیادہ محبت رکھتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے اور سنی مسلمان فخر سے یہ کہیں گے۔

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پہ نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر میرے پیمبر سخت مشکل جواب میں ہے

دیوبندی کیلئے بارہ سوگیارہ روپے کا انعام

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں اپنے پیارے حبیب کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ﴿لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم﴾ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہو مومنوں پر کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا۔ منت نعمت عظیم کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظمی ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل وعدم درایت وقلت فہم وعقل پر ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں جہل سے نکالا اور آپ کے صدقے میں راہِ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل بے شمار نعمتیں عطا کیں۔ اس آیت کریمہ میں ایک لفظ مومن قابل غور ہے یعنی جو مومن ہوگا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو نعمت عظمی سمجھے گا جو انکار کریگا وہ مومن نہ ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿و مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد﴾ اوران رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا عیسی علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اپنی قوم میں کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿قد

جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین ﴾ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب اللہ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے ﴿ یا یہا الناس قد جاء کم برھان من ربکم ﴾ اے لوگوں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔ اللہ عزوجل ایک جگہ اور ارشاد فرماتا ہے ﴿ یا یہا الناس قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم فامنو خیر لکم ﴾۔ اے لوگوں تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو۔ ﴿ قل بفضل اللّٰہ و برحمتہ فبذلك فلیفرحوا ﴾ اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم پر خوشیاں مناؤ۔ برادران اسلام حضور علیہ السلام کی پیدائش سے زیادہ اور کیا فضل وکرم ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے ﴿ ذکرھم بایام اللہ ﴾ لوگوں کو اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ محترم حضرات! اللہ کے نزدیک اور عاشق رسول کے نزدیک اُمت محمدیہ کے نزدیک پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت سے بڑھ کر کون سا دن ہوگا۔

خالق کائنات ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے ﴿ واما بنعمة ربك فحدث ﴾ اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔ سرکار دو عالم کی ذات اقدس سے زیادہ نعمت انسانیت کے لئے اور کیا ہوسکتی ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھاتے وہ اس پر قیام کر کے نعت اقدس سناتے۔ مذکورہ بالا حدیث وآیات سے ثابت ہوا کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش منانا، ولادت نبی کا ذکر کرنا سنت الہیہ ہے۔ عیسی علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام کا طریقہ ہے، نعت نبی کے چرچہ کا حکم اللہ تبارک وتعالی

دیتا ہے۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی۔اللہ کا فرمان ہے لوگوں کو اللہ کا دن یاد دلاؤ جس دن حضور پیدا ہوئے اس سے بڑھ کر کون سا دن ہوسکتا ہے۔ثابت ہوا کہ عید میلاد النبی منانا قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ساری دنیا کے وہابی، دیوبندی کے لئے کھلا چیلنج ہے اور ان کے لئے بارہ سو گیارہ روپئے (۱۲۱۱) کا انعام ہے۔اگر ثابت کردیں کہ حضور علیہ السلام کی ولادت اور بعثت رحمت نہیں یا یہ ثابت کردیں کہ قرآن مجید میں مجلس میلاد مبارک منع فرمایا ہے صرف ایک ہی آیت پیش کردیں۔سارے وہابی دیوبندی کے لئے چیلنج ہے ثابت کردو اور انعام حاصل کرو۔قرآن ارشاد فرماتا ہے ﴿قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين﴾۔

دیوبندی عقائد کی کتاب پڑھنا حرام ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلی نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

﴿كل اناء يترشح بمافيه﴾۔ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے دیوبندی عقائد کی کتابیں پڑھنا اس لئے منع ہے کیونکہ دیوبندی کے اذیان اور افکار گندے ہیں اس کے عقیدے گندے ہیں۔چند مثالوں سے سمجھا جاسکتا ہے (۱) خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔(۲) رسول کا علم شیطان سے کم ہے۔(۳) نماز میں رسول کا خیال کرنے سے بہتر ہے کہ گدھے بیل کو خیال میں لائے۔(۴) کوا کھانا جائز ہے۔(۶) جسم میں پائخانہ لگ جائے تو چھاٹ لینے سے پاک ہوجائے گا۔یہ ہے دیوبندی

عقائد۔ اگر کسی نے دیو بندی کی کتاب پڑھ لینے کے بعد اس بات کو مان لیا کہ حضور علیہ السلام کا علم شیطان سے کم ہے تو اس کا ایمان ختم ہو جائیگا۔ جو زندگی کی سب سے بڑی پونجی ہے۔ سنی بھائیو! سب سے زیادہ حفاظت ایمان کی کرنا چاہیے۔ اس لئے علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ دیو بندی عقائد کی کتابوں کا مطالعہ حرام ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ اپنی کتاب فتاوی رضویہ جلد ششم میں اشرف علی تھانوی کی لکھی ہوئی کتاب تقویۃ الایمان کے بارے میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ یہ ناپاک کتاب سخت ضلالت و بے دینی اور کلمات کفر پر مشتمل ہے اس کا پڑھنا زنا اور شراب خوری سے زیادہ حرام ہے اس لئے کہ زنا اور شراب خوری سے ایمان نہیں جاتا لیکن یہ کتاب ایمان کو زائل کرنے والی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ جو اس کتاب کا پڑھنا اچھا بتائے وہ گمراہ بددین بلکہ کفار مرتدین ہے۔ انصاف و ایمان کی نگاہ سے دیکھا جائے تو مسلمان کا ایمان خود گواہی دے گا کہ وہ مردود کتاب تقویۃ الایمان نہیں بلکہ تفویۃ الایمان یعنی ایمان کو فوت کرنے والی ہے۔

سنی بھائیو! اب تو روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ دیو بندی عقائد کی کتاب پڑھنا زنا کاری سے بھی بدتر ہے۔ اگر آپ اپنا اور اپنے گھر والوں کا ایمان بچانا چاہتے ہیں تو ایسی کتابوں سے گھر والوں دور رکھئے۔ اگر ایمان چلا گیا تو یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کا وہ کتاب پڑھنا زنا کاری اور شراب خوری سے زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿ لاتلقوا بایدکم الی التهلكه ﴾ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ بد مذہبی تو ہلاکت حقیقی ہے۔ بُرے ساتھی سے دور بھاگو۔ کتاب

بھی ایک ساتھی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ﴿ ایاکم و ایاھم لا یضلو نکم و لا یفتنو نکم ﴾ ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کریں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں اسی لئے دیوبندی کتابوں سے دور رہنا ضروری ہے۔

سب سے گھٹیا کافر

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
جو اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ ایاللہ و اٰیتہٖ و رسولہ کنتم تستھزون لا تعتذروا قد کفر تم بعد ایمانکم ﴾ کیا اللہ اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانہ نہ بناؤ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ آیت مذکورسے ثابت ہو گیا کہ دیوبندی کافر ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام کی شان میں ٹھٹھا کیا اور کہا کہ سرکار تو مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ) سرکار کو اپنے پیچھے کا علم نہیں تھا۔ حضور علیہ السلام کا علم شیطان سے کم ہے (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) حسام الحرمین میں علماء حرمین شریفین نے فرمایا ﴿ ھولاء الطوائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام من شك فی کفرھم وعذابھم فقد کفر ﴾ جس نے وہابی دیوبندی کے بارے میں ان کے کفر عذاب کے بارے میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

اعلیٰ حضرات امام احمد رضا فاضل بریلوی فتویٰ رضویہ جلد ششم میں فرماتے ہیں کہ دیوبندی وہابی کی صحبت ہزار کافروں سے زیادہ مضر ہے کیوں کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے اور رسول کو گالیاں دیتا ہے۔ اپنے آپ کو متقی کہلاتا ہے ان سے میل ملاپ زہر قاتل ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ دیوبندی کافر ہیں، لیکن ایسا کافر کہ ساری دنیا کا کافر اس سے شرما جائے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے زیادہ گھٹیا کافر یہی ہیں۔ دنیا میں جتنے کافر ہیں سب کی زندگی کا بغور جائزہ لیا جائے تو سب سے زیادہ گھٹیا کافر، دیوبندی وہابی نظر آتے ہیں۔ کوئی بھی کافر اپنے رب پر عیب نہیں لگاتا۔ پتھر کا بت پوجنے والا کافر جب بت کے سامنے سر جھکاتا ہے تو اس کو ہر عیب سے پاک سمجھتا ہے اس کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ درخت کو پوجنے والا جب درخت کے سامنے سر جھکا دیا تو درخت کا احترام دل و جان سے کرنے لگتا ہے۔ زہریلے سانپ کو پوجنے والا جب اس کو پوجتا ہے تو اس کی توہین برداشت نہیں کرتا اور اسے ناگ راج کہتا ہے لیکن یہ دیوبندی اور وہابی ایسا گھٹیا کافر ہے جو اپنے رب پہ بھی جھوٹ بولنے کا عیب لگاتا ہے جس کے سامنے سر جھکاتا ہے اس کو ہر عیب سے بری نہیں سمجھتا اس سے زیادہ گھٹیا کافر کون ہوگا کہ جس کی صفت قدوس ہے اس پر بھی عیب لگاتا ہے۔ اسی لئے اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وقوع کذب کے معنی پیٹ اور قدوس

ہٹے کے پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

دیوبندی اور شفاعت رسول

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر

بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کل قیامت کے دن کوئی کسی کو پہچانتا نہ ہوگا یہاں تک کہ باپ اپنے بیٹے کو نہ پہچانیں گے ہر ایک کو اپنی ہی فکر لگی ہوگی ہر ایک جماعت تمام پیغمبروں کے پاس جائیں گی ہر ایک سے یہی جواب ملے گا ﴿ اذھبوا الی غیری ﴾ ہر ایک کو اس وقت اپنی ہی جان کی پڑی ہوگی۔ ایسے وقت میں سرکارِ کائنات شفیع محشر، حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہی کروفر کے ساتھ میدان محشر میں جلوہ افروز ہوں گے۔ اہل سنت والجماعت کی زبان پر یہی ہوگا۔

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر

بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

حضور علیہ السلام ملاحظہ فرمائیں گے کہ میری گنہگار امت میری سفارش چاہتے ہیں، میرے دامن میں پناہ چاہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام اپنی امت کی بخشش کے لئے اپنی نورانی پیشانی بارگاہ خداوندی میں جھکا دیں گے کیوں کہ شفاعت کبریٰ کا سہرا حضور علیہ السلام کے ہی سر ہے۔ رحمت الٰہی جوش میں آئے گی۔ رب تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب سے یوں ارشاد فرمائے گا۔ ﴿ یا محمد ارفع راسك قل تسمع سل تعطی واشفع تشفع ﴾ اے محبوب اپنے سر کو اٹھاؤ کہو کیا کہتے ہو

تمہاری بات سنی جائے گی۔ سوال کروتم کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش جس کی بھی کرو قبول کی جائے گی۔ اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں حضور عرض کریں گے۔ اے میرے پروردگار میرے غلاموں کو بخش دے، اے میرے مالک جو میرے دامن سے آس لگائے بیٹھے ہیں ان کو بخش دے، اے میرے خالق جو مجھے شفیع محشر کہتے ہیں ان کو بخش دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے میرے محبوب غم نہ کرو میں نے تمہارے غلاموں کو بخش دیا۔ اب اس وقت دیکھنا یہ ہے کہ دیوبندی اور وہابی کس سے سفارش چاہتے ہیں۔ آج تک تو سرکار مدینہ کو شفیع ہونے سے انکار کیا، ان سے مدد مانگنے کو شرک بتایا کل میدان محشر میں پتہ چل جائے گا۔ اسی لئے تو امام عشق ومحبت اعلٰحضرت فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے

منکر آج ان سے التجا نہ کرے

دیوبندی احسان فراموش ہیں

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی

نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولاً﴾ مومنوں پر اللہ کا احسان ہے اس نے ایک رسول مبعوث کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ کیا محمد کی محبت تیری توحید

کے ساتھ ضروری ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿ لولا محمد و امته ما خلقت الجنة ولا النار و لا الشمس و لا القمر و لا الیل و لا النهار و لا ملکا مقربا و لا نبیا مرسلا و لا ایاك ﴾ اگر محمد اور اس کی امت نہ ہوتی تو میں جنت دوزخ، سورج چاند، رات دن، فرشتے انبیاء کسی کو نہ پیدا کرتا، اے موسیٰ تجھے بھی نہ پیدا کرتا۔

حدیث قدسی ہے۔ اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے اے محبوب اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا، سبحان اللہ کتنا بڑا احسان ہے رسول اللہ کا جن کے وسیلے سے ہم کو اپنے رب کی ربوبیت کا پتہ چلا۔ اگر حضور تشریف نہ لاتے تو نہ معلوم ہماری پیشانی کس کس کے آگے جھکتی، نہ معلوم ہم شجر کو معبود بناتے یا صنم کو اسی لئے ہم کبھی بھی حضور علیہ السلام کے احسان کو فراموش نہیں کر سکتے اگر ان کے احسان کے بدلے ساری زندگی شکریہ ادا کرتے رہیں جب بھی ان کے احسان کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے اس دنیا میں اگر کوئی انسان کسی انسان کا احسان فراموش کر دیتا ہے تو لوگ اسے احسان فراموش کہتے ہیں اس دور میں وہابی اور دیوبندی سے زیادہ احسان فراموش کون ہوگا جن کے وسیلے سے رب کا پتہ چلا، جن کے وسیلے سے قرآن مجید ملا جن کے وسیلے سے پنج وقتہ نماز ملی جن کے ذریعے رمضان کے روزے ملے، جن کے وسیلے سے سب سے بڑی دولت ایمان ملا۔ آج اسی کے احسان کو فراموش کر کے شکریہ ادا کرنے کے بجائے عداوت کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس اپنے آپ کو نمازی کہلاتے ہیں، اپنی نماز پر فخر کرتے ہیں اور نماز عطا کرنے والے کو فراموش کر جاتے

ہیں ۔ ان کے دیئے ہوئے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور صاحب قرآن کو بھول جاتے ہیں، دیوبندیو، وہابیو حضور علیہ السلام نے جو تم کو کلمہ پڑھایا اس کا بھی احسان گیا ۔لعنت ہے تم پر اور تمہاری احسان فراموشی پر دنیا میں تم سے زیادہ احسان فراموش اور کون ہوگا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

وما علینا الا البلغ

اسلام اور عورت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَولٰنامُحَمَّداً

صلیّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلّم عَلَی الْعٰلمِینَ

جَمِیْعاً اَقَامَہ یَومِ القِیَامَۃِ لِلمُذْنَبِیْنَ المتلوثین

الخطاَئِینَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعاً اَمّابَعدُ فَقَدْ قَالَ

اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من

الشیطان الرجیم الرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَی النسآء

صدق اللہ العظیم و بلغنا رسولہ الکریم

چمنستان رضوی کے مہکتے پھولو، شمع رسالت کے پروانو، حیدر کرار کے شیدائیو، غوث اعظم کے عقیدت مندو، غریب نواز کے فدائیو، مرکز اہلسنت فاضل بریلوی کے متوالو آیئے سب سے پہلے سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، سید ابرار و اخیار شہنشاہ ذی وقار کائنات کے اولیں فصل بہار، رہبر اعظم، قائد اعظم، نیر اعظم، سیاح لامکاں مالک انس وجاں، حبیب پروردگار، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کے دربار عالی شان میں نہایت ہی عقیدت ومحبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔ ﴿اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدٍبارک وسلم صلاۃً وسلاماً علیك یا سیدی یارسول اللہ﴾

ہیں عورت کے رنگ بے شمار   تیرے آنسو کے ہیں کتنے روپ

کبھی کلی کبھی پھول کبھی خار　　　کبھی شبنم کبھی طوفان کبھی آبشار

برادران اسلام ہر مقرر ہر واعظ خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت مقدسہ یا حدیث پاک کو اپنا عنواں سخن بناتا ہے۔ اسی قانون اور ضابطہ کے تحت میں نے قرآن مقدس کی ایک آیت کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ ﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النسآء ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر طاقت ور بنایا۔ آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے، زمانہ کا مشاہدہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ ہر دور میں مرد حاکم رہا ہے اور عورت محکوم۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام مبعوث فرمایا سب کے سب مرد تھے نبوت کا تاج کسی عورت کے سر پر نہ رکھا، تاریخ اس بات پر شاہد ہے عورت مرد کا ایک حصہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے عورت کو بنایا اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النسآء ﴾ مرد افسر ہے عورت پر۔ اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ سعد بن ربیع نے اپنی بیوی کو کسی غلطی پر ایک طمانچہ مارا تو حضرت سعد بن ربیع کے سسر سرکار مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار عالی شان میں شکایت لے کر گئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ مرد افسر ہے عورتوں پر۔

عورتوں کی زبوں حالی

آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اسلام سے پہلے عورتوں کی حالت ناقابل شنید تھی۔ عورتوں کا کوئی مقام نہیں تھا، عورتوں کی کوئی عزت نہ تھی۔

عورتوں کو کوئی نگاہ عزت سے نہ دیکھتے تھے، عورتوں کو صرف نفسیاتی خواہش کا ذریعہ سمجھتے تھے، لفظ عورت ایک گالی بن چکا تھا۔ جہالت یہاں تک پھیل چکی تھی کہ بیوہ عورت کو منحوس سمجھتے تھے، بیوہ عورت کے سایہ سے بھی لوگ دور رہتے، بیوہ عورتوں کو سب نگاہ حقارت سے دیکھتے، لوگوں کی درندگی یہاں تک پہونچ چکی تھی کہ اپنی لڑکی کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیتے، کسی لڑکی کا باپ یا بھائی بننا سب سے بڑی گالی تھی۔ عورتوں کو حالت حیض و نفاس میں اپنے سے دور رکھتے، یہاں تک کہ ان کے کھانے پینے کے برتن الگ کر دیتے، عورتوں کو ناپاکی اور گندگی کا مجسمہ تصور کرتے، عورتوں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا۔ عورتوں کو اس کے باپ کے ترکہ سے حصہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس دور میں بیوہ عورت اپنی اجڑی ہوئی زندگی کو دوبارہ بسانے کا تصور نہیں کر سکتی تھی۔ عورتوں کو حق حاصل نہیں تھا۔ عورتوں کو زبان کھلنے کی اجازت نہ تھی۔ عورتوں کی فریاد سننے والا کوئی نہ تھا۔ عورت ایک حقیر مخلوق سمجھی جاتی تھی یہاں تک کہ عورت ظلم و ستم کا مجسمہ بن چکی تھی۔

در گور سے بچایا اسلام نے
احکام اس کے کیوں گراں بار

اسلام نے مقامِ عورت کو بلند کیا

بانی اسلام جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا میں تشریف لائے آپ کی بدولت عورتوں کو اپنا کھویا ہوا مقام مل گیا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ لوگوں کو بتادیا کہ لڑکیاں اس لئے پیدا نہیں کی جاتیں کہ تم ان کو زندہ درگور کردو بلکہ اس لئے پیدا کی جاتی ہیں کہ وہ تمہاری ماں بن سکے، وہ تمہاری بہن بن سکے، وہ تمہاری بیٹی بن سکے، وہ تمہاری بہو بن سکے۔ وہ تمہارے گھر کی زینت بن سکے، وہ تمہارے گھر کی رونق بن سکے۔ لوگوں کو بتادیا کہ بیوہ عورت کو معاشرے میں جینے کا پورا حق ہے، آپ نے لوگوں کو صرف بتایا ہی نہیں بلکہ پچیس سال کی عمر میں ایک چالیس سالہ بیوہ عورت سے شادی کرکے بیوہ عورت کے مقام کو بامِ عروج تک پہونچا کر دیکھایا۔

بانی اسلام نے لوگوں کو سبق دیا کہ عورتوں پر ظلم نہ ڈھاؤ وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے، قلب وجگر کا سرور ہے اس کو نگاہ عزت سے دیکھو کیوں کہ وہ تمہارے گھر کی ملکہ ہے۔ عورتوں کو باپ کے ترکہ سے حصہ دو کیوں کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے۔ ﴿للذکر مثلُ حظ الانثتین﴾ عورتوں کا حصہ مرد کا آدھا ہے۔

بانی اسلام نے لوگوں کو درس دیا کہ عورتوں کو منحوس تصور نہ کرو وہ گھر کی رونق اور برکت ہے۔ بانی اسلام نے لوگوں کو بتایا کہ جو عورتوں کے حقوق تم پر واجب ہیں ان کو ادا کرو۔ بانی اسلام نے بتایا کہ عورتوں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک نہ کرو ورنہ آنے والی نسل تم کو کبھی معاف نہ کرے گی۔ لفظ عورت کو گالی تصور نہ کرو۔ لفظ عورت تو عزت وابرو کے مخزن کا نام ہے۔

اسلام دنیا میں پھلنے کے بعد عورتوں کا مقام بام عروج میں پہونچ گیا عورتوں کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ وہ انسان جو اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور

کردیا کرتے تھے اب ان کو آنکھوں پر بٹھانے لگے معاشرے میں عورتوں کو اپنے حقوق مل گئے۔ بیوہ عورتوں کو بھی جینے کا کنارہ مل گیا، انسانی زندگی کے ہر ہر گوشے میں عورتوں کو ان کے حقوق دیئے گئے جو اس کو حاصل نہ تھا۔ وہ انسان جو عورتوں کو جانور سمجھتے تھے اب گھر کی ملکہ سمجھنے لگے

تاریخ گواہ ہے کہ اسلام نے جو مقام عورت کو دیا ہے، جو بلندی عورت کو دیا ہے، جو عزت عورت کو دیا ہے جو رفعت عورت کو دیا ہے جو حقوق عورت کو دیا ہے نہ آج تک کوئی مذہب دے سکا ہے نہ قیامت تک دے سکتا ہے۔

عورت اور پردہ

معزز سامعین کرام! اسلام نے عورتوں کو بلند مقام عطا کیا، عورتوں کو پھول شمار کیا، عورتوں کو گھر کی ملکہ بنایا اس کی حفاظت کے لئے قانون مقرر کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

و قرن فی بیو تکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولی عورتو! اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ برادران اسلام اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے جس زمانہ میں عورتیں اترا کر نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں۔ ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ غیر مرد اس کو دیکھیں اور لباس اس طرح پہنتی تھیں کہ جسم کا نشیب و فراز نمایاں ہو جاتا تھا۔

اسلام عورتوں کو درس دیتا ہے کہ تم گھر میں رہو بے پردہ نہ نکلو پردہ تمہارے

لئے بہت ضروری ہے کیونکہ تم نازک آئینہ ہو ہلکی سی چوٹ تمہیں چکنا چور کر سکتی ہے۔ تمہاری عزت و آبرو آئینہ کی طرح نازک ہے، ایک مرتبہ شگاف پڑ جانے کے بعد اس کا مداوا نہیں ہو سکتا ہے۔ عورت تو تم پھول ہو گھر تمہارے لئے چمن ہے پھول چمن ہی میں زیب دیتا ہے۔ اگر پھول چمن سے باہر ہو جائے تو مرجھانے لگتا ہے۔ اسلام نے عورتوں کی حفاظت کے لئے پردے کا حکم دیا۔ عورتوں کو پردہ میں رہنے کی تاکید کی۔ قرآن و حدیث میں پردے کی بہت تاکید آئی ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ اپنے مقام کو سمجھے پردے کا خاص طور پر اہتمام کرے، پردے میں رہ کر خاص طور پر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے، اسلام کا حکم مانے جس اسلام سے ان کا کھویا ہوا مقام مل گیا اسی میں ان کے لئے دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

پہن کے لباس بھی تو بے لباس
ہے غیر کی نگاہ تجھ پر کچھ احساس ہے

تیرا لباس گھٹ کے ہو گیا مختصر
تم کو اپنے وقار کا ذرا بھی پاس ہے

پہن کر نہ چھپے جب تیرا جوبن
پھر تیری عزت کا ستیاناس ہے

لباس تنگ سے ہوتا ہے ظاہر
پہن لی ہے بڑی نے چھوٹی کا لباس ہے

صنف نازک ہو جائے باحجاب

آسی کے دل کی فقط یہی آس ہے

اسلام پر عورت کا الزام

اس ترقی یافتہ دور میں بعض تعلیم یافتہ عورتیں ڈگری یافتہ عورتیں اسلام پر یہ الزام لگاتی ہیں کہ اسلام عورتوں کو پردے میں رکھ کر مقید کرنا چاہتا ہے، اسلام عورتوں کو چہار دیواری میں بند کر کے اس کی آزادی چھیننا چاہتا ہے، اسلام عورتوں کی آزادی پر پابندی لگانا چاہتا ہے، اونچی سوسائٹی کی بعض عورتیں یہ الزام لگاتی ہیں کہ اسلام عورتوں کی ترقی کو پسند نہیں کرتا۔ بعض عورتیں یہ الزام لگاتی ہیں کہ اسلام عورتوں کو چادر میں محصور کرنا چاہتا ہے جو کہ صحت کے لئے مضر ہے۔

میں ان تعلیم یافتہ عورتوں سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔ میں ان ڈگری یافتہ عورتوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم الزام کس پر لگا رہی ہو، اسلام پہ نہیں بلکہ اپنے محسن پہ لگا رہی ہو۔ اسلام کا احسان عورتوں پر اتنا زیادہ ہے کہ قیامت تک اس کا بدلہ قلم و زبان سے ادا نہیں کر سکتیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں ان گریجویٹ عورتوں سے اسوقت تمہاری آزادی کہاں گئی تھی جب تمہارے ساتھ جانور جیسا کیا جاتا تھا؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں ان اونچی سوسائٹی کی ترقی یافتہ عورتوں سے اس وقت کہاں گئی تھی تمہاری ترقی جب تم زندہ دفن کردی جاتی تھیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں ان سند یافتہ عورتوں سے کہاں گئے تھے تمہارے حقوق جب تم کو نجاست کا مجسمہ سمجھ کر حالت حیض ونفاس میں تمہارے کھانے کا برتن تک الگ کردیا جاتا تھا۔ اگر بانی اسلام اس دنیا میں تشریف نہ لائے

ہوتے تو لفظ عورت آج بھی گالی تصور کیا جاتا۔ اگر تم اسلام پہ الزام لگا رہی ہو تو تم احسان فراموش ہو تم اپنے محسن پہ الزام لگا رہی ہو۔ اگر تم اسی طرح سے اسلام پر الزام لگاتی رہو گی تو آنے والی نسل تمہیں احسان فراموش کے نام سے یاد کریگی۔

یہ آسی ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہے اے گریجویٹ عورتوں! تمہاری عزت و آبرو کی بقاء پردے کے پیچھے ہی ہے، تم اپنی ردائے عصمت کو پردہ میں رہ کر داغدار ہونے سے بچا سکتی ہو، تمہاری زندگی کا پیش قیمت خزانہ جو جان سے بھی پیاری ہے پردہ ہی میں رہ کر لٹیروں سے بچا سکتی ہو۔ اگر اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے تو تمہارے فائدے کے لئے اگر اسلام نے چار دیواری میں رہنے کا حکم دیا ہے تو تمہارے فائدے کے لئے۔ اسلام جانتا ہے کہ عورت ایک نازک آئینہ ہے اسے پتھر سے بچانا ہوگا۔ اسلام جانتا ہے کہ عورت ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے اسے بارود سے بچانا ہوگا، عورت ایک مہکتا ہوا گلاب ہے اسے بھونرے سے بچانا ہوگا، اسلام جانتا ہے کہ عورت ایک سفید چادر ہے اسے داغ دھبہ سے بچانا ہوگا اس لئے اسلام نے پردے کا حکم دیا کہ عورت پردہ میں رہ کر محفوظ رہ سکتی ہے۔

عورتوں کی عادت

عورتوں کی عادت ہے کہ وہ زیادہ باتیں کرتی ہیں، ایک دوسرے کی غیبت کرتی ہیں، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں نے دوزخ میں اکثر عورتوں کو دیکھا، جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کس سبب سے دوزخ میں گئیں

ہیں۔ جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اپنے شوہر کی نافرمانی اور غیبت کی وجہ سے دوزخ میں گئی ہیں۔ ہماری ماں اور بہنوں کو دوسرے کی غیبت کرنے سے بچنا چاہئے کیوں کہ غیبت بری چیز ہے، غیبت گناہِ کبیرہ ہے۔ جو مسلمان کسی مسلمان کی غیبت کرے وہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے، جو دنیا کی باتیں زیادہ کرتی ہیں وہ جھوٹ زیادہ بولتی ہیں لہذا ہماری ماں اور بہنوں کو زیادہ باتیں کرنے سے اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

لطیفہ

ایک شخص نے یہ اعلان کیا کہ جو دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ پیش کرے گا اسے انعام دیا جائے گا۔ لوگوں نے طرح طرح کے جھوٹ پیش کئے لیکن قبول نہیں کیا گیا۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ سب سے بڑا جھوٹ میں بولتا ہوں میں نے دیکھا کہ دو عورتیں ایک جگہ بیٹھی ہیں دونوں خاموش ہیں آخر کار انعام کا حقدار یہی شخص ہوا۔

چپ رہنا آپس میں کذب عظیم — سمجھتی ہے جری ہو کے نزار

سنا ہے میں نے یہ قصہ کئی بار — عقل سلیم دے تجھے پروردگار

عورت اور لباس

اسلام نے عورتوں کو پردے کا حکم دیا لیکن زینت کرنے سے منع نہ فرمایا، بناؤ سنگار سے منع نہ فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں عورتوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں لیکن میں نہیں لگاتی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی

خوشبو پسند نہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عورتوں کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلیاں مہندی کے رنگ سے بدل لیں اس سے معلوم ہوا کہ اسلام عورتوں کو زینت کرنے سے منع نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ﴿ وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر یخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعلتھن ﴾ اے میرے محبوب آپ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار نہ دکھائیں مگر خود ہی ظاہر ہو جائے اور دوپٹے اپنے گریبان پر ڈالے رہیں اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر

۔

برادران ملت آیت مذکورہ سے معلوم ہو گیا کہ عورتیں بناؤ سنگار کریں اپنے شوہروں کے لئے زینت کریں اپنے شوہروں کے لئے سنگار کریں اپنے شوہروں کے دل کو لبھانے کے لئے تاکہ شوہر کا دل بیوی طرف مائل ہو، دوسری عورت کی طرف نہ جائے۔ قرآن نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ بناؤ سنگار کرو اپنے شوہروں کے لئے۔ آج اگر عورتیں بناؤ سنگار کرتی ہیں تو اس لئے کہ غیر مرد اس کی طرف دیکھیں۔ اگر عورتیں بناؤ سنگار کرتی ہیں تو اس لئے کہ منظور نگاہ ہو جائیں، ایسی عورتوں کا لباس نا قابل قبول ہے۔

برادران اسلام مقام افسوس ہے کہ بعض عورتیں مردوں سے مشابہت کرتی ہیں اپنے بال کٹوا لیتی ہیں، مردانہ لباس پہنتی ہیں اور کھلے عام سڑکوں پر گھومتی ہیں

دیکھنے والوں کو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ عورت ہے یا مرد، اللہ کی لعنت ہے ایسی عورت پر جو مردوں سے مشابہت کرے۔

کیا چھپے جسم کا نشیب وفراز
لباس مغرب جو ملا ہے ادھار
لباس مرد میں آگئی ہے تو
تہذیب مغرب لیے تیر اشعار
پہن کے لباس بھی ہے عیاں
لازم ہے تجھ پر عذاب نار

اُس زمانے کی عورت اور اِس زمانے کی عورت

محترم حضرات اس زمانے کی عورتوں اور اس زمانے کی عورتوں میں کافی فرق ہے اس زمانے کی عورتیں خود محکوم اور مرد کو حاکم سمجھتی تھیں۔ اس زمانے کی عورتیں خود کو حاکم اور شوہر کو محکوم سمجھتی ہیں۔ اس زمانے کی عورتیں اپنے بچوں کو ہنر کی تعلیم دیتی تھیں اس زمانے کی عورتیں اپنے بچوں کو کرکٹ اور میچ کی تعلیم دیتی ہیں۔ اس زمانے کی عورتیں اپنے گھروں کے طاق میں قرآن سجانا پسند کرتی تھیں اور اس زمانے کی عورتیں اپنے گھروں کے طاق میں ٹی وی اور وی سی آر سجانا پسند کرتی ہیں۔ اس زمانے کی عورتیں پارسا شوہر پسند کرتی تھیں اس زمانے کی عورتیں فیشن پرست شوہر پسند کرتی ہیں اس زمانے کی عورتیں چہار دیواری میں رہنا باعث فخر سمجھتی تھی اس زمانے کی عورتیں

شہر بازار، تفریح گاہوں میں گھومنا ترقی سمجھتی ہیں۔ میری ماں اور بہنو یاد رکھو جب تک اپنی روش کو ترک کر کے اس زمانے کی عورتوں کے نقش قدم پر نہ چلوگی دونوں جہان کی بھلائیاں حاصل نہیں کرسکتیں۔

ہزار ہا لعنت تیری ذات پر
اگر نہ ہو محفوظ تیری نہ رہا

گھر نہیں میدان جنگ

محترم حضرات! اس دور کی عورتیں حسن وسلوک اور مساوات کو بھی ترک کر بیٹھی ہیں پہلے زمانے کی عورتوں کی روش کو بھی چھوڑ دی ہیں آپ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے اسلاف کرام دو دو تین تین شادیاں کرتے تھے، خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گیارہ (۱۱) شادیاں کئے تھے ان کی ازواج مطہرات آپس میں مل جل کر رہتی تھیں کبھی جھگڑا نہ کرتیں آپس میں سگی بہنوں کی طرح رہتی تھیں لیکن افسوس اس دور میں اگر کوئی شخص دو شادیاں کر لیتا ہے تو ان کی زندگی آرام سے نہیں گذر پاتی، دونوں بیویاں آپس میں روزانہ لڑتی رہتی ہیں۔ بچارہ میاں فیصلہ کرتے کرتے تھک جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر نہیں میدان جنگ ہے۔

ان بحث ومحبت کرنا ہے فضول
شوہر کی ہر بات کاٹ دیتی ہے بیوی
شومی قسمت سے بیوی ہوگئی دو

گھر کو میدان جنگ بنا دیتی ہے بیوی

ناقص العقل

برادران ملت ! اسلام کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہے۔ اسلام نے ہر جگہ مرد کو حاکم اور عورت کو محکوم بنایا ہے اس لئے کہ حاکم کے لئے شرط ہے عقل مند ہو، کسی کام کے فیصلہ کرنے کا استعداد ہو لیکن عورتوں میں مکمل طور پر یہ نہیں پایا جاتا اس لئے کہ عورت ناقص العقل اور ناقص الدین ہے ناقص العقل تو اس لئے شرعاً ایک عورت کی گواہی مقبول نہیں ناقص الدین اس لئے کہ حیض و نفاس کی وجہ سے عبادات مکمل نہیں ہوئیں اور حالت حیض اور نفاس میں جریان خون سے عقلی توازن برقرار نہیں رہتا اسی طرح ایام حمل میں جب وقت وضع قریب ہوتا ہے تو جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ دل ودماغ برابر کام نہیں کرتا۔ اکثر چکر آتا ہے۔ لہٰذا ایسے کو حاکم بنانا خطرے سے خالی نہیں اسی لئے قرآن نے فرمادیا ﴿ الرجال قوامون علی النساء ﴾ مرد افسر ہیں عورتوں پر لیکن موجودہ دور میں عورتوں کے سر پر حاکم بننے کا بھوت سوار ہے اس لئے گھریلو معاملہ روز بروز زبوں حالی کی طرف جارہا ہے۔ سماج و معاشرہ اس وقت تک راہ براست پر نہیں آسکتا جب تک کہ قرآن پر عمل نہ کریں۔

ناقص العقل تیری ہی شان ہے

فرمادیا ہے جب مالک ومختار

عورت کی آواز

عورت کی ہر چیز عورت ہے اس کو غیر مردوں سے بچانا چاہیئے عورت کی آواز بھی عورت ہے۔ تعلیم یافتہ عورتیں رونق اسٹیج ہوتی ہیں۔ مشاعروں اور محفلوں میں اپنی سُریلی اور دلکش آواز سے لوگوں کے دلوں کو لبھاتی ہیں۔ بے حیائی اور بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں جو کہ نا جائز ہے۔ اپنے آپ کو تعلیم یافتہ کہلاتی ہیں اور رونق محفل ہونا باعث فخر سمجھتی ہیں۔ اس معاملے میں قوالہ صاحبہ دو قدم آگے نظر آتی ہیں۔ اپنے ہم جولیوں کے ساتھ رونق اسٹیج ہوتی ہیں، ڈھول اور باجے کے ساتھ قوالی گاتی ہیں اور اپنے آپکو خواجہ اور غوث کی دیوانی کہلاتی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو خواجہ اور غوث کی دیوانہ ہوگی کیا وہ خواجہ اور غوث کے نقش قدم سے ہٹ کر چلے گی نہیں اور بالکل نہیں، خواجہ اور غوث کے کردار کی ایک جھلک بھی تم میں نہیں پائی جاتی پھر اپنے کو غوث اور خواجہ کی دیوانی کہلانے میں شرم نہیں آتی؟

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے تاکہ حق و باطل کو پہچان سکے۔ اچھے برے کی تمیز کر سکے۔ عورتو! میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم نے علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ رونق اسٹیج بنو، کیا تم نے علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ قرآن کی مخالفت کرو؟ کیا تم نے علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ روشِ اسلام سے ہٹ جاو؟ اگر نہیں تو پھر تمہیں شرم آنی چاہیے اور اپنی زندگی کو اسلامی طریقہ پر گذارنا چاہیئے۔

تو حجاب میں تو فتنہ ہے دفن	دیکھوں تیرا فتنہ مانگوں پہ دعا
تو ہوتی عیاں فتنہ ہے آشکار	ربنا وقنا عذاب النار

مجھ سے پوچھا

ایک دفعہ ایک گریجویٹ عورت نے مجھ سے پوچھا ''آسی صاحب یہ بتائیے کہ اسلام عدل وانصاف کا درس دیتا ہے کہ نہیں؟ میں نے کہا بے شک دیتا ہے'' وہ بولی پھر باپ کے ترکہ سے لڑکیوں کا حصہ آدھا کیوں؟ میں نے کہا کہ اسلام کے ہر کام میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ باپ کے ترکہ سے جو حصہ لڑکیاں پاتی ہیں بالکل مناسب ہے کیوں کہ گھر کی ذمہ داری مرد پر ہے عورت پر نہیں۔ لڑکیوں کا بار خرچ بچپن سے جوانی تک باپ برداشت کرتا ہے پھر شادی کے بعد شوہر برداشت کرتا ہے۔ لہذا جو قرآن نے مقرر کر دیا بالکل مناسب ہے۔ وہ بولی لیکن انصاف اس وقت ہوتا جب دونوں کا برابر حصہ ہوتا۔ میں نے کہا مرد کیلئے کتنی بیویاں جائز ہے اس نے کہا چار میں نے کہا عورتیں کتنے شوہر رکھتی ہیں اس نے کہا ایک میں نے کہا چار کیوں نہیں رکھتی جب کہ مرد چار بیویاں رکھتے ہیں۔ انصاف تو اسی وقت ہوتا جب عورتیں بھی چار مرد رکھتیں۔ اتنا سننے کے بعد وہ گریجویٹ عورت لاجواب ہوگئیں اور مان گئیں کہ اسلام کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے۔

تہذیب فرنگی ہے تو نے سیکھا   آسی کے دل کی تمنا یہی
ملا سے نفرت فاسق سے پیار   صنف نازک ہو جائے سمجھدار

محترم حضرات! اسلام کا کوئی کا حکمت سے خالی نہیں ہے چاہئیے ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ ہماری ماں اور بہنوں کو سوچنا چاہئیے کہ اسلام کے ہر حکم کے سامنے

سر جھکا دے کیوں کہ اسلام ہی کی وجہ سے ان کو اتنا بلند مقام ملا اسلام کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عورتوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور اسلام کا ہر حکم ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلغ

اصلاح معاشرہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدِنَا وَ مَولٰنَامُحَمَّداً

صلیّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّم عَلَی الْعٰلَمِینَ

جَمِیْعاً اَقَامَہ یَومِ القَیَامَۃِ لِلْمُذْنِبِیْنَ المتلوثین

الخطائِیْنَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعاً اَمَّابَعْدُ فَقَدْ قَالَ

الله تعالیٰ فی القرآن المجید اعوذ باللّٰہ من

الشیطان الرجیم مِنَ النَّاس مَنْ یَشْتَرِیْ لَھُوَ

الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیلِ اللّٰہِ بِغَیر عِلْمٍ وَّ

یَتَّخِذھَا ھُزُوًا اُولٰئِکَ لَھُمْ عَذَاب مُّھِین

صدق الله العظیم و بلغنا رسوله الکریم

معزز حاضرین مجلس السلام علیکم رحمۃ اللہ برکاتہ

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا

شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

علم وعمل کی یہ کوتاہی قلب ونظر کی یہ گمراہی

آج کا انسان توبہ توبہ کتنا ہے انجام سے غافل

چمنستان رضویت کے مہکتے پھولو، شمع رسالت کے پروانو، حیدر کرار کے شیدائیو، غوث اعظم کے عقیدت مندو، غریب نواز کے فدائیو، مرکز اہلسنت فاضل

بریلوی کے متوالو آیئے سب سے پہلے سبز گنبد میں آرام فرمانے والے آقا سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، سید ابرار واخیار شہنشاہ ذی وقار کائنات کے اولیں فصل بہار، رہبر اعظم، قائد اعظم، نیر اعظم، سیاح لامکاں مالک انس وجاں، حبیب پروردگار، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کے دربار عالی شان میں نہایت ہی عقیدت ومحبت کے ساتھ اپنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے درود شریف کا نذرانہ پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں۔ ﴿اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدٍ بارك وسلم صلاةً وسلاماً عليك يا سيدى يارسول الله﴾

ہر مقرر ہر واعظ خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت کریمہ یا حدیث پاک کو اپنا عنوان سخن بنایا کرتا ہے اسی قانون اور ضابطہ کے تحت میں نے بھی قرآن کریم کی ایک آیت مقدسہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ جس کا آسان سا ترجمہ یہ ہے۔ اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ برادران اسلام قرآن نے واضح لفظوں میں فرمایا قرآن نے صاف صاف کہہ دیا کہ کچھ لوگ ہیں جو کھیل کی چیزیں خریدتے ہیں جو اللہ کی راہ سے بہکا دیں۔ آج ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں آج ہم اپنے سماج کے حالات کو دیکھیں آج ہم اپنے گرد وپیش کا جائزہ لیں، آج ہم اپنے گھر کے ماحول کو دیکھیں، آج ہم اپنی سوسائٹی کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ ہم گناہوں کے دلدل میں پھنستے جارہے ہیں۔ آج ہر گھر میں کھیل کی باتیں ہو رہی ہیں ہزاروں روپیہ خرچ کرکے ٹی وی کی شکل میں خرید کر لا رہے ہیں، آج ہر گھر میں کھیل کی چیزیں وی سی آر

کی شکل میں لا رہے ہیں۔ ہمارے پاس نماز کے لئے وقت نہیں لیکن ٹی وی دیکھنے کے لئے وقت ہے۔ ہمارے پاس مسجد میں جانے کے لئے وقت نہیں مگر ٹی وی دیکھنے کے لئے وقت ہے۔ ہمارے پاس دینی مجلس میں جانے کے لئے وقت نہیں مگر ٹی وی اور وی سی آر دیکھنے کے لئے وقت ہے۔ آج ہمارے پاس نیک کام کرنے کے لئے وقت نہیں مگر کرکٹ میچ کھیلنے کے لئے وقت ہے۔ آج ہمارے پاس قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے وقت نہیں مگر کرکٹ میچ دیکھنے کے لئے وقت ہے۔ آج ہمارے پاس حدیث پڑھنے کیلئے وقت نہیں مگر گھنٹوں موبائیل پر بات کرنے کے لئے وقت ہے۔ آج ہمارے پاس تبلیغ کے لئے وقت نہیں لیکن دنیاوی لہوولعب کیلئے وقت ہے۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دنیاوی تعلیم

آج پوری دنیا میں مغربی تہذیب وتمدن پھیل رہا ہے انگریزی تہذیب اپنا دامن پھیلا رہی ہے انگریزی تعلیم عام ہوگئی ہے دینی تعلیم سے لوگ دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم دینا باعث فخر سمجھتے ہیں، اپنے بچوں کو انگلش میڈیم سے پڑھانا اپنا وقار سمجھتے ہیں، آج سماج کے لوگ دینی تعلیم سے دور ہو رہے ہیں، دینی تعلیم کو دقیانوسی تصور کرتے ہیں، اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے دور رکھتے ہیں، اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کی کوشش نہیں کرتے لیکن انگریزی تعلیم دلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا

زور لگاتے ہیں۔ انگریزی تعلیم دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، انگریزی تعلیم دلانے کے لئے ڈونیشن کے نام پر لاکھوں روپئے رشوت دیتے ہیں، انگریزی تعلیم دلانے کے لئے مائیں اپنے بچوں کو لیکر کرسچن اسکول کے سامنے گھنٹوں کھڑی رہتی ہیں ، ہر روز اپنے بچوں کو دولھا کی طرح سجا کر اسکول پہنچاتی ہیں اور بچوں کو لینے کے لئے اسکول پہنچ جاتی ہے۔ برادران ملت اسلامیہ دینی تعلیم کے لئے کوئی تزک واحتشام نہیں ،کوئی شان وشوکت نہیں ، دینی تعلیم کے لئے کوئی فکر نہیں ، دینی تعلیم کے لئے کوئی کوشش نہیں کسی طرح اپنے بچوں کو قرآن شریف کا ناظرہ پڑھا دینا ہی اعلیٰ دینی تعلیم تصور کرتے ہیں۔ جب ہمارا ماحول یہ ہوگا ، جب ہمارا کردار یہ ہوگا ، دینی تعلیم سے ہم دور ہوں گے تو ہمارے سماج سے برائیاں کیسے دور ہوسکتی ہے ہمارے سماج کی اصلاح کیسے ہوسکتی ہے جب ہم کو دینی تعلیم نہیں ہوگی تو ہم حلال وحرام کیسے پہچان سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ روز بروز گناہوں کے دلدل میں پھنستا جارہا ہے۔

وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کف جو

نوجوان کا کردار

آج ہمارے نوجوان اسلامی ماحول سے کوسوں دور ہیں۔ اسلامی ماحول سے انکا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے نوجوان اسلامی ماحول کو اپنانے سے گریز کرتے ہیں۔ اسلامی وضع قطع اپنانے سے دور بھاگتے ہیں۔ اسلامی تہذیب سے دور بھاگتے

ہیں۔ اسلامی ماحول میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے نوجوان ایسا لباس پہنتے ہیں جو اسلامی لباس نہیں ہوتا ایسا لباس پہنتے ہیں جس سے ابن فرنگی نظر آتے ہیں۔ ایسے لباس پہنتے ہیں جو بالکل انگریز نظر آتے ہیں۔ ایسے لباس پہنتے ہیں جس سے اسلام کے سپوت نظر نہیں آتے ایسے لباس کے عادی ہو گئے ہیں جو لباس مرد و زن کے درمیان مشترک ہو کر رہ گیا ہے۔ ہمارے نوجوان ایسے ہی لباس کو پہننا فخر تصور کرتے ہیں۔ ایسے ہی لباس پہننا ترقی سمجھتے ہیں۔ جس کو یہود و نصاریٰ کا لباس کہا جا سکتا ہے۔ ہمارے نوجون عریانیت و فحاشیت کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ ہمارے نوجوان غیر محرم عورت سے میل جول رکھنا معیوب نہیں سمجھتے۔ ہمارے نوجوان اسلامی اشعار کو اپنانا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ روزانہ صبح اٹھ کر سنت رسول کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی ڈارھی کو صاف کرتے ہیں اپنے چہرے پر استرا پھیر کر ڈارھی کا صفایا کر دیتے ہیں۔ ڈراھی کے ساتھ ساتھ مونچھ کو بھی رخصت کر دیتے ہیں۔ پھر شکل ایسی ہو جاتی ہے کہ پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے کہ عورت کا چہرہ ہے یا مرد کا، کسی مسلم کا چہرہ ہے یا مشرک کا۔ ہمارے مسلمان نوجوانوں کو ذرا بھی احساس نہیں کہ روزانہ ڈارھی منڈا کر حرام کاری کا مرتکب ہوتے ہیں ڈراھی منڈانا بالاتفاق حرام ہے ڈراھی منڈانا سخت گناہ ہے ڈراھی منڈانا اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرنا ہے۔ اپنے چہرے سے سنت رسول کو مٹانا ہے۔ ڈراھی منڈانا غیرت مردانگی کے خلاف ہے۔ ڈراھی منڈانا اشعار اسلام کے خلاف ہے لیکن ہمارے نوجوانوں کو ذرا بھی احساس نہیں ہے۔ ذرا بھی خدا کا خوف نہیں ہے۔ ذرا بھی نبی کا پاس نہیں کہ مرنے کے بعد اللہ و رسول کو کیا جواب دیں گے۔ ڈاکٹر اقبال

نے سچ کہا ہے۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

عورتوں کی حاضری

برادران ملت اسلامیہ اگر آج ہم مزارات مقدسہ کا جائزہ لیں اگر آج ہم درگاہوں کے حالات کو بغور دیکھیں، اگر آج ہم چشم بصیرت سے درگاہوں پر غور کریں تو ہم پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے ہم پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہم خود مزار کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ ہم صاحب مزار کے مراتب کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ ہم صاحب مزار کے قول پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ ہم ان کی زندگی کو مشعل راہ نہیں بناتے ہیں۔ ہم حاضری کے آداب کو ملحوظ نہیں رکھتے ہیں۔ ہم حاضری کے آداب کو بجا نہیں لاتے ہیں ۔آج اکثر و بیشتر مزاروں پر، آج اکثر و بیشتر درگاہوں میں عورتیں کثیر تعداد میں جاتی ہیں جو بالکل خلاف شرع ہے۔ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی ۔فرمان رسول کے خلاف ہے۔ فرمان حدیث کے خلاف ہے۔ کوئی مفتی جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتا، کوئی عالم جائز نہیں کہہ سکتا، کوئی فقیہہ اس کو درست نہیں کہہ سکتا۔ امام عشق و محبت مجدد دین ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی سے جب پوچھا جاتا ہے کہ عورتوں کو مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ امام عشق و محبت عشق رسول میں ڈوب کر علمی جاہ وجلال کے ساتھ جواب دیتے ہیں ۔ارے یہ نہ پوچھو کہ جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو اس عورت پر کتنی

لعنت ہوتی ہے فرشتوں کی کتنی لعنت ہوتی ہے صاحب مزار کی اور کتنے شیطان اس کے پیچھے لگتے ہیں۔ برادران ملت اسلامیہ سوچنے کی بات ہے حج جیسا مقدس فرض بھی بغیر محرم کے عورت ادا نہیں کر سکتی ہے، بغیر محرم کے نہیں جا سکتی، بغیر محرم کے رخت سفر نہیں باندھ سکتی ہے۔ بغیر محرم کے مقدس خانہ خدا کے لئے روانہ نہیں ہو سکتی تو مزارات پر جانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ ہماری ماں اور بہنیں کان میں روئی ڈال کر بیٹھی ہیں۔ لاکھ منع کرنے کے باوجود مزارات پر جاتی ہیں۔ بار بار روکنے کے باوجود مزارات پہ حاضری دیتی ہیں اور باعث اجر و ثواب سمجھتی ہیں۔ برادران ملت اسلامیہ ہمیں چاہیے کہ اپنی ماں اور بہنوں کو مزارات پر جانے سے روکیں۔ ہم اپنی ماں و بہنوں کو درگاہوں پر جانے نہ دیں۔ ہم اپنی ماں اور بہنوں کو مزارات پر جانے سے سخت منع کریں۔ ورنہ ان عورتوں کے ساتھ ہم بھی ذمہ دار ہوں گے۔ ورنہ ہم بھی گناہ گار ہوں گے۔ درگاہوں کے منتظمین کو چاہیئے کہ عورتوں کے آنے پر پابندی لگائیں۔ مزارات کے ٹرسٹیوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے آنے پر پابندی لگائیں۔ ورنہ ان عورتوں کے ساتھ ساتھ درگاہ کے منتظمین بھی گناہ گار ہوں گے۔ درگاہ کے مجاورین بھی گناہ گار ہوں گے۔ اور درگاہ کے ٹرسٹی بھی گناہ گار ہوں گے۔ ایک بات اور واضح کر دینا چاہتا ہوں ایک بات اور بتا دینا چاہتا ہوں۔ بعض سنی عوام کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے، بعض سنی عوام یہ سمجھ بیٹھے ہیں، بعض سنی عوام یہ خیال کرتے ہیں کہ جو عورتوں کو مزار پر جانے سے روکے وہ دیوبندی ہے۔ جو عورتوں کو مزار پر جانے سے روکے وہ وہابی ہے۔ جو عورتوں کو مزار پر جانے سے روکے وہ اہل حدیث ہے۔ یہ بات بالکل ذہن سے نکال دیجئے امام عشق و

محبت فاضل بریلوی جنہوں نے نوک قلم سے قصر وہابیت میں زلزلہ برپا کردیا جنھوں نے اپنی تحریر سے دیو بندیت کا قلعہ قمع کردیا وہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو مزارات پہ جانا سخت منع ہے۔

عورتوں کو اسوہ خیر النساء
دین دنیا میں عطا کر یا خدا

غوث کا دامن

برادران ملت اسلامیہ ہم بڑے زور و شور سے نعرہ لگاتے ہیں غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ ہم جذباتی انداز میں نعرہ لگاتے ہیں خواجہ کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ ہم جوش میں نعرہ لگاتے ہیں رسول کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ ہم پُر تپاک انداز میں نعرہ لگاتے ہیں اولیاء کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ کیا ہم نے غور کیا کہ رسول کے دامن میں پناہ لینے کا مطلب کیا ہے۔ کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ غوث کے دامن سے لپٹ جانے کا مطلب کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی غور کیا خواجہ کے دامن سے وابستہ ہوجانے کا مطلب کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ اولیاء کے دامن سے وابستہ ہوجانے کا مطلب کیا ہے؟ جو رسول کے دامن میں پناہ لے لیتے ہیں وہ پابندی شریعت ہوجاتے ہیں۔ جو غوث کے دامن سے لپٹ جاتے ہیں دنیا اس کی ٹھوکر میں ہو جاتی ہے۔ جو خواجہ کا دامن تھام لیتے ہیں ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اتباع شریعت میں گزرتا ہے۔ جو اولیاء کے دامن سے وابستہ ہوجاتے ہیں وہ فرائض و سنن کے پابند ہو

جاتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو صدیق اکبر ہو گئے ۔ ایک چور غوث اعظم کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو ابدال وقت ہو گئے ۔ نظام الدین اولیاء خواجہ کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو مخدوم جہاں ہو گئے ۔

ہمارے چہرے پہ ڈارھی نہیں اور ہم نعرہ لگاتے ہیں غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ ہم مسجد میں جانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے ہیں اور ہم نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم رسول کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ ہم رمضان کے روزے بلا عذر چھوڑ دیتے ہیں اور ہم نعرہ لگاتے ہیں کی خواجہ کا دام نہیں چھوڑیں گے ۔ ہم فرائض کو فراموش کر جاتے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ رسول کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ سنتوں کو ترک کر بیٹھے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ رسول کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ قرآن کی تلاوت چھوڑ بیٹھے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ رسول کا دامن نہیں چھوڑیں گے ۔ برادران اسلامیہ مجھے کہنے دیجئے کہ ہم نے رسول کا دامن پکڑا ہی نہیں ہے تو چھوڑنے کا سوال کہاں ہے ۔ ہم نے غوث کا دامن پکڑا ہی نہیں تو چھوڑنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے ۔ ہم نے خواجہ کا دامن پکڑا ہی نہیں تو چھوڑنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے ۔ جس دن ہمارے ہاتھ میں دامن رسول آ گیا ، جس دن ہم دامن رسول سے وابستہ ہو گئے اس دن ہم نماز کے پابند ہو جائیں گے ۔ جس دن ہمارے ہاتھ میں دامن غوث اعظم آ گیا اس دن فرائض کو ترک کرنا دور کی بات ہم سنت کو بھی نہیں چھوڑیں گے ۔ جس دن خواجہ کے دامن سے لپٹ گئے کوئی بھی کام خلاف شرع نہیں کریں گے جس دن دامن رسول سے وابستہ ہو گئے دنیا ہماری ٹھوکر میں ہو گی ۔

خلاف پیغمبر کسے رہ گزند ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخوار ھدر سند

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔۔۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

درگاہوں کا حال

معزز سامعین کرام ! ہمارے معاشرہ کی اصلاح ضروری ہے۔ ہمارے سماج کی اصلاح ضروری ہے۔ ہماری سوسائٹی کی اصلاح ضروری ہے۔آج اگر ہم درگاہوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں افسوس کرنا پڑتا ہے اگر ہم درگاہوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو کف دست ملنا پڑتا ہے۔اگر ہم درگاہوں میں حاضری دیتے ہیں اور وہاں کے حالات کو دیکھتے ہیں تو دل رونے پر مجبور ہو جاتا ہے۔اکثر و بیشتر درگاہوں پر میں نے حاضری دی اور آپ حضرات بھی شرف زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے۔ زائرین کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔مجاورین اور خدام زائرین کو گھیر لیتے ہیں کوئی مجاور یہ کہتا ہے اس ڈبہ میں پیسہ ڈالئے کوئی مجاور یہ کہتا ہے اس رجسٹر میں نام لکھوا کر چندہ دیجئے۔کوئی خادم کہتا ہے یہاں بابا کے نام کی سلامی دیجئے کوئی خادم کہتا ہے یہاں بابا کے نام کی چراغی دیجئے طرح طرح سے زائرین سے پیسہ وصول کیا جاتا ہے۔بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیچارہ زائرین کے پاس واپس ہونے کا کرایہ تک نہیں رہتا۔ ہمارے سماج اور معاشرے کی اصلاح کرتے ہوئے ایسے خرافات کو روکنا ہوگا۔زائرین کے ساتھ ایسا سلوک کرنے پر پابندی لگانا ہوگا۔زائرین کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرنے پر پابندی عائد کرنا ہوگا۔زائرین کے ساتھ اس طرح

پیش آنے سے باز رکھنا ہوگا۔ ورنہ صاحب مزار کا وقار مجروح ہوگا۔ ورنہ صاحب مزار کے تقدس پر حرف آئے گا۔ ورنہ لوگ کہیں گے کہ صاحب مزار کے مہمانوں کے ساتھ یہ سلوک کیا یہی جاتا ہے۔ برادران اسلام مجاوروں اور خادموں کا تو یہ حال ہے کہ صاحب مزار کی زندگی پر ان کا عمل نہیں ہوتا ہے صاحب مزار کی زندگی کو مشعل راہ نہیں بناتے صاحب مزار کی زندگی پیرا یہ عمل پر انہیں ہوتے۔ اپنی زندگی کو صاحب مزار کی زندگی پر ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتے اپنے آپ کو ان کے نقش قدم سے دور رکھتے ہیں بعض مجاورین اور خدام کے حال نہ پوچھیے سنت رسول پر عمل نہیں فرائض وسنن کی پرواہ نہیں لیکن سر پہ ٹوپی فلک بوس ہوتی ہے کرتا زمین بوس ہوتا ہے۔ لیکن حضرت کا چہرہ داڑھی اور مونچھ دونوں سے صاف ہوتا ہے۔

بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وہ خرمن تم ہو

بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو

ہونکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے

کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

فرائض سے کوتاہی

آج سماج میں بسنے والے مسلمان فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے نماز ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے، روزہ رکھنا ان پر گراں گزرتا ہے سنت رسول پر عمل پیرا ہونا مشکل سمجھتا ہے۔ برادران اسلام جلسہ جلوس منعقد کرتا بلاشبہ باعث ثواب ہے

۔لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے۔محرم کا کھچڑا پکانا اور سبیل لگانا باعث ثواب ہے لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے۔ پیر و مرشد کی دست بوسی کرنا اور ان کی خدمت کرنا بلاشبہ باعث اجر و ثواب ہے لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے۔مقدس راتوں میں شب باشی کر کے نوافل اور تسبیح و تحلیل کا اہتمام کرنا بلاشبہ باعث اجر و ثواب ہے لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے۔

لیکن جب ہم سماج کا جائزہ لیتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ نیاز و فاتحہ میں توجہ تو دیتے ہیں لیکن نماز ادا کرتے نظر نہیں آتے ،مزاروں پر حاضری دیتے ہوئے تو نظر آتے ہیں لیکن وہیں بنی ہوئی مسجد میں چار رکعت فرض کی ادائیگی اس سے نہیں ہوتی محرم کا کھچڑا پکانے اور سبیل لگانے میں ایسے منہمک ہوتے ہیں نماز کا وقت آتا ہے اور گزر جاتا ہے اور نماز ادا نہیں ہو پاتی پیر و مرشد کی خدمت کیلئے وقت تو ملتا ہے لیکن نماز کی کوئی فکر نہیں۔مقدس راتوں میں شب گشتی تو کرتے ہیں لیکن نماز فجر ادا نہیں ہو پاتی میرے سنی بھائیو! غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے چاہنے والو، خواجہ غریب نواز کے دیوانو، مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والو تم غوث اعظم کی زندگی کا ایک واقعہ بتادو جس میں انہوں نے ایک وقت کی نماز چھوڑی ہو۔خواجہ غریب نواز کی سوانح عمری میں سے ایک ایسا واقعہ بتاؤ۔جس میں آپ کی ایک وقت کی نماز قضا ہوئی ہو۔امام عشق و محبت امام احمد رضا کی زندگی کے ایک ایک گوشے کا مطالعہ کرو۔بے پناہ دینی مصروفیات کے باوجود فرائض کو کیا سنن کو ترک کیئے ہوں تو مجھے بتاؤ۔مجاھدین اسلام نے اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے نماز کو نہیں چھوڑیں اور عین لڑائی میں سجدہ ریز ہو گئے ہیں۔امام حسین عالی

مقام نے کربلا میں گردن کٹائی مگر نماز قضا نہیں ہونے دی۔ میرے سنی بھائیو! اگر آپ سنیت کو بدنام ہونے سے بچانا چاہتے ہو تو نیاز فاتحہ کے ساتھ آپ کو نماز ادا کرنی ہوگا۔ مزاروں پر حاضری کے ساتھ ساتھ فرض نماز کی دائیگی کا اہتمام کرنا ہوگا۔ کھچڑا پکانے اور سبیل لگانے کے ساتھ ساتھ اپنی نماز کو قضا ہونے سے بچانا ہوگا۔ پیر و مرشد کی خدمت کرتے ہوئے نماز کا اہتمام کرنا ہوگا۔ مجھے کہہ لینے دیا جائے کہ غوث اعظم سے بڑھکر آپ سنی نہیں ہوسکتے، خواجہ غریب نواز سے بڑھکر آپ سنی نہیں ہوسکتے، مخدوم سمنانی سے بڑھ کر آپ سنی نہیں ہوسکتے، نظام الدین اولیاء سے بڑھکر آپ سنی نہیں ہوسکتے، مفتی اعظم ھند سے بڑھکر آپ سنی نہیں ہوسکتے، امام عشق و محبت امام احمد رضا سے بڑھکر آپ سنی نہیں ہوسکتے، ان تمام حضرات نے ان تمام چیزوں کو نماز پر فوقیت نہیں دی۔ آپ کی اور ہماری گنتی کیا ہے۔ ہم تو ان کے خادم ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلنا ہمارے لئے معراج زندگی ہے۔

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات

مومن فقط احکام الٰہی کا پابند

انٹرنیشنل پیر

برادران اسلام! آج جگہ جگہ پیر نظر آرہے ہیں۔ آج گلی گلی میں پیر نظر آرہے ہیں۔ گاؤں گاؤں میں پیر نظر آرہے ہیں۔ شہر شہر میں پیر نظر آرہے ہیں۔ کوئی بمبو شاہ پیر صاحب ہیں۔ کوئی بنڈل شاہ پیر صاحب ہیں۔ کوئی جھولے شاہ پیر صاحب

ہیں۔ پیر صاحب بنے ہوتے ہیں نماز ادا نہیں کرتے۔ لوگوں کو حلقہ مریدی میں داخل کر رہے ہیں، فرائض وسنن سے کوئی واسطہ نہیں۔ پیر صاحب بنے ہوئے ہیں مسائل دینیہ سے کوئی واقفیت نہیں۔ پیر صاحب ہیں پابندی شریعت سے کوئی مطلب نہیں۔ غیر محرم عورتوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ پیر صاحب ہیں اپنے سامنے عورتوں کو بیٹھا کر رکھتے ہیں۔ اپنے آپ کو پیر کہلاتے ہیں پابندی شرع کوئی کام نہیں کرتے اگر ان سے پوچھ لیا جائے تو آسان لفظوں میں جواب دیتے ہیں۔ جاؤ میاں تم کیا سمجھو گے طریقت الگ ہے اور شریعت الگ۔ برادران ملت اسلامیہ ہمارے سماج کا حال یہ ہے ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے۔ لوگ اندھادھند ایسے پیروں کی اتباع کرتے ہیں حالت حاضرہ کا جائزہ لیجئے تو کچھ پیر آپ کو انٹرنیشنل بھی نظر آئیں گے۔ ایسے پیروں کو سیٹھ لوگ گھیرے میں لئے رہتے ہیں۔ غریبوں کی وہاں تک رسائی نہیں۔ غریب وہاں تک نہیں پہونچ سکتے، غریب اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خدمت نہیں کر سکتے، کبھی لندن کے دورے پر ہیں کبھی پاکستان کے دورے پر ہیں۔ کبھی امریکہ کے دورے پر ہیں تو کبھی افریکہ کے دورے پر، اگر کوئی غریب دعوت کرنا چاہے تو ہوائی جہاز کے ٹکٹ کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ ورنہ کم از کم ٹرین کے اے سی کلاس کا ٹکٹ تو ہونا ہی چاہیئے ورنہ پیر صاحب کے شایان شان نہیں۔ بیچارہ غریب تو اس بار کو برداشت کرنے سے قاصر ہے۔ پھر اپنے پیر صاحب کو اپنے غریب کھانے پر کیسے بلا سکتا ہے۔ دعوت دینے کی تمنا دل میں ہی رہ جاتی ہے۔ برادران اسلام پیر ہو تو غوث اعظم کی طرح درخت کے پتے کھا کر بھی دین وملت کی خدمت کرے۔ پیر ہو تو خواجہ

غریب نواز کی طرح جنگلوں اور بیابانوں کا پیدل سفر کر کے کفر و شرک کو مٹا کر اسلام کی روشنی بکھیرے، پیر ہو تو حضرت علی کی طرح بھوکے اور پیاسے رہکر بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرے پیر ہو تو مخدوم سمناں کی طرح دین و اسلام کے خاطر تخت و تاج کو لات مارے، پیر ہو تو مفتی اعظم ہند کی طرح بیل گاڑی میں سفر کر کے دیہاتیوں کے دلوں کو عشق رسول سے منور کرے۔

بابا گیری

برادران ملت! آج ہمارے معاشرے میں بابا گیری کی بیماری بھی بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اگر کسی کے پاس کوئی دھندہ نہیں اگر کوئی برسر روزگار نہیں، اگر کسی کے پاس بزنس نہیں تو پھر بابا گیری شروع کر دیتے ہیں۔ اس دھندہ میں لاگت لگانے کی ضروت نہیں، پونجی لگانے کی ضرورت نہیں، روپئے لگانے کی ضرورت نہیں سرمایہ کاری کی ضرورت نہیں۔ اب تو اس دھندہ میں ڈارھی رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف مونچھ رکھنے سے کام چل جاتا ہے۔ اگر مونچھ بھی نہ رکھے تو کام چل سکتا ہے صرف سر کے بال کو لمبا کر لینے کی ضرورت ہے اور آنکھوں میں سرمہ لگالیں اور دونوں ہاتھوں میں آٹھ، دس عدد انگوٹھیاں پہن لیں اور گہرے رنگ کا لباس زیب تن کر لیں اس دھندہ کیلئے کافی ہے۔ قرآن کی آیات صحیح مخرج کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے، استنجا کرنے کا ڈھنگ نہیں، طہارت و پاکیزگی سے واقفیت نہیں تعویذ لکھنے اور جھاڑ پھونک شروع کر دیتے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ تعویذ میں فائدہ نہیں ہے میں نہیں کہتا کہ قرآن کی

آیات میں شفاءنہیں ، میں نہیں کہتا کے اسماءالٰہی میں شفاءنہیں ہےاور بلا شبہ ہے پہلے زبان میں تاثیر پیدا کرو۔ پہلے عمل و کردار سے قلم میں اثر پیدا کرو ،فرائض کی ادئیگی کر کے اپنے قلوب کومنور کرو ،آیت قرآن کی ہوزبان امیر خسرو کی ہوشفا ہی شفا ہے، آیت قرآن مقدس کی ہوزبان نظام الدین اولیاء کی ہوفیض ہی فیض ہے آیت قرآن کی ہوزبان مخدوم سمناں کی ہو برکت ہی برکت ہے۔آیت قرآن کی ہواور قلم مفتی اعظم ھند کا ہواس تعویذ میں کرامت ہی کرامت ہے۔

شادی کی رسمیں

ہمارے معاشرہ میں طرح طرح کی رسم قائم ہوگئی ہے طرح طرح کا رواج قائم ہوگیا ہے شادی کرنا سنت رسول ہے ،شادی کرنا باعث ثواب ہے، شادی کرنا نصف ایمان کومحفوظ کرنا ہے۔لیکن اس نیک کام میں بھی خرافات داخل ہوگی ہے۔اس سنت رسول میں بھی ناجائز کام ہونے لگا ہے۔اس نیک کام میں واہیات کا دخل ہونے لگا ہے۔شادی بیاہ کے موقع پر ہمارے نوجوان فلمی گانا گاتے ہیں۔شادی کے موقع پر ولیمہ کرانا سنت ہے اپنی حیثیت کے مطابق ولیمہ رکھے آج ہمارے سماج میں ولیمہ کرانا اپنی عزت بڑھانا سمجھتے ہیں۔اگر حیثیت نہیں ہے تو قرض لیکر ولیمہ کراتے ہیں اگر روپئے نہیں تو سود پر قرض لیکر ولیمہ کرتے ہیں ایک سنت کی ادائیگی کے لئے حرام کاری کے مرتکب ہورہے ہیں۔اگر پڑوسی نے شان شوکت سے ولیمہ کرایا اگر رشتہ دار نے آن بان سے ولیمہ کرایا تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان سے بھی زیادہ شان سے ولیمہ کرانا

ہے۔

برادران اسلام! ہم جھوٹی شہرت کے لئے جھوٹی شان کے لئے قرض میں دب جاتے ہیں۔ایک سنت کی دائیگی میں بھی ہم گناہ گار ہوتے ہیں۔سود جیسی بری چیز کو بھی ہم گلے لگاتے ہیں اب تو شادی بیاہ کے موقع پر کھانے پینے کا رواج بھی ایسا ہو گیا ہے کہ الحفیظ الامان برزگ لوگ کہا کرتے ہیں کہ انسان اور جانور میں فرق یہ ہے کہ انسان بیٹھ کر کھاتا ہے اور جانور کھڑے ہوکر ہمارا ترقی یافتی سماج ،ہمارا ترقی یافتہ معاشرہ نے انسان کو سنت رسول سے ہٹا کر انسان کو انسانیت سے ہٹا کر جانوروں کی صف میں لا کھڑا کیا۔اب بیٹھ کر کھانے کا اہتمام نہیں ہے بیٹھنے کا بندوبست نہیں ہے۔ کھڑے ہوکر کھانا کھاؤ کھڑے ہوکر پانی پیؤ اور سماج کو بتادو کہ یہ ترقی کا دور ہے انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔

ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار

انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

آج ہمارا مسلم طبقہ غریبی اور مفلسی میں مبتلا ہے آج تنگدستی دامن گیر ہے۔بہت سے گھروں میں نوجوان بچیوں کی شادی صرف غریبی کی وجہ سے نہیں ہو پارہی ہے ہمارے سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ نے خوب نوازا ہے ایسے صاحب ثروت لوگ ایسے مالدار لوگ اپنی شادی میں بے پناہ فضول خرچی کرتے ہیں۔کچھ مالدار ایسے بھی ہیں جو دولہا دولہن کو لیکر مکہ جاتے ہیں وہاں شادی کراتے ہیں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خرچ کتنا ہوتا ہوگا۔کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔کیا اسلام فضول

خرچی کی اجازت دیتا ہے۔ کیا اسلام اسراف کی اجازت دیتا ہے۔ اگر ہم اسراف سے بچیں وہ رقم کچھ غریب بچیوں کی شادی میں لگائیں تو یقیناً ان بچیوں کی دعائیں ہمارے ساتھ ہوگی اللہ کی رضا ہمارے ساتھ ہوگی سنت رسول پر ہمارا عمل ہوگا حبیب علیہ السلام کی خوشنودی ہمارے ساتھ ہوگی اور دونوں جہاں میں ہم کامیاب ہوں گے۔

بعض شادیوں میں دیکھا گیا ہے بعض شادیوں میں مشاہدہ ہوا ہے کہ اسٹیج بنائے جاتیں ہیں۔ اس پر کرسی لگائی جاتی ہے۔ اس پر دولہا دولہن کو بیٹھا کر نمائش کی جاتی ہے۔ اسلام نے پردے کا حکم دیا، اسلام نے حجاب کا حکم دیا ہے۔ یہاں اسلام کے حکم کے خلاف نئ نویلی دلہن کا چہرہ سرے عام دیکھا جاتا ہے اسی کو ترقی کا نام دیا جاتا ہے۔ کسی کی بھوکی نگاہیں ان پر پڑ رہی ہے، کسی کی پیاسی نگاہیں اس پر پڑ رہی ہے، سب کی نگاہیں اسی پر پڑ رہی ہے۔ دولہن مرکوز نگاہ بنی رہتی ہے۔ کیا یہی سنت رسول ہے کیا یہی پیغام اسلام ہے۔ مسلمانوں اپنے سماج کو بدل ڈالو۔ اپنی سوسائٹی کو بدل ڈالو اپنے معاشرہ کو بدل ڈالو مذہب اسلام کو سماج کے سانچے میں مت ڈھالو بلکہ سماج اور سوسائٹی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دو۔ اب بھی وقت ہے حالات کو بدل ڈالو۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جگا جگا کہ تھک چکے ہیں تمہیں ھنگامے
نشاط لذت خواب گراں بدل ڈالو
کشتی کنارے سے اب لگ تو سکتی ہے
ہوا کے رخ پر چلو بادباں بدل ڈالو

غلط روی سے منازل کا بعد بڑھتا ہے
مسافرو روش کارواں بدل ڈالو

تعلیم یافتہ بھکاری

برادران ملت اسلامیہ ہمارے سماج کی اصلاح ضروری ہے ہمارے سماج سے خرافات کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔ حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے بھکاری موجود ہیں جو تعلیم یافتہ ہیں کچھ بھکاری ایسے ہی جو گریجویٹ ہیں ۔ کچھ بھکاری ایسے نظر آئیں گے جو عالیشان مکان میں رہتے ہیں، کچھ بھکاری ایسے ہیں جو ڈاکٹر ہیں، کچھ بھکاری ایسے ہیں جو وکیل ہیں، کچھ بھکاری ایسے ہیں جو بینکوں میں کام کرتے ہیں۔ کچھ بھکاری ماروتی گاڑی سے چلتے ہیں۔ آپ کو تعجب ہورہا ہوگا آپ دل میں سوچ رہے ہوں گے کہ آسی صاحب کیا بول رہے ہیں آپ کے دل میں خیال آرہا ہوگا کہ آسی صاحب کے بولنے کا مطلب کیا ہے؟ تو سنو! میں واضح لفظوں میں بتادینا چاہتا ہوں، کھلے لفظوں میں بیان کردینا چاہتا ہوں، صاف صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے سماج کا تعلیم یافتہ وہ نوجوان جو اپنے ہونے والے سسر کے سامنے جہیز کے لئے اپنے دامن کو پھیلا دیتا ہے وہ بھکاری ہے۔ ہمارے سماج کا وہ ڈاکٹر جو شادی کی پہلی شرط جہیز رکھتے ہیں وہ بھکاری ہے۔ ہمارے سماج کا وہ بزنس مین اور تاجر جو بغیر جہیز کے شادی کرنے پر تیار نہیں ہوتے وہ بھکاری ہے۔ ہمارے سماج کا وہ گریجویٹ جو بغیر جہیز کے شادی پر

راضی نہیں ہوتا وہ بھکاری ہے اسکولوں اور کالج میں پڑھانے والا استاذ اگر جہیز کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ بھکاری ہے۔ سماج میں ہر وہ نوجون جو جہیز کی مانگ کرے وہ بھکاری ہے ۔سماج کے نوجوانوں اگر تمہیں دولت چاہیے تو دست محنت سے حاصل کرو۔ اگر تمہیں روپئے اور پیسے چاہیئے تو محنت مزدوری سے حاصل کرو۔ اگر تمہیں عیش و آرام چاہیئے تو شب و روز محنت کرو۔ دوسرے کی دولت پر لالچ نہ کرو۔ ورنہ تم میں اور بھکاری میں فرق نہ ہوگا۔ ورنہ تم میں اور بھکاری میں امتیاز نہ ہوگا۔ برادران اسلامیہ ہمارے سماج کو ایسے بھکاریوں سے پاک کرنا بہت ضروری ہے۔ اپنے سماج سے ایسے بھکاریوں کو بھگانا بہت ضروری ہے۔ اپنے سماج سے ایسے بھاریوں کا صفایا کرنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ غریب کی لڑکیاں کنواری رہ جائیں گی اور یہ جہیز کے بھکاری ایسے شکار کی تلاش میں سرگرداں رہے گا۔

جہیز کے فتنے دب جائیں گے ایک دن
یارب کسی غریب کی بیٹی جواں نہ ہو

خوبصورت بیوی

محترم سامعین کرام ! ہمارا معاشرہ اتنا بدل چکا ہے کہ ہمارے نوجوان جو رشتہ کے لئے لڑکی تلاش کرتے ہیں ان کی پسند سن کر یقیناً آپ حیرت میں پڑ جائیں گے۔ ہمارے نوجوان جب اپنی شریک حیات کی تلاش شروع کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہاں کی ہونے والی بیوی کسی فرنگی کی طرح انگریزی بولتی ہے کہ نہیں ، ہمارے

نوجون یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہونے والی شریک حیات کے بال کٹے ہوئے ہے یا نہیں، ہمارے نوجون یہ دیکھتے ہیں کی ان کی زندگی میں شریک ہونے والی لڑکی حورو پری کی طرح خوبصورت ہے یانہیں، ہمارے نوجوان یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہونے والی بیوی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے یانہیں،ان کی ہونے والی شریک حیات شادی کے بعد بھی نوکری کرکے ان کو پیسے لاکردے سکتی ہے یانہیں، ہمارے نوجوان یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہونے والی بیوی انٹرنیٹ پر ان سے گفتگو کرسکتی ہے یانہیں، ہمارے نوجوان یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہونے والی بیوی پارٹی میں ڈانس کرسکتی ہے یانہیں، ہمارے نوجوان یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہونے والی بیوی اسٹائل والی ہے یانہیں۔ سماج کے نوجوانوں سنو! جس مذہب کے تم ماننے والے ہو،جس مذہب کے تم چاہنے والے ہو، وہ مذہب اسلام ہے کیاتم نے پتہ لگایا کہ تمہاری ہونے والی بیوی نماز پڑھتی ہے یا نہیں؟ کیاتم نے معلوم کیا کہ تمہاری ہونے والی بیوی باحیا ہے یانہیں؟ کیاتم نے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ تمہاری ہونے والی بیوی انگریزی بولے یا نہ بولے لیکن قرآن کی تلاوت کرتی ہے یانہیں؟ کیاتم نے معلوم کیا کہ تمہاری شریک حیات حجاب کی پابند ہے؟ کیاتم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ وہ خوبصورت ہو یانہ ہومگر اچھی سیرت والی ہے؟ کیاتم نے پتہ لگایا کہ تمہاری ہونے والی شریک حیات اللہ اور اسکے رسول سے ڈرنے والی ہے یانہیں؟ اگر معلوم نہیں کیا ہے اگر پتہ نہیں کیا ہے تو معلوم کرو ایسی لڑکی تلاش کرو جو نماز پڑھتی ہو، روزہ رکھتی ہو، پردہ کا اہتمام کرتی ہو، فیشن سے دور رہتی ہو، شریعت کی پابند ہو، حسن اخلاق رکھتی ہو، اچھی سیرت رکھتی ہو، اللہ سے ڈرتی ہو

سنت رسول پر عمل کرتی ہو، فاطمۃ الزہرا کے نقش قدم پر چلتی ہے۔ اگر تم نے ایسی لڑکیوں کا انتخاب کیا تو تمہارے لئے دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت میں بھی بھلائی یہاں بھی کامیابی ہے وہاں بھی کامیابی ہے اللہ کے رسول نے فرمایا کہ نیک بیوی مرد کے لئے نعمت ہے۔

ہو نیک تو شوہر کو نیک بنا دیتی ہے بیوی
ہو بد تو گھر کو جہنم بنا دیتی ہے بیوی
کہتا ہے آسی عورت کا ہے شاہکار
برا کو اچھا اچھا کو برا بنا دیتی ہے بیوی

وما علینا الا البلغ